وَمَن يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهُ جَهَنَّمُ خَٰلِدًا فِيهَا (النسآء)

"اور جو کسی مومن کو جان بوجھ کر قتل کرے تو اس کی جزا جہنم ہے، جس میں وہ ہمیشہ رہنے والا ہے"

خطباتِ قادسیہ

فتنۂ تکفیر

اسباب، نقصانات اور اس سے بچاؤ کے طریقے

www.KitaboSunnat.com

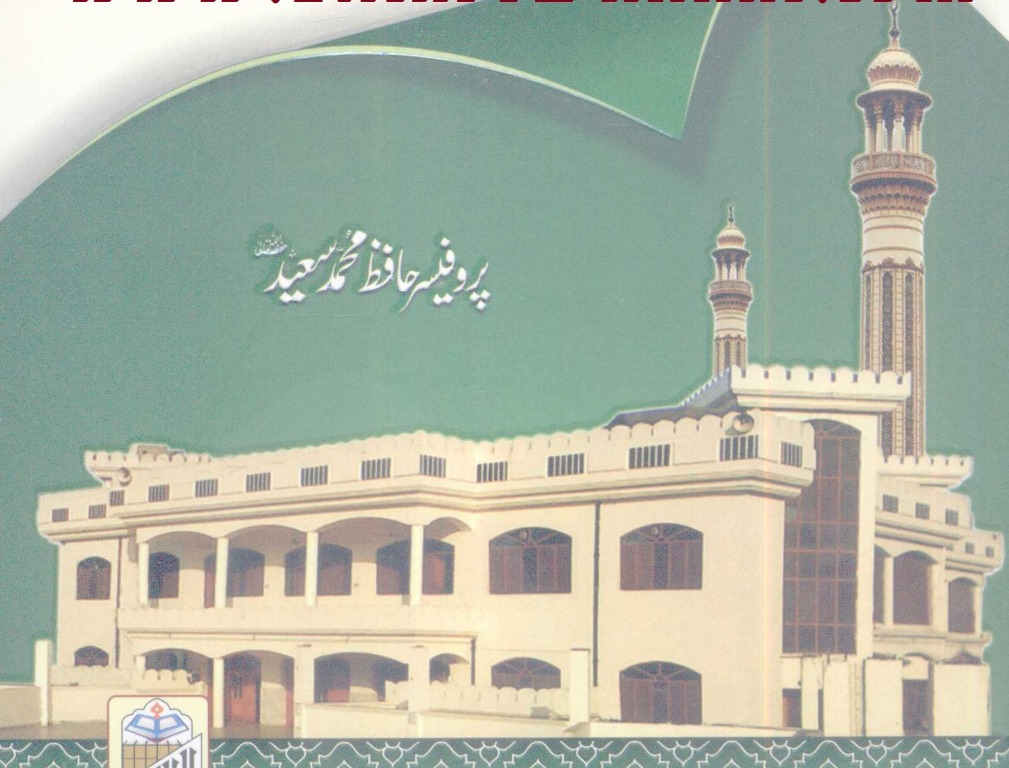

پروفیسر حافظ محمد سعید حفظہ اللہ

Dar-ul-Andlus

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب و سنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق و اجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے

کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی

کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے

درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

بسم الله الرحمن الرحيم

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خطباتِ قادسیہ

فتنۂ تکفیر

اسباب، نقصانات اور اس سے بچاؤ کے طریقے

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ خٰلِدًا فِيْهَا (النساء)

خُطباتِ قادسیہ

فتنۂ تکفیر

اسباب، نقصانات اور اس سے بچاؤ کے طریقے

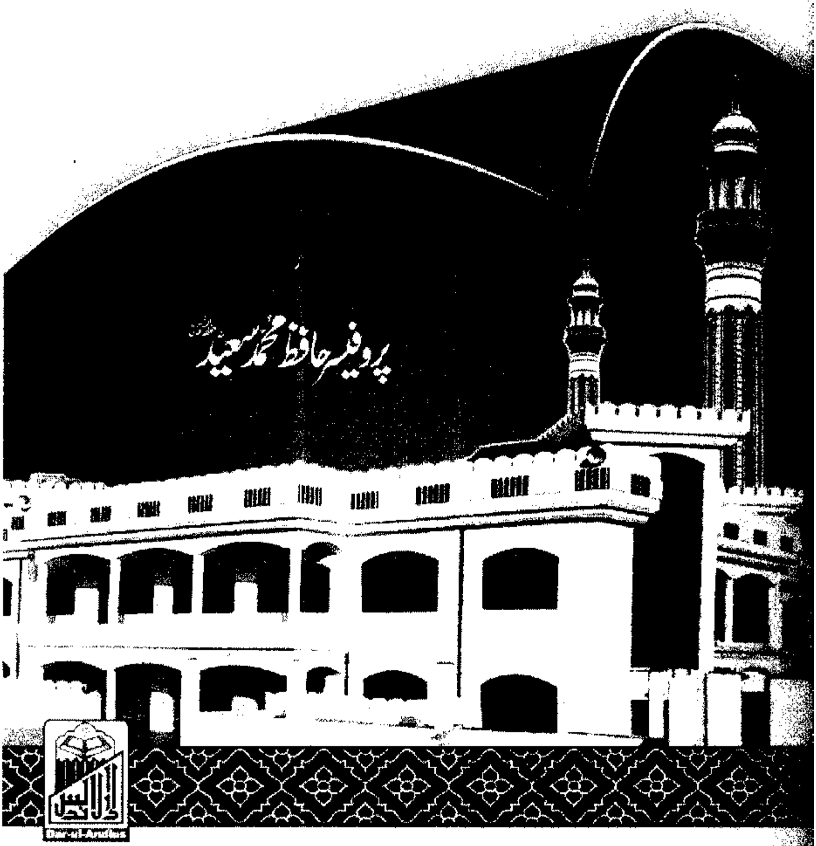

پروفیسر حافظ محمد سعید

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

خطباتِ قادسیہ

فتنۂ تکفیر

اسباب. نقصانات اور اس سے بچاؤ کے طریقے

پروفیسر حافظ محمد سعید حفظہ اللہ

پروف خوانی .... حافظ سعید الرحمن ، حافظ محمد آصف

سرورق .... عبدالرحمن خالد

تزئین .... محمد شفیق

کمپوزنگ .... محمد منیر، محمد بن جعفر

دار الاندلس

4-لیک روڈ چوبرجی لاہور +92-42-37230549 | غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور +92-42-37242314 | بالمقابل سفاری پارک گلشن اقبال کراچی +92-21-34835502

Head Office : Cell + 92-322-4006412 Email: dar_ul_andlus@yahoo.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست

		عرضِ ناشر	07
		خطبہ مسنونہ	09
1	خطبہ جمعۃ المبارک	26 دسمبر 2014ء	11
2	خطبہ جمعۃ المبارک	2 جنوری 2015ء	23
3	خطبہ جمعۃ المبارک	9 جنوری 2015ء	40
4	خطبہ جمعۃ المبارک	16 جنوری 2015ء	54
5	خطبہ جمعۃ المبارک	23 جنوری 2015ء	63
6	خطبہ جمعۃ المبارک	30 جنوری 2014ء	79
7	خطبہ جمعۃ المبارک	6 فروری 2015	96
8	خطبہ جمعۃ المبارک	13 فروری 2015ء	111
9	خطبہ جمعۃ المبارک	20 فروری 2015ء	126
10	خطبہ جمعۃ المبارک	27 فروری 2015ء	142
11	خطبہ جمعۃ المبارک	6 مارچ 2015ء	153
12	خطبہ جمعۃ المبارک	13 مارچ 2015ء	168

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَمَن يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا
فَجَزَآؤُهُۥ جَهَنَّمُ
خَٰلِدًا فِيهَا وَغَضِبَ ٱللَّهُ عَلَيْهِ
وَلَعَنَهُۥ وَأَعَدَّ لَهُۥ عَذَابًا عَظِيمًا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عرضِ ناشر

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ،
اَمَّا بَعْدُ!

اسلام امن و سلامتی کا دین ہے۔ جس میں انسانوں کے جان و مال کی حفاظت اور اس کی عزت و آبرو کی ضمانت دی گئی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے باہمی انسانی ہمدردی اور خیر خواہی پر مبنی دین حق کی طرف لوگوں کو دعوت دی اور اس کے ساتھ ساتھ لوگوں کے درمیان اتحاد و اتفاق پیدا کیا۔ امت کو اختلاف اور تفرقہ بازی سے بچنے کی تلقین کی اور ایسے تمام فتنوں سے آگاہ کیا جو امت کی وحدت کو پارہ پارہ کرنے والے ہیں اور ان فتنوں سے بچنے کے طریقے بھی بیان فرمائے۔ آپ ﷺ کے بیان کردہ فتنوں میں سے سب سے بڑا اور خطرناک فتنہ ''فتنۂ تکفیر اور فتنہ خوارج'' ہے، یعنی ایک مسلمان کا دوسرے مسلمان کو کافر قرار دینے کا فتنہ، مسلمان حکمرانوں کے خلاف تلوار اٹھانے اور مسلح بغاوت کرنے کا فتنہ۔ مسلمانوں کو کافر قرار دے کر ان کو قتل کرنے، ان کا مال لوٹنے اور ان کی عزتوں کو پامال کرنے کا فتنہ، ان فتنوں نے تاریخ اسلام میں مسلمانوں کو سب سے زیادہ نقصان پہنچایا ہے۔ موجودہ دور میں بھی اس فتنے نے دین اسلام کی حقیقی تصویر کو داغ دار اور حق پر مبنی سچی دعوت کو بدنام کیا ہے اور یہ فتنہ پوری دنیا میں اسلام اور مسلمانوں کی بدنامی کا باعث بن رہا ہے۔ بعض گمراہ اور فتنہ پرور گروہ اسلام کا لبادہ اوڑھ کر فتنہ و فساد اور قتل و غارت کر رہے ہیں اور غیر مسلموں کے سامنے اسلام اور مسلمانوں کا ایک خوفناک، سنگ دلانہ اور سفاکانہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چہرہ پیش کر کے امن وسلامتی والے دین کو بدنام کر رہے ہیں۔

گزشتہ چند دہائیوں سے یہ فتنہ عالم اسلام میں بڑی شدت اختیار کر گیا ہے اور دیگر اسلامی ممالک کی طرح پاکستان کے مسلمان بھی اس فتنے کا بری طرح شکار ہیں اور یہاں بھی مسلمانوں کو کافر قرار دے کر خودکش حملوں اور دھماکوں کے ذریعے سے بے گناہ اور معصوم شہریوں کو نشانہ بنایا جا رہا ہے۔

ایسے پریشان کن حالات اور فتنوں کے دور میں علمائے حق کی ذمہ داری بنتی ہے کہ وہ میدان میں آ کر اسلام کا صحیح عقیدہ، اس کی حقیقی اور سچی تصویر لوگوں کے سامنے پیش کریں تاکہ عام مسلمان اس فتنے میں مبتلا ہونے سے بچ جائیں۔ اس سلسلے میں پروفیسر حافظ محمد سعید حفظہ اللہ امیر جماعۃ الدعوۃ پاکستان نے جامع مسجد القادسیہ چوبرجی لاہور میں سلسلہ وار خطباتِ جمعۃ المبارک کا آغاز کیا اور مسلسل بارہ خطباتِ جمعہ میں ''فتنۂ تکفیر اور فتنۂ خوارج'' کی حقیقت، اسباب، نقصانات اور اس سے بچاؤ کے طریقے بڑے عام فہم انداز اور آسان الفاظ میں تفصیل کے ساتھ بیان کیے ہیں۔

ان انتہائی مفید مجموعۂ خطبات کو کتابی شکل میں دارالاندلس کی طرف سے شائع کیا جا رہا ہے، ان کی کمپوزنگ منیر احمد اور ترتیب و تزئین محمد شفیق اور محمد بن جعفر نے کی ہے اور ان کی پروف ریڈنگ حافظ سعید الرحمٰن اور حافظ آصف مدنی نے کی ہے۔ جبکہ اس کا سرورق عبدالرحمٰن خالد نے تیار کیا ہے، اللہ تعالیٰ ان خطبات کو قارئین کے عقائد و اعمال کی اصلاح کا ذریعہ بنائے اور تمام احباب کو خیر کثیر سے نوازے۔ آمین!

محتاج دعا

جاوید الحسن صدیقی

مدیر دارالاندلس

شعبان ۱۴۳۶ھ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسنون خطبہ

رسول اللہ ﷺ جمعۃ المبارک، نکاح اور وعظ و نصیحت کے موقع پر یہ خطبہ ارشاد فرماتے تھے، نیز اپنی حاجت اور ضرورت بیان کرنے سے پہلے اس خطبہ کا پڑھنا بھی مسنون ہے:

إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهُ وَ نَسْتَعِيْنُهُ، وَ نَسْتَغْفِرُهُ، وَ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ أَنْفُسِنَا وَ مِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا، مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ، وَ مَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ، وَ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، وَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَ رَسُوْلُهُ، أَمَّا بَعْدُ!

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّ خَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّ نِسَآءً ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ قُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا ۙ يُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَ يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ؕ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا

فَإِنَّ خَيْرَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَ خَيْرَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ ﷺ وَ شَرَّ الْأُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَ كُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَ كُلَّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ.

[مسلم، الجمعة، باب تخفيف الصلوٰة والخطبة، ح : ٨٦٨ و ٨٦٧ والنسائي : ٣٢٧٩]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نبی کریم ﷺ نے فرمایا

« مَنْ أَشَارَ إِلٰى أَخِيْهِ بِحَدِيْدَةٍ، فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَلْعَنُهُ، حَتّٰى يَدَعَهُ وَإِنْ كَانَ أَخَاهُ لِأَبِيْهِ وَأُمِّهِ » [مسلم: ٢٦١٦]

''جو شخص اپنے (مسلمان) بھائی کی طرف ہتھیار سے اشارہ کرتا ہے، اس پر فرشتے اس وقت تک لعنت کرتے ہیں جب تک وہ اشارہ کرنا چھوڑ نہ دے، خواہ اس کا حقیقی بھائی (ہی کیوں نہ) ہو۔''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خطبہ جمعۃ المبارک 26 دسمبر 2014ء

إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهُ وَ نَسْتَعِينُهُ وَ نَسْتَغْفِرُهُ......... أَمَّا بَعْدُ!

فَأَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ○ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

﴿ يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَ لِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيْكُمْ ۚ وَ اعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَحُوْلُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَ قَلْبِهٖ وَ اَنَّهٗٓ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ○ وَ اتَّقُوْا فِتْنَةً لَّا تُصِيْبَنَّ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْكُمْ خَآصَّةً ۚ وَ اعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴾ [الأنفال : ٢٤، ٢٥]

”اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کی اور رسول کی دعوت قبول کرو، جب وہ تمھیں اس چیز کے لیے دعوت دیں جو تمھیں زندگی بخشتی ہے اور جان لو کہ بے شک اللہ آدمی اور اس کے دل کے درمیان رکاوٹ بن جاتا ہے اور یہ کہ بلاشبہ حقیقت یہ ہے کہ تم اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔ اور اس فتنے سے بچ جاؤ جو لازماً ان لوگوں کو خاص طور پر نہیں پہنچے گا جنھوں نے تم میں سے ظلم کیا اور جان لو کہ بے شک اللہ بہت سخت سزا والا ہے۔“

نبی اکرم ﷺ نے آخر زمانے میں فتنوں کا ذکر فرمایا کہ میری امت پر بالکل اس طرح فتنے نازل ہوں گے جس طرح بارش کے قطرے اترتے ہیں کہ ایک کے بعد دوسرا، تسلسل کے ساتھ بغیر انقطاع کے۔

حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں ہمیشہ نبی ﷺ سے فتنوں کے بارے میں پوچھا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرتا تھا۔ اس امت کا شر کیا کیا ہوگا، کیسے کیسے ہوگا، یہ سب باتیں احادیث مبارکہ میں موجود ہیں۔محدثین نے احادیث کو جمع کیا ہے اور اس لیے جمع کیا ہے کہ امت کو رہنمائی ملتی رہے۔

نبی ﷺ نے فتنوں کا ذکر کیا اور ساتھ ساتھ ہی فتنوں سے بچاؤ کی تدابیر بھی بیان فرمائی ہیں۔ فتنوں سے بچنے کا طریقہ کیا ہوگا، نبی ﷺ نے تمام چیزوں کی وضاحت فرمائی ہے۔لیکن ہمارے ہاں رجحان نہیں ہے اور قرآن و حدیث کی طرف توجہ بھی نہیں ہے۔اس لیے ہر نئے مسئلے پر آنے والے شر اور فتنے کے بارے میں تجزیے تبصرے وہ لوگ کرتے ہیں جو بالکل بے خبر ہیں۔ میڈیا مبلغِ علم ہے۔ عام لوگ بھی انہی سے متاثر ہوتے ہیں۔قرآن و حدیث کی طرف عام لوگوں کی توجہ نہیں ہے اور نہ خاص لوگوں کی ہے۔ ہمارے علماء کی توجہ بھی نہیں ہے۔بس علماء وہ بیان کرتے ہیں کہ جس سے لوگ خوش ہوں۔ باقی موجودہ مسائل پر علماء کا کردار نہ ہونے کے برابر ہے۔

میرے محترم بھائیو! ضرورت اس بات کی ہے کہ جو بھی مسئلہ پیش آئے، ہر مسئلے کے لیے یہ دیکھو کہ اللہ تعالیٰ کا قرآن کیا رہنمائی کر رہا ہے، محمد رسول اللہ ﷺ نے اس کے متعلق کیا فرمایا ہے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس کے بارے میں کیا بیان کرتے ہیں؟

یہ بھی دیکھنا پڑے گا کہ قرون اولیٰ کے مسلمانوں نے ان چیزوں کے بارے میں کیا رہنمائی دی ہے ۔ یہ توجہ بڑی ضروری ہے تو میں ان مسائل کو واضح کرنے کی کوشش کروں گا کہ اس وقت جو بہت بڑا فتنہ کھڑا ہو گیا ہے۔ جس نے امت کو پھاڑ کے رکھ دیا ہے، بلکہ توڑ کے رکھ دیا ہے۔اس فتنے کی وجہ سے قتل مسلم عام ہو گیا ہے۔ مسلمان کا قتل زمین، جائیداد کی وجہ سے ہو جائے یا کسی نے چوری کی، ڈاکہ مارا، قتل ہو گیا۔ یہ سلسلے بالکل اور قسم کے ہیں لیکن اسلام کے نام پر قتل، دین کے نام پر قتل اور مسلمان کے ہاتھوں...... مسلمان کا قتل۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پشاور کا حادثہ، ڈیڑھ سو بچوں کا قتل جس نے نہ صرف پاکستان کو بلکہ پوری دنیا کو تڑپا کے رکھ دیا ہے اور اس جیسی بہت ساری کارروائیاں ملک بھر میں خاص طور پر پاکستان کے طول و عرض میں یہ سلسلہ جو چل نکلا ہے، یہ دین کے نام پر قتل ہو رہے ہیں۔ اس کو جہاد کا نام دے دیا گیا ہے۔ یہ ہے اصل فتنہ اس کو سمجھنے کی بہت زیادہ ضرورت ہے۔ جو لوگ اس کا شکار ہو رہے ہیں۔ وہ قتل کر رہے ہیں۔ سچی بات ہے وہ بھی شعور سے بالکل عاری ہیں۔ بے خبر ہیں۔ نبی اکرم ﷺ کے فرمان کے مطابق کچھ لوگ چھوٹی عمر کے کے ہوں گے، کچی عقل کے ہوں گے، علم سے بے بہرہ اور کورے ہوں قتل و غارت کے فتنے پھیلائیں گے۔

آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہرج عام ہو جائے گا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا: ''اے اللہ کے نبی اس سے کیا مراد ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: قتل بہت زیادہ ہوگا۔ قتل ہونے والے کو پتا نہیں ہوگا کہ اسے قتل کیوں کیا جا رہا ہے۔ کیا قصور ہے، کیا گناہ ہے یا کیا مسئلہ ہے؟ حتیٰ کہ فرمایا مارنے والے کو بھی علم نہیں ہوگا کہ میں اسے کیوں مار رہا ہوں۔ یہ حدیث کے الفاظ ہیں۔

رسول اللہ ﷺ فتنے کی خبر دیتے ہیں، یہ بات بھی بیان فرمائی ہے، یہ کچی عمر کے لڑکے قتل کریں گے۔ ان کو نہیں پتا کہ ہم یہ کیوں کر رہے ہیں۔ حقیقت میں ان کے پیچھے بیٹھنے والے ظالم، منصوبہ بندیاں کرنے والے اور اس شر کو پھیلانے والے ہیں۔ مسلمانوں میں قتل عام کا فتنہ پھیلانے والے جانتے ہیں کہ ہم یہ کیوں کر رہے ہیں؟ چھ سال کے چھوٹے چھوٹے بچے ان کا قتل۔ نہ قتل ہونے والے کو پتا، نہ قتل کرنے والے کو پتا...... چھوٹا سا بچہ ہے یا بچی تھی، ماں اس کو سکول داخل کروانے کے لیے آئی ہوئی تھی۔ ماں کے سامنے چھ سال کی بچی کا قتل، برسٹ مار کے اس کو مارا اور پھر تیل چھڑک کر اس کی ماں کو آگ لگا دی۔ اتنی سفاکیت، اس قدر وحشت......!!

میرے بھائیو! انسان میں یہ کیفیت، یہ درندگی نہیں ہو سکتی۔ اللہ نے قرآن میں فرمایا:

﴿أُولَٰئِكَ كَالْأَنْعَامِ بَلْ هُمْ أَضَلُّ﴾ [الاعراف: ۱۷۹]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کچھ لوگ ہوتے ہیں جو جانوروں کی طرح ، درندوں کی طرح، بلکہ درندے بھی وہ کام نہیں کر سکتے، جب انسان درندگی پر اتر آئے تو وہ اس سے بھی بڑا ظلم کرتا ہے۔ جانوروں سے بھی بدتر ہوجاتے ہیں، کچھ لوگ جب ان کی ذہن سازیاں کردی جاتی ہیں،ان کو یہ پڑھایا جائے ، یہ سمجھایا جائے کہ یہ سب کچھ تم دین کی خاطر کروگے۔ اللہ کے دین کے فائدے کے لیے کروگے۔اس کے عوض تم جنت میں جاؤ گے۔ یہ ظالم ذہن سازیاں کرنے والے۔چھوٹے چھوٹے کم عقل بچوں کو اس قسم کی باتیں پڑھا پڑھا کر تیار کر کے میدانوں میں اتارتے ہیں۔ ایسے نام نہاد دین کے علمبردار اسلام کے دشمن یہودیوں ، صلیبیوں اور ہندوؤں سے وسائل اور سرمائے لے کر مسلم ملکوں اور معاشروں میں تباہی پھیلاتے ہیں۔

میرے بھائیو! مسلمانوں کی صدیوں کی تاریخ اس بات پر گواہ ہے، بلکہ قرون اولیٰ سے لے کر آج تک...... صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے دور سے لے کر آج یہ پندرھویں صدی جارہی ہے۔ پہلی صدی کے پہلے حصے میں یہ فتنہ شروع ہوگیا تھا اور مختلف ادوار میں مختلف رنگوں سے یہ فتنہ چلتا رہا۔صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے دور میں شروع ہوگیا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے عہد میں یہ فتنہ شروع ہوا تھا۔ یہ فتنہ اس وقت پیدا ہوتا ہے، جب مسلمان اللہ کے حکم پر جہاد کرتے ہیں اور اس جہاد سے اللہ کے دشمنوں کی قوت ٹوٹتی ہے تو پھر اسلام دشمن ایسی سازشوں پہ اترتے ہیں۔ ان کو کوئی اور راستہ نظر نہیں آتا، مسلمانوں کے مقابلے میں کھڑے نہیں رہ سکتے۔ ان کی قوتیں اور ان کے اسلحے سب کچھ ناکام ہوجاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کی مدد کر کے دنیا میں قوت بناتا ہے۔مسلمان اس جہاد کی برکت سے اللہ کی زمین سے کفر، شرک اور طاغوت کے فتنے مٹاتے ہیں۔اللہ کی زمین کو پاک کر کے اللہ کے حکم کو غالب کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اس عظیم مقصد کے لیے اپنے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پابند کیا۔

﴿هُوَ الَّذِيٓ أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ﴾

[التوبة : ٣٣]

”وہی ہے جس نے اپنا رسول ہدایت اور دین حق دے کر بھیجا، تاکہ اسے ہر دین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پر غالب کر دے۔"

اللہ نے اپنے نبی ﷺ پر جہاد فی سبیل اللہ کا فریضہ مقرر کر کے یہ طریقہ سمجھایا کہ اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ اسلام کو غالب کر دے گا۔ باطل ادیان، مذاہب اور قوتوں کو اللہ تعالیٰ ختم کرے گا، اپنی زمین کو جہاد کے ذریعے سے پاک کرے گا اور اپنے دین حق، دین اسلام کو غالب فرمائے گا۔ غلبۂ دین کے بارے میں یہ آیتیں قرآن مجید میں نازل ہوئیں۔ اتنا اہم مسئلہ ہے کہ ایک ہی آیت کو چار بار اللہ نے مختلف سورتوں میں نازل کیا۔

میرے عزیز بھائیو! ذرا دیکھو، نبی ﷺ کے عمل جہاد سے کتنے فائدے ہوئے۔ کس قدر مسلمانوں کو فائدہ ہوا۔ قبائل میں سے یہ مشرکانہ قبیلے بار بار مدینہ پر حملہ آور ہوتے تھے۔ اسلام کی قوت کو توڑنا چاہتے تھے۔ نبی ﷺ کی زندگی میں ہی ان کی قوت کا خاتمہ ہو گیا۔ خطۂ عرب میں یہ سلسلہ ختم ہوا اور اللہ کے نبی ﷺ خیبر اور مکہ فتح کرنے کے بعد اس قوت میں آ گئے کہ کوئی قبیلہ عرب میں ایسا نہیں تھا جو نبی ﷺ کے مقابلے میں کھڑا ہو سکتا۔ بلکہ اللہ کے نبی ﷺ اس کے بعد اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بھیجتے تو لوگ لڑنے کی بجائے اطاعت قبول کرنے کو ترجیح دیتے، سرنڈر کر دیتے اور ہتھیار گرا دیتے۔ قبیلوں کے قبیلے اطاعت قبول کر لیتے اور جو چھوٹی موٹی حکومتیں خطۂ عرب میں لوگوں نے بنا رکھی تھیں، تبوک کے واقعے کے بعد سب حکومتیں ختم ہو گئیں۔ سب نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے آ کر یا آپ ﷺ نے جو مہمات بھیجی تھیں، ان کے سامنے سرنڈر کر دیا اور جزیہ دینے پر تیار ہو گئے۔ نبی اکرم ﷺ کی زندگی میں اللہ تعالیٰ نے جہاد کے عمل کو اتنا کامیاب کیا اور اس کے بعد اللہ کے نبی ﷺ جب دنیا سے رخصت ہو گئے۔ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے، آپ نے اس عمل کو بالکل اسی تسلسل سے جاری رکھا۔ آپ ﷺ اپنی زندگی کے آخری دنوں میں جو بڑے بڑے کام کیے تھے، ان میں سے ایک کام یہ تھا کہ اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کو کمان دے کر صلیبیوں کے خلاف تیار کر کے جہاد کے لیے بھیجا۔ یہ نبی ﷺ کی زندگی کے آخری دنوں کی بات ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ ﷺ نے اسامہ رضی اللہ عنہ کو کمان دی تھی کیونکہ ان کے والد زید رضی اللہ عنہ شہید ہوگئے تھے۔ جس علاقے میں جن لوگوں کے مقابلے میں زید رضی اللہ عنہ شہید ہوئے تھے، انہی کے بیٹے اسامہ رضی اللہ عنہ کو نبی ﷺ نے کمان دی تھی اور اس عظیم لشکر میں حضرت ابوبکر صدیق، عمر فاروق اور دیگر جلیل القدر صحابہ رضی اللہ عنہم کو بھی حکم دیا تھا کہ تم سب عمر میں بڑے ہو، اسامہ تم سے عمر میں سب سے چھوٹا ہے اور وہ زید رضی اللہ عنہ کا بیٹا ہے۔ وہ زید رضی اللہ عنہ جو کہ غلام تھے، آپ ﷺ نے انھیں خود خریدا تھا، آزاد کیا تھا، اپنا (منہ بولا) بیٹا بنایا تھا، یہ زید رضی اللہ عنہ ہیں، غلام ہیں، ان کے بیٹے اسامہ ہیں۔ آپ ﷺ نے حضرت ابوبکر، عمر رضی اللہ عنہما کو حکم دیا کہ آپ نے بھی اسامہ رضی اللہ عنہ کی کمان میں جہاد کرنا ہے۔

بھائیو! مسئلے تو بڑے بڑے سمجھ آتے ہیں کہ حکمرانی کس کو کہتے ہیں، اسلام میں معیار کیا ہے، بڑے چھوٹے کی تمیز کیسی ہے اور یہاں اطاعت کی کیفیت کیسی ہے؟ نبی ﷺ کو پورا یقین اور اعتماد تھا، اپنے ساتھیوں پر کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ میرے غار کے ساتھی ہیں، میرے ہجرت کے ساتھی ہیں، میرے صبح وشام کے ساتھی اور عمر میں بھی سب سے بڑے ہیں۔ نبی ﷺ کے سسر بھی ہیں لیکن آپ کو اتنا اعتماد ہے کہ میں اگر اسامہ رضی اللہ عنہ کی کمان میں ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بھیجوں گا تو ان کی اطاعت میں کمی نہیں آئے گی۔

عمر رضی اللہ عنہ کا کیا کمال ہے، کیا درجہ ہے لیکن ان کو بھی کہہ دیا آپ رضی اللہ عنہ نے اسامہ رضی اللہ عنہ کے لشکر میں یعنی عام سپاہی کی طرح جانا ہے، کمانڈر تمھارا اسامہ رضی اللہ عنہ ہوگا۔ زندگی کے آخری دنوں میں آپ ﷺ نے یہ مہم روانہ کرنے کے لیے لشکر تیار کریں۔ یہ لوگ مدینہ سے چلے۔ آپ ﷺ بیماری کی حالت میں تھے، آپ نے اس حالت میں بھی حکم دیا کہ اس لشکر کو روانہ ہونا چاہیے۔ بعض لوگ مشورہ پیش کررہے تھے کہ آپ لشکر کو ذرا روک لیں لیکن نبی ﷺ کا حکم ایسا تھا۔ یہاں سے مقصد سمجھ آتے ہیں، زندگیاں اپنی جگہ پر، مقصد اپنے مقام پر ہے۔

ابھی یہ روانہ ہوئے تھے، کچھ فاصلے پر گئے تھے کہ نبی اکرم ﷺ دنیا سے رخصت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو گئے۔ ان کو اطلاع ملی کہ اللہ کے نبی ﷺ فوت ہو گئے ہیں۔ لشکر واپس آ گیا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو خلافت سونپ دی گئی۔ آپ رضی اللہ عنہ خلیفہ بن گئے اور خلیفہ بننے کے بعد آپ نے مسجد نبوی ﷺ میں آ کر جو خطبہ ارشاد فرمایا، اس خطبہ میں باقی اور باتوں کے علاوہ یہ بھی فرمایا کہ اسامہ رضی اللہ عنہ کا لشکر روانہ ہوگا۔ لوگوں نے کہا کہ نبی ﷺ کی وفات کے بعد خطرہ ہے، مدینہ خطرات کی زد میں آ سکتا ہے باہر جو لوگ دب کر بیٹھے تھے، ایک رعب قائم ہو گیا تھا۔

اللہ نے اپنے نبی محمد ﷺ کے جہاد کو اتنی قوت دی تھی، آپ کے معرکوں کے شاندار نتیجے نکلے تھے کہ کافروں کے دلوں پر رعب پڑ گیا تھا، کسی کو جرأت نہیں تھی کہ وہ مقابلے میں کھڑا ہو سکے، یہ کیفیت پیدا ہو گئی تھی۔ لیکن جب دور دراز علاقوں میں خبر پہنچی کہ محمد ﷺ دنیا سے، رخصت ہو گئے، فوت ہو گئے تو جگہ جگہ فتنے شروع ہو گئے، مدینہ پر حملہ کی تیاریاں شروع ہو گئیں، وہ سمجھتے تھے کہ مسلمان اب بکھر جائیں گے۔ ان کے پاس وہ قوت نہیں رہے گی۔ ان کے نبی ﷺ دنیا سے چلے گئے، تو جگہ جگہ شریر لوگوں نے سر اٹھانا شروع کیا۔ ان میں یہودی سب سے پیش پیش تھے، منافقین بھی بہت خطرناک کھیل کھیل رہے تھے۔ ان سازشیوں نے سازشیں شروع کر دیں، لوگوں کو اسلام کے خلاف ابھارنا شروع کر دیا، قبائل میں سازشیں شروع ہو گئیں۔ اس بنیاد پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آ کر کہا کہ اطلاعات ایسی مل رہی ہیں کہ مدینہ حملے کی زد میں ہے۔ مختلف قبائل سے لوگ مدینہ پر حملے کی تیاری کر رہے ہیں اور یہ خطرہ بہت بڑا خطرہ ہے۔ اس لیے آپ ذرا توجہ کریں۔ اگر اسامہ رضی اللہ عنہ کا لشکر مدینہ سے نکلتا ہے تو بہت بڑی قوت کے ساتھ نکل جائے گا تو ابھی وقت نہیں ہے، آپ روک لیں، جب حالت بہتر ہو جائے گی، خطرات ٹل جائیں گے پھر روانہ کر دینا۔

جائیے کتب احادیث کا مطالعہ کیجیے، جب یہ بات ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو پہنچی، لوگوں نے یہ کہا ہے تو انھوں نے فرمایا: ایسا نہیں ہو سکتا۔ حتیٰ کہ فرمایا تم یہ خطرہ بیان کر رہے ہو، اگر خطرہ اس سے بھی بڑھ جائے کہ مدینہ سارا خالی ہو جائے اور ابوبکر رضی اللہ عنہ اکیلا مدینہ میں رہ جائے اور درندے آ کر ابوبکر کو مار کے اس کی لاش کو مدینہ میں کھینچتے پھریں۔ اگر اتنا بڑا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خطرہ بھی ہو تو ابوبکر پھر بھی اسامہ کے لشکر کو روانہ کرے گا، کیونکہ جس لشکر کی روانگی کا حکم اللہ کے رسول ﷺ دے کر گئے ہیں انھیں ابوبکر رضی اللہ عنہ روک نہیں سکتا۔ اس کو ایمان کہتے ہیں۔ یہ ہے ابوبکر رضی اللہ عنہ کی صداقت، اور صدیقیت۔

اللہ تعالیٰ ایسے فیصلوں کو مؤثر بنا دیتے ہیں اور ان میں عظیم قوت بھر دیتے ہیں۔ ہم آج اپنے حکمرانوں کو سمجھاتے ہیں کہ ملک میں آپ کے لیے بھی بڑے خطرات ہیں، سازشیں ہو رہی ہیں، اگر ان مسائل کو حل کرنا چاہتے ہو، خطرات سے نکلنا چاہتے ہو، ان مشکلات سے بچ کے رہنا چاہتے ہو اور ملک کو بچانا چاہتے ہو تو آؤ وہ فیصلے کرو جو فیصلے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو پسند ہیں۔

بھائیو! میں عرض کر رہا تھا کہ جب بھی مسلمانوں نے جہاد کا عمل شروع کیا، یہ فتنے اٹھنا شروع ہو گئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کا زمانہ تھا، نبی ﷺ نے جس منہج پر مسلمانوں کو منظّم کیا تھا، اللہ کی زمین کو پاک کر کے اللہ کے حکم کے غلبے کے لیے جو راستہ، جو طریقہ اختیار کیا تھا، اس جہاد کے عظیم عمل کو اللہ کے رسول ﷺ نے اختیار کیا تھا اور اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو جس کے لیے تربیت دے کے تیار کیا تھا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد میں وہ ساری حقیقتیں عملی طور پہ دنیا کے سامنے آ گئی تھیں۔ شام، فلسطین، مصر اور ایران بھی فتح اور ایران کے پچھلے علاقوں میں مسلمانوں کے لشکر جا رہے تھے۔ وسط ایشیا میں بھی مسلمانوں کے لشکر داخل ہو رہے تھے۔

ادھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے خلاف سازش ہوئی اور مسجد نبوی ﷺ میں فجر کی نماز کے وقت امامت کراتے ہوئے انھیں شہید کر دیا گیا۔ تب سازشوں کا دور شروع ہو گیا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کام کو اسی تسلسل کے ساتھ جاری رکھا۔ جہاں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کام کو چھوڑ کر گئے تھے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس عمل کو، اس جہاد کو، اس مشن کو، اس آب و تاب کے ساتھ جاری رکھا۔ مسلمان وسط ایشیا میں پھیلتے جا رہے تھے۔ افریقہ کے علاقوں میں مسلمان بڑھتے چلے جا رہے تھے اور ہر طرف اسلام کا دائرہ وسیع

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے وسیع تر ہوتا چلا جا رہا تھا۔ اسلامی خلافت، اسلامی سلطنت پھیلتی جا رہی تھی اور کسی میں قوت، طاقت نہیں تھی کہ مقابلے میں کھڑا ہو سکے۔

یہ تھے وہ حالات جن میں یہودیوں نے سازش کی، سازشوں میں ہمیشہ سب سے زیادہ سازشی یہودی ہیں۔ یہ صدیوں کی تاریخ ہے یہ یہود کی سازشی ہیں، اسلام کے سب سے بڑے دشمن ہیں۔

اللہ نے قرآن مجید میں فرمایا:

﴿ اَشَدَّ النَّاسِ عَدَاوَةً لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا الْيَهُوْدَ ﴾ [المائدة : ٨٢]

"مسلمانوں آگاہ رہو، تمھارے سب سے بڑے دشمن یہودی ہیں۔ یہ یہود تمھارے دشمن ہیں۔"

میرے عزیز بھائیو! آپ نے بھی خبر پڑھی ہوگی لیکن شاید غور نہیں کیا ہوگا، تین دن پہلے دہلی میں اسرائیل، روس اور انڈیا یہ تین اکٹھے ہوئے، بہت لمبی ان کی مجلس چلی۔ انھوں نے خوفناک منصوبے بنائے، پاکستان کے حالات سے فائدہ اٹھا کر اس ملک کو تباہ کرنے کے لیے منصوبہ بندی کرنے میں اسرائیلی یہودی ہمیشہ پیش پیش رہتے ہیں۔ انھوں نے ہمیشہ اسلام کو نشانہ بنایا۔ کم از کم اب ہماری آنکھیں کھل جانی چاہئیں کہ اب انڈیا اور اسرائیل کی دوستی اتنی پکی ہوگئی ہے۔ اسرائیلی یہودیوں کے ساتھ انڈیا نے ایسے معالات طے کر لیے ہیں کہ ہمارے لیے خطرات بڑھ گئے ہیں۔

بھارت سے کہا گیا کہ تم فلسطینیوں کی مدد بھی کرتے ہو، مسلمانوں کی مدد کی باتیں بھی کرتے ہو اور اسرائیل کے ساتھ معاہدے بھی کرتے ہو، یہ کام نہیں چلے گا۔ انڈیا نے ایک طرف ہو کر اعلان کر دیا کہ وہ اسرائیل کی دوستی نبھائے گا۔ مجھے اس سے یہ نظر آ رہا ہے کہ یہ نکھار میرے رب کی طرف سے ہو رہا ہے، یہ حقیقتیں اجاگر ہو رہی ہیں، حقائق نکھر کر سامنے آ رہے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بہرحال میں آپ کو یہ بتارہا تھا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے عہد میں یہودیوں نے یہ سازش کی، کیا سازش تھی کہ مسلمانوں کے مقابلے میں تو کوئی نہیں آ سکتا۔ اس وقت کی صلیبی رومی قوت نے جب اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سرنڈر کیا، تبوک کے معرکے میں میرے نبی کو اللہ تعالیٰ نے فتح عظیم سے نوازا اور اس کے بعد پے در پے جو مہمات چلیں، صلیبیوں کے خلاف اتنی بڑی بڑی کامیابیاں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو عطا فرمائیں تو اس کے بعد کوئی قوت موجود نہیں تھی جو مقابلے میں کھڑی ہو سکے۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا عہد تھا، فتوحات جاری تھیں، اسلامی خلافت و سلطنت کے دائرے وسیع سے وسیع تر ہوتے جا رہے تھے۔ افریقہ میں اور وسط ایشیا میں جہاد پوری آب و تاب کے ساتھ چل رہا تھا، علاقوں کے علاقے فتح ہو رہے تھے، اللہ کا کلمہ بلند ہو رہا تھا تو ان یہودیوں نے سازش کر کے کیا کیا؟ گروپ تیار کر لیے، ان کو سمجھایا کہ تم پروپیگنڈے کی سیاست اختیار کرو، ان مجاہدوں کو یہ بات سمجھاؤ، کوئی ضرورت نہیں ہے بارڈروں پر جا کر مزید وسط ایشیا کے علاقوں کو فتح کرنے یا افریقہ کے صحراؤں میں داخل ہو کر اسلام کا کلمہ بلند کرنے کی، پہلے اپنی فکر کرو، پہلے اپنے گھر کو صاف کرو، مدینے میں جہاد کرو۔ تم اپنے خلیفہ کی خبر لو، اس کے خلاف جہاد کرو، یہ ذہن پھیلانا شروع کر دیا۔

اس دور میں میڈیا کا یہ انداز تھا۔ اس سے اصلاح نہیں ہوتی بلکہ بگاڑ ہوتا ہے۔ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے خلاف شدید پروپیگنڈا ہو رہا تھا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے تقویٰ سے کون واقف نہیں وہ عثمان رضی اللہ عنہ بہت روتے ہیں، راتوں کو اٹھ کر روتے ہیں، کہتے ہیں مجھے قبر یاد ہے، قبر میں کوئی نہیں ہوگا۔ بندہ اکیلا ہی حساب دے گا۔ وہ اللہ سے اتنا خوف رکھنے والے، اللہ کی خشیت سے اتنا ڈرنے والے، ان کے خلاف ظالموں کا یہ پروپیگنڈا، یہ خباثت والا انداز کہ عثمان رضی اللہ عنہ اموال میں خیانت کرتے ہیں، سارے اموال اپنے رشتہ داروں کو تقسیم کر گئے۔ جو مستحق تھے، ان کو محروم کر دیا، اپنے رشتہ داروں کو گورنر بنا دیا۔ سارے رشتہ داروں کو حکومت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں لا کر کھڑا کر دیا۔

مختلف علاقوں میں بڑے بڑے گروپ کھڑے کر دیے اور انھوں نے پروپیگنڈے کی سیاست شروع کر دی۔

میرے عزیز بھائیو! اسی طرح یہودیوں نے یہ فتنہ مسلمانوں میں کھڑا کیا۔ بڑے بڑے لوگ متاثر ہو گئے، بڑے بڑے سمجھدار لوگ ان کے قائل ہو گئے۔

پروپیگنڈا ہمیشہ ہی اس قسم کے فتنے برپا کرنے میں بہت بڑا کردار ادا کرتا ہے۔ آج بھی میڈیا یا اللہ تعالیٰ معاف کرے، میں بالکل صاف صاف کہتا ہوں۔ یہ اللہ کے رسول کا منبر ہے۔ یہاں حق بات جرأت کے ساتھ کرنی چاہیے۔ بلاخوف کرنی چاہیے۔ آج کا میڈیا یہودیوں اور صلیبیوں کے قبضے میں ہے اور پاکستان میں بیٹھ کے یہودیوں کی تنخواہیں کھانے والے، یہ ان کے لیے کام کر رہے ہیں۔ یہ اس فتنے کو پاکستان میں برپا کر رہے ہیں۔ سب ڈرتے ہیں، حکومت بھی ڈرتی ہے۔ میں تو کہتا ہوں کہ وزیراعظم کے پاس وہ اختیار نہیں ہیں۔ صدر اور آرمی چیف کے پاس بھی وہ اختیار نہیں ہیں جو میڈیا والوں کے پاس ہیں۔

پروپیگنڈے کی مدد سے مصر میں اور دیگر جگہوں پر شورش برپا کر دی گئی۔ ایسے گروہ کھڑے کر دیے جنھوں نے یہ کہنا شروع کر دیا کہ واقعی سب سے پہلے مدینے میں جہاد کرنا چاہیے، مدینے میں جہاد ہونا چاہیے، مسلمانوں کے خلیفہ کا ہاتھ پکڑنا چاہیے۔ یہاں سے یہ فتنہ شروع ہوتا ہے۔ میں اللہ سے دعا کرتا ہوں یا اللہ ہم سب لوگوں کو ہمارے حکمرانوں کو اور ہمارے ذمہ داروں کو فیصلے کرنے والوں کو توفیق دے کہ وہ اپنی تاریخ پڑھیں، ہم ان حقیقتوں کو سمجھیں۔ اگر ملک بچانا چاہتے ہو تو کان بند کر لو کہ انڈیا اور امریکہ کیا کہتا ہے، باہر دنیا کیا کہتی ہے۔ مغرب کیا کہتا ہے۔ یہ سارے ظالم وہ ہیں جو کسی شکل میں اسلام کو ابھرتا ہوا نہیں دیکھ سکتے، ان کی سازشوں کے رنگ بڑے گہرے ہیں جو پاکستان میں ہیں، امریکہ اور انڈیا کی بولی بولنے والے جو سول سوسائٹی کے نام پر پاکستان کو سیکولر بنانے کے خواب دیکھنے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والے اور ایسے میڈیا پر کام کرنے والے ہیں، ان سب کا علاج ہونا چاہیے۔

اس کے بعد اس فتنے کو ہم صحیح معنوں میں گرفت میں لا سکتے ہیں اور ختم کر سکتے ہیں ۔آج میں نے اتنی بات آپ کے سامنے گزارش کی ہے۔ اللہ نے توفیق دی تو اگلے خطبے کو یہاں سے شروع کریں گے کہ یہ فتنہ کیسے پروان چڑھتا چلا گیا اور اس کے خوفناک اثرات کیسے امت میں پھیلتے چلے گئے، امت کس طرح سے نقصان سے دوچار ہوتی چلی گئی، کس طرح مسلمان آپس میں تقسیم ہوتے چلے گئے۔ یہ ان شاء اللہ آئندہ بیان کروں گا۔ اللہ تعالیٰ سمجھنے اور عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خطبہ جمعۃ المبارک 2 جنوری 2015ء

إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهُ وَ نَسْتَعِينُهُ وَ نَسْتَغْفِرُهُ......... أَمَّا بَعْدُ!

مسنون خطبہ کے بعد......!

﴿ وَ اعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّ لَا تَفَرَّقُوْا ۪ وَ اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖۤ اِخْوَانًا ۚ وَ كُنْتُمْ عَلٰى شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَاَنْقَذَكُمْ مِّنْهَا ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴾ [آل عمران : ۱۰۳]

''اور سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ لو اور جدا جدا نہ ہو جاؤ اور اپنے اوپر اللہ کی نعمت یاد کرو، جب تم دشمن تھے تو اس نے تمھارے دلوں کے درمیان الفت ڈال دی تو تم اس کی نعمت سے بھائی بھائی بن گئے اور تم آگ کے ایک گڑھے کے کنارے پر تھے تو اس نے تمھیں اس سے بچا لیا۔ اس طرح اللہ تمھارے لیے اپنی آیات کھول کر بیان کرتا ہے، تاکہ تم ہدایت پاؤ۔''

پچھلے جمعے مسلمانوں کے درمیان قتل و غارت گری کے فتنے کا برپا ہونا اور اس کے مسلسل پھیلتے چلے جانے، کا ذکر ہوا تھا اور یہ واضح کیا گیا تھا کہ تاریخ اس بات پر شاہد ہے کہ جب بھی مسلمانوں نے جہاد فی سبیل اللہ کا علم بلند کیا، اللہ کے دشمن کافروں، یہودیوں اور صلیبیوں کے خلاف قتال فی سبیل اللہ کا فریضہ ادا کر کے اسلام کے غلبے کی کوششیں کی، کفر کی قوتوں کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

توڑا اور اس کے نتیجے میں اللہ کی زمین اور اللہ کے بندوں کو آزادیاں ملیں، اسلام کا کلمہ بلند ہوا تو ہمیشہ ہی یہ مسلمانوں کو آپس میں لڑانے کی سازش ہوئی۔ ان کے باہم قتل عام کی سازش اور مسلمانوں کو کافر قرار دے کر واجب القتل کے فتویٰ لگانے کے فتنے برپا ہوئے۔ ان فتنوں کا اصل مقصد جہاد فی سبیل اللہ کے عمل کو روکنا تھا اور آپس میں مسلمانوں کو الجھا دینا، لڑا دینا تھا۔

نبی آخر الزماں ﷺ نے جہاد کے عمل کو خود اختیار فرمایا اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی جماعت کو اس عظیم مقصد کے لیے تیار کیا۔ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو فتوحات سے نوازا۔ خطۂ عرب میں اسلام غالب ہوا۔ یمن، شام، فلسطین، مصر، ایران اور دیگر بہت سے علاقے مسلمانوں نے جہاد کے ذریعے فتح کیے۔ اسلامی خلافت کو وسعت دی گئی۔

جب اللہ کے دشمنوں اور خاص طور پر یہودیوں نے یہ دیکھا کہ اب کوئی چارہ کار نہیں رہا۔ مسلمانوں کا مقابلہ میدانوں میں نہیں ہوسکتا تو انھوں نے مسلمانوں میں باہمی تقسیم اور قتل وقتال کا سلسلہ شروع کردیا۔ پروپیگنڈے کی سیاست سے اس فتنے کا آغاز ہوا۔ کہا گیا کہ ایران، آذربائیجان وغیرہ میں جاکر آتش پرستوں اور کافروں سے لڑنے کی کیا ضرورت ہے۔ ان علاقوں میں جہاد کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے، وہاں جانے کی بجائے مدینہ میں لڑو۔

بھئی! مدینہ میں کس سے لڑیں؟ سب سے پہلے اپنے خلیفہ کا حال دیکھو کہ انھوں نے سارے عہدے اور منصب اپنے رشتہ داروں میں تقسیم کردیے ہیں۔ اپنے اقرباء کو گورنر بنا دیا ہے، اموال غنیمت اپنے لوگوں میں تقسیم کرتے ہیں، یہ خیانت کے مرتکب ہوئے ہیں، ان کو خیانت کرنے سے روکو، اقرباء پروری سے روکو، یہ مسلمانوں کا حق ہے۔

خلیفۃ المسلمین حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پر امت جمع تھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے قائم کردہ جہاد کے عمل کے بعد جہاں انھوں نے اپنے عہد خلافت میں اسے پہنچایا تھا، اس سے آگے بڑھ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رہے تھے، مسلمان افریقہ میں داخل ہورہے تھے۔ ایران کے بعد ترکستان اور وسط ایشیا کے دیگر علاقوں میں جہاد جاری تھا، ان ظالموں نے پروپیگنڈے کا فتنہ کھڑا کیا، کوفہ، بصرہ، مصراور دیگر علاقے اس فتنہ کے مرکز بن گئے تھے۔ مسلمانوں کے بعض جہاد کرنے والے اور قربانیاں دینے والے نوجوان اس سے متاثر ہوئے، ان کے ذہنوں کو بگاڑ کر تیار کیا گیا کہ چلو مدینے کا رخ کرو، وہاں خبر کی لو! جو خیانتیں اور بدیانتیاں ہو رہی ہیں۔ ذرا غور کیجیے پروپیگنڈہ ہو رہا تھا کہ عثمان رضی اللہ عنہ نے ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما کے منہج کو ترک کر کے نیا نظام شروع کیا ہے کہ عہدے اور مناصب اپنے اقرباء اور رشتہ داروں میں تقسیم کرنا شروع کر دیے ہیں۔

جو لوگ خیانتوں کو بہت برا جانتے ہوتے ہیں اور ایمان میں کمزور ہوتے ہیں، انھیں ان چیزوں کی مدد سے گمراہ کر دینا ہی اس فتنے کا باعث بنتا ہے۔ اللہ تعالیٰ معاف کرے، یہ چیزیں بہرحال ممکن ہوتی ہیں۔

میرے عزیز بھائیو! اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب ترین دور میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے دور میں اگر یہ پروپیگنڈے ہو سکتے ہیں اور ان کی بنیاد پر فتنے کامیاب ہو سکتے ہیں تو آج بھی یہ فتنے ہو سکتے ہیں۔ ان سے بعض لوگ بڑے پریشان ہیں کہ کوئی حل نہیں ہے، عام لوگوں کو مایوس ہونے کی کوئی ضرورت نہیں ہے، نہ پریشانی کسی مسئلے کا حل ہے۔ ہمارے پاس اللہ کے فضل وکرم سے سلف کا ایک واضح لائحہ عمل ہے، ایک منہج اور ایک طریقہ کار موجود ہے۔ ہم ان شاء اللہ اس کو سمجھیں گے۔ دیکھیے! غلطی دلیل نہیں ہوتی۔ بہرحال یہ فتنہ اس دور میں بھی کامیاب ہوا، حج کا موقع آ گیا، مدینہ عام لوگوں سے خالی ہو گیا۔ حج کرنے کے لیے لوگ مکہ مکرمہ پہنچ گئے۔ ان بلوائیوں، ظالموں، سازشیوں، فتنہ پروروں کو موقع مل گیا، حج کے دنوں میں مدینہ میں آ کر انھوں نے محاصرے کر لیے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے گھر کا محاصرہ کر لیا، ان کے قتل کا ارادہ کیا۔ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ مدینہ میں موجود تھے، وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور فرمایا کہ اگرچہ عام لوگ مدینہ سے حج کے لیے مکہ جا چکے ہیں۔ ان ظالموں، بلوائیوں، قاتلوں اور فتنہ پروروں کو سازشوں کا موقع مل گیا ہے۔ یہ آپ کے خلاف قتل کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ارادہ لے کر آپ کے گھر کا محاصرہ کر کے کھڑے ہیں۔ آپ ہمیں اجازت دیں کہ ہم ان سے نمٹ لیں، میرے پاس میرے کام کرنے والے کچھ لوگ موجود ہیں، آپ ہمیں اجازت دیں۔ ہم اس صورت حال کو برداشت نہیں کرتے کہ آپ کے گھر کا اس طرح سے محاصرہ ہو، آپ کے قتل کی اس طرح سے سازش کی جائے، آپ مسلمانوں کے خلیفہ ہیں۔ یہ لوگ مسلمانوں کے اس کلمہ کو تباہ کرنا چاہتے ہیں۔ یہ بہت بڑی سازش ہے، آپ ہمیں اجازت دیں کہ جتنے لوگ مدینہ میں موجود ہیں، ان کو میں اکٹھا کر کے اس محاصرے کو توڑوں۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اس سے تو لڑائی ہوگی، قتل ہوگا اور مدینہ میں تلوار چل پڑے گی، یہ لوگ مجھے قتل کرنا چاہتے ہیں، آپ ان کو روکنے کے لیے تلوار چلائیں گے تو پھر جو تلوار اللہ کے نبی نے مدینے میں چلانے سے روکا ہوا تھا، یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے منافقین کے خلاف بھی تلوار اٹھانے کی اجازت نہیں دی تھی، تو آپ اللہ کے نبی کے اس طریقہ کار کو چھوڑ کر مدینے میں تلوار چلائیں گے اور اس کا باعث میری ذات ہوگی؟ میں اس کی آپ کو اجازت نہیں دیتا، خود شہید ہو سکتا ہوں لیکن قیامت کے دن میں ''لا الٰہ الا اللہ'' کے کلمہ پر کسی سے جھگڑا نہیں کر سکتا۔

ذرا جواب سنیے! یہ ہے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا عقیدہ اور منہج۔ کہتے ہیں میں اپنی جان دے دوں گا لیکن میں مدینہ میں تلوار چلانے اور قتل و قتال کی اجازت نہیں دے سکتا۔ آخری دم تک حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس فتنہ کو روکنے کی کوشش کی، لیکن بالآخر یہ ظالم آگے بڑھے، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے گھر کی دیوار پھلانگی اور اندر داخل ہوئے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو سورۃ البقرہ کی تلاوت کرتے ہوئے پکڑ کر انھوں نے شہید کر دیا اور اس حال میں انھیں شہید کیا کہ ان کے خون کے قطرے قرآن مجید پر گرے۔

وہ مسلمانوں کے خلیفہ تھے، وہ بلوائیوں سے لڑنے کا کہہ سکتے تھے، وہ اپنے دفاع کے لیے مدینے میں موجود لوگوں کو حکم دے سکتے تھے، لیکن سبحان اللہ! کیا عظیم بات اُنھوں نے کہی ہے۔ یہ دعوت ہے ان سب لوگوں کے لیے جو اسلام کے نام پر قتل کرتے ہیں، جو اپنے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ کو بہت اچھا مسلمان اور دوسروں کو غلط سمجھتے اور انھیں کافر قرار دیتے ہیں، ان کو اس موقع پر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی یہ بات سمجھ لینی چاہیے اور اپنے عقیدوں کی اصلاح کر لینی چاہیے، اگر کوئی تھوڑی بہت ایمان کی رمق باقی ہے۔

عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اس تلوار کے چلانے کی اجازت نہیں دیتا۔ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے تو منافقین کے خلاف جو مدینہ میں رہتے تھے، جنھوں نے مسلمانوں اور ان کے مفادات کو بڑا نقصان پہنچایا تھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تو ان منافقوں کے خلاف بھی تلوار چلانے سے، ان کی گردنیں مارنے سے روکا تھا تو میں کیسے اجازت دے دوں؟ آج یہ چھوٹی چھوٹی باتیں اور پروپیگنڈے، فلاں نے یہ کر دیا، اس نے یہ کہہ دیا، وہ یہ کرنے سے کافر ہو گیا، اس قسم کے فتوے جاری ہیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے دور کے متعلق ہی اشارہ کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ آخری زمانہ میں فتنہ اٹھے گا تو چھوٹی چھوٹی عمر کے نوجوان لڑکے مسلمانوں کا قتل کریں گے۔ چھوٹی عمر کے لوگ ہوں گے، عقل کے کچے ہوں گے، علم سے کورے ہوں گے۔ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے باقاعدہ اس فتنے کی خبر دے رکھی ہے۔ آپ تحقیق کر لیں کہ پاکستان میں جتنے خودکش حملے اور قتل کے واقعات ہوئے ہیں، ان سب میں چھوٹی عمر کے لڑکے، کچے ذہن والے، علم سے کورے، چھوٹی عمر کے جذباتی، کچھ نہ جاننے والے اور پروپیگنڈوں سے متاثر نوجوان ملوث نظر آتے ہیں جو کچھ خبر نہیں رکھتے کہ ان کے پیچھے کون ہے۔

بھائیو! حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے گھر کا محاصرہ کرنے والے بھی نہیں جانتے تھے کہ ان کے پیچھے یہودیوں کے ذہن تھے، لیکن سامنے کون تھے جو اپنے آپ کو بڑا پکا سچا مسلمان سمجھتے تھے اور دوسروں کو اپنے سے کمتر جانتے تھے، دیگر لوگوں کی اصلاح کرنا چاہتے تھے۔ بڑے بڑے اصلاح کے جذبے تھے کہ ہم یہ خیانتیں نہیں ہونے دیں گے۔ اقرباء پروری نہیں ہونے دیں گے، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے عہدے اور مناصب اپنے رشتہ داروں کو دے کر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انھیں علاقوں کے گورنر بنا دیا ہے،ہم اس کو برداشت نہیں کریں گے،ہم ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما کے منہج کو چاہتے ہیں۔

ذرا پروپیگنڈے کی کیفیت کو دیکھیے اور سازش کو سمجھیے ، فتنے بنتے اور پروان کیسے چڑھتے ہیں قاتلین عثمان کہتے تھے کہ ہم تو ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما کے طریقے کو صحیح سمجھتے ہیں۔عثمان رضی اللہ عنہ نے چونکہ شیخین کا طریقہ چھوڑا ہے، اس لیے ہم ان سے دشمنی کر رہے ہیں۔عثمان رضی اللہ عنہ کے خلاف یہ پروپیگنڈے کیے گئے تھے اور نوجوانوں کے ذہن اس طرح سے تیار کیے گئے تھے۔آج بھی ان نوجوانوں کے ذہن بالکل اسی طرح تیار کیے جاتے ہیں جو جہاد کر سکتے ہیں اور جانیں قربان کر کے اللہ کے دشمنوں کی قوتوں کو توڑ سکتے ہیں،ایسے نوجوانوں کو بھڑکانا،غلط فہمیاں پیدا کرنا،شکوک وشبہات کو جنم دینا اور ان کو اسلام کے نمائندے بنا کے کھڑے کر دینا ،ان ساری سازشوں کا، اللہ گواہ ہے کہ ان واقعات سے بڑی سمجھ آتی ہے۔ جو کچھ قرون اولیٰ میں اس امت کے ساتھ پیش آچکا ہے اور جس طریقے سے یہ سب کچھ ہوا اور اب ہو رہا ہے۔

خلیفہ ثالث عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد امت کا شیرازہ بکھر گیا۔وحدت ملت ٹکڑے ٹکڑے ہوگئی۔ یہ معاملہ دن بہ دن بڑھتا ہی چلا گیا اور صورت حال خراب سے خراب تر ہوتی چلی گئی۔پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ کا عہد خلافت آیا۔شروع میں ان ظالموں نے پناہ لینے کی کوشش کی۔حضرت عثمان رضی اللہ عنہ شہید ہوئے پڑے ہیں،ابھی ان کی تجہیز وتکفین نہیں ہوئی، ان کو دفن بھی نہیں کیا گیا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی مدینہ میں ہی تھے۔ان ظالموں قاتلوں نے اعلان کیا کہ کل صبح تک اگر طلحہ،زبیر اور علی رضی اللہ عنہم ان تینوں میں سے کسی نے خلافت کو قبول نہ کیا، خلافت کا اعلان نہ ہوا اور بیعت نہ لی گئی تو ہم ان تینوں کو قتل کر دیں گے۔

ان قاتلوں کو خطرہ تھا کہ عثمان رضی اللہ عنہ کے قتل کی خبر مکہ پہنچ چکی ہے۔مسلمانوں کے دیگر علاقوں میں یہ خبر پہنچ چکی ہے، شام جہاں معاویہ رضی اللہ عنہ تھے، وہاں خبر پہنچ چکی ہے اور یہ لوگ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جب واپس مدینہ پلٹیں گے تو پھران قاتلوں کی خیر نہیں ہوگی، اس وقت حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ ،حضرت زبیر رضی اللہ عنہ یہ دونوں مدینہ میں موجود تھے اور مدینہ کے لوگ بھاگے بھاگے علی رضی اللہ عنہ کے پاس جاتے ہیں ۔ان سے کہتے ہیں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کرنے کے بعد یہ ہاتھ آپ کی طرف بڑھنے والے ہیں، اس کا اعلان ہو رہا ہے۔ آپ درخواست قبول کرلیں اور آپ خلیفہ بن جائیں، خلافت کی بیعت لے لیں۔ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہ کہا گیا انھوں نے صاف انکار کیا کہ میں ایسے ظالموں، قاتلوں اور اپنے بھائی عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کرنے والوں کے کہنے پر خلافت قبول نہیں کروں گا۔

پھر طلحہ رضی اللہ عنہ کے پاس جاتے ہیں،انھوں نے بھی انکار کردیا۔ زبیر رضی اللہ عنہ کے پاس جاتے ہیں انھوں نے بھی انکار کردیا کہ ابھی عثمان رضی اللہ عنہ کی میت پڑی ہے اور ایسے قاتلوں کے کہنے پر اس خلافت کو ہم قبول نہیں کریں گے۔

حضرت طلحہ، حضرت زبیر رضی اللہ عنہما موقع پاکر دونوں مدینہ چھوڑ کر چلے گئے کہ اس حالت اور کیفیت کو ہم برداشت نہیں کر سکتے۔ لوگ دوبارہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آتے ہیں۔ رو رو کر اصرار کرتے ہیں کہ اس امت کا جو شیرازہ بچ سکتا ہے،اب اس کو اس فتنے کے وقت آپ کسی طرح بچالیں۔ بڑا ہی اصرار کیا۔حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پھر شرط لگائی کہ میں وقتی طور پر اس فتنے کو دبانے کے لیے، روکنے کے لیے آپ کی بات قبول کرتا ہوں لیکن میری شرط یہ ہے ،جب امت اکٹھی ہوگی ،جیسے ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خلافت اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت پر سب مسلمان جمع ہوئے اور انھوں نے مل کر ان کو خلیفہ بنایا،جب وہ اکٹھے ہوں ،میرے ساتھ عہد کریں گے تو پھر میں اس کو جاری رکھوں گا۔ ورنہ میں صرف ان ظالموں کی آئندہ کی سازشوں سے بچنے کے لیے وقتی طور پر اس ذمہ داری کو قبول کرتا ہوں۔گویا انھوں نے اس صورت حال میں مزید فتنے کو روکنے کے لیے ایسا کیا۔

میرے عزیز بھائیو! باتیں بڑی طویل ہیں،مسائل بہت اہم ہیں،میں چاہتا ہوں کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میرے جو بھائی خطبہ سننے کے لیے تشریف لاتے ہیں، وہ اپنی تاریخ کے ان حصوں کو صحیح اور معتبر کتابوں سے پڑھیں اور سمجھنے کی کوشش کریں۔ واللہ! میں دکھ کے ساتھ کہتا ہوں، ہمارے پڑھے لکھے لوگ بھی آج ناواقف ہیں، وہ نہیں جانتے، نہ وہ صحیح تاریخ کا مطالعہ کرتے ہیں۔ بس انگریزی کی کتابوں سے ان کو تاریخ پڑھنا پڑتی ہے۔

تاریخ اسلام کی صحیح روایات پر مبنی کتابیں پڑھیے، اللہ تعالیٰ ذہن کھولے گا۔ میرے سارے پڑھے لکھے بھائی جو آج اس فتنے کو سمجھنا چاہتے ہیں اور اس فتنے سے اپنے ملک اور معاشروں کو بچانا چاہتے ہیں۔ سچی بات ہے کہ پاکستان میں بھی یہ فتنہ بہت زیادہ شدت سے شروع ہو چکا ہے، کیونکہ اللہ کے دشمن یہودی، صلیبی اور ان کے ساتھ ملنے والے ہندو اس فتنے کو بھڑکانے اور پاکستان کو نشانہ بنانے میں اس وقت پیش پیش ہیں۔ ہم اس کا ازالہ چاہتے ہیں اور اس مسئلے کا خاتمہ چاہتے ہیں تو سب سے پہلی بات یہ ہے کہ اس کو سمجھیں کہ یہ فتنہ کیا ہے؟ یہ بھی جاننا ضروری ہے کہ اس فتنے کی نوعیت کیا ہے اور یہ فتنہ بنتا کیسے ہے، یہ فتنہ مسلمانوں کو کیسے تباہ کر گیا؟

میرے عزیز بھائیو! حضرت علی رضی اللہ عنہ کا پورا عہد خلافت آپس کی لڑائیوں میں گزر گیا۔ وہ اللہ کا عظیم جرنیل خیبر فتح کرنے والا، جب خیبر فتح نہیں ہو رہا تھا تو ان کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ میں کل اس شخص کو کمان دوں گا جس کے ہاتھ پر اللہ تعالیٰ ہمیں فتح عطا فرمادے گا۔ وہ کمان نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے علی رضی اللہ عنہ کو سونپی تھی۔ انھوں نے یہودیوں کے سارے قلعے فتح کر کے خیبر کی فتح کا اعزاز حاصل کیا تھا اور اسی بنیاد پر خطۂ عرب سے یہودیوں کا خاتمہ کرنے والے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ تھے۔ اتنا بڑا جلیل القدر صحابی، مسلمانوں کا اتنا بڑا جرنیل، جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو اتنی بڑی فتح دی اور یہودیوں کی قوت کا مرکز، خیبر فتح ہوا کے عہد خلافت میں بارڈر پر جہاد جاری نہ رہ سکا۔

میرے عزیز بھائیو! جاؤ تاریخ پڑھو۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد ایران سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آگے وسط ایشیا کے علاقوں میں پیش قدمی کرنے والے مجاہدین کی پیش قدمی رک گئی۔افریقہ کے ملکوں میں بڑھنے والے مسلمانوں کے جہاد کے قدم ٹھہر گئے۔ جہاں جہاں جہاد جاری تھا،رک گیا اور آپس میں لڑائی شروع ہوگئی۔ یہی یہودیوں کا اصل مقصد تھا کہ مسلمان آپس میں لڑیں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پہلے انھوں نے لڑائی کروائی،حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے درمیان جنگ چھیڑی۔ میرے پاس وقت نہیں ہے کہ میں تفصیلات بتاؤں کہ ان ظالموں نے ایک ایک مرحلے پر کس طرح سے سازشیں کیں۔مسلمان دو حصوں میں تقسیم ہوئے ۔کچھ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ شامل ہوگئے اور کچھ معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ ،وہ دونوں آپس میں صلح چاہتے تھے، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کا انتقام لینا چاہتے تھے اور ان ظالموں کو پکڑنا چاہتے تھے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا موقف بھی یہی تھا۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا موقف بھی یہی تھا۔ لیکن ان ظالموں نے موقع پاکر اپنے لوگوں کو دو حصوں میں تقسیم کرلیا آدھے ایک کے ساتھ ،آدھے دوسرے کے ساتھ۔ جب کہ اگلی صبح صلح نامہ لکھا جانا تھا اور مسئلے کا حل نکل آنا تھا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کرنے والوں سے انتقام لیا جانا تھا۔ رات کے وقت حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے لشکر کی طرف سے تیر چلنا شروع ہوئے ۔دوسری جانب حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا گیا کہ معاویہ رضی اللہ عنہ نے حملہ کردیا۔ ادھر پروپیگنڈے ہورہے ہیں،وہی پروپیگنڈے کرنے والے اور وہی تیر چلانے والے ہیں اور ادھر سے علی رضی اللہ عنہ کے لشکر کی طرف سے بھی انھوں نے حملہ کردیا،مسلمان آپس میں لڑ رہے ہیں۔ یہ سب سازشی ذہنیت رکھنے والے کام دکھا رہے تھے۔

میرے بھائیو! صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے دور کی سازش کا میں ذکر کررہا ہوں ۔آج تو ہم بہت دور،پندرھویں صدی میں جارہے ہیں۔چودہ سو سے زیادہ سال گزر چکے ہیں،امت میں کتنی کمزوریاں آگئیں،عقائد کی کتنی خرابیاں پائی جارہی ہیں،فرقہ واریت کی اس مصیبت میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس وقت یہ سازشیں کامیاب کیوں نہ ہوں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے تحکیم پر آمادگی ظاہر کردی کہ بھئی! ہم آپس میں مل بیٹھ کر سارے معاملات حل کریں گے۔معاویہ رضی اللہ عنہ میرے بھائی ہیں،ہم آپس میں ایک ہیں، ہم ان ظالموں سے بدلہ لیں گے،تحکیم پر فیصلہ کرنے پر اکٹھے ہوگئے،ان ظالموں نے اس پر اعتراض کرتے ہوئے کہا کہ «ان الحکم الا للہ »

"حکم اور فیصلہ تو صرف اللہ کا ہے۔"

میرے بھائیو! آج جس تکفیری ظالم کو دیکھو وہ یہ آیت پیش کرتا ہے۔اس موقع پر ان خارجیوں نے یہ آیت پڑھی تھی ۔انھوں نے کہا کہ علی رضی اللہ عنہ معاذ اللہ کافر ہوچکے ہیں۔انھوں نے کس طریقے سے یہ تحکیم پر آمادگی ظاہر کردی ،کس طریقے سے یہ صلح پر تیار ہوگئے۔ یہ آیت پڑھتے تھے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ پر کفر کا فتویٰ لگاتے تھے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ منبر پر خطبہ دے رہے تھے کہ ایک ظالم اٹھ کے کہتا ہے « ان الحکم الا للہ» آپ اللہ کے حکم کے خلاف فیصلے کررہے ہو۔ ہم تمھیں مسلمان نہیں سمجھتے۔ ہم تمھارے پیچھے نماز نہیں پڑھیں گے۔ ہم آپ کا خطبہ نہیں سنیں گے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے خلاف یہ ظالم خطبہ کے دوران اٹھ کر پروپیگنڈے کرتے تھے، انتشار پھیلاتے تھے۔اس فتویٰ کو ہر جگہ پہنچایا گیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی تکفیر کی گئی اور پھر کہا کہ معاویہ رضی اللہ عنہ بھی کافر ہوگئے ہیں۔حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو بھی کافر قرار دے دیا گیا۔اس تحکیم میں عمرو بن عاص، ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہم جن کو حاکم مقرر کیا گیا تھا کہ وہ فیصلہ کریں جو فیصلہ کریں گے،سب قبول کریں گے۔ ساری امت اکٹھی ہوجائے گی۔اگر اس فیصلہ کے بعد پوری امت اکٹھی ہوجاتی تو ان ظالموں کا بیڑہ غرق ہوجاتا۔انھوں نے مسلمانوں کی وحدت کو توڑنے کے لیے ،انھیں پارہ پارہ کرنے کے لیے «ان الحکم الا للہ » کا سہارا لے کر،فتویٰ لگا کر ان سب جلیل القدر صحابہ رضی اللہ عنہم کو،جن کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشخبریاں احادیث کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کتابوں میں موجود ہیں اور جن کے نام لے لے کر نبی ﷺ نے ان کو جنتی قرار دیا ہے، ان سب پر کفر کے فتوے لگا دیے۔ یہ بھی کافر، وہ بھی کافر۔

میرے عزیز بھائیو! جہاں جہاں مسلمان جہاد کے لیے کھڑے ہوئے تھے۔ وہاں وہاں اس فتنے کو بہت بڑی تیزی سے پھیلانے کی کوشش کی گئی۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے قتل کا حکم دیا گیا، اس کے لیے لوگ تیار ہوئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جو باہمی اتفاق سے صلح کے فیصلے میں شامل تھے، ان کے قتل کے فیصلے ہوئے۔ اتفاق کی بات ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ فجر کی نماز پڑھنے کے لیے گھر سے مسجد میں آرہے تھے اور مسجد میں داخل ہونے سے پہلے چھپے ہوئے ان خارجیوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا۔ مسلمانوں کے دونوں خلفاء پروپیگنڈے کر کے شہید کیے گئے۔

میرے بھائیو! اس فتنے کی بنیاد صرف ایک ہے، جب مسلمان جہاد کے لیے میدان میں کھڑے ہوتے ہیں، جہاد کو اللہ تعالیٰ قوت عطا کرتا ہے، کفر کی قوت ٹوٹنے لگتی ہے، یہ کافر سازش کر کے مسلمانوں میں سازش کو پھیلا کر مسلمانوں کو مسلمانوں کے خلاف کھڑا کر کے قتل وغارت گری کا ایک سلسلہ پھیلا دیتے ہیں۔

عزیز بھائیو! اس شہادت کے بعد فتنہ اور بڑھ گیا، فتنہ مزید پھیل گیا اور اس کے بعد فرقوں کی شکل میں یہ فتنہ سامنے آ گیا۔ میدانوں میں پیدا ہونے والا اور بڑھنے والا فتنہ فرقوں کی شکل اختیار کر گیا اور فرقوں میں تشدد اور کفر کے فتووں کو اپنا عقیدہ بنانا اور اس عقیدے پر لوگوں کو اکٹھا کرنا، جماعتیں بنانا، فرقوں کو دنیا میں کھڑا کرنا، ایک روایت اختیار کر گیا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد یہ سلسلہ مزید تکلیف دہ حد تک بڑھ گیا۔ اس فتنے نے فرقہ واریت کی شکل اختیار کی اور وہ سلسلے اور فرقے آج تک موجود ہیں۔ ان اختلافات سے مسلمانوں کی خلافت پارہ پارہ ہوگئی، مسلمان ٹکڑے ٹکڑے ہوگئے۔ اتحاد کم ہوتا گیا،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرقے بڑھ گئے اور مسلمانوں کی وحدت کا شیرازہ بکھر گیا۔ پھر صلیبی جنگیں ہوئیں، صورتحال سے فائدہ اٹھا کر صلیبیوں نے مسلمانوں کے علاقوں پر قبضے شروع کردیے۔ وہ فلسطین پر قابض ہوگئے۔ یروشلم پر صلیبیوں نے دھاوا بول دیا۔ بیت المقدس جس کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فتح کیا تھا اور اسے ان کے عہد میں اسلام کا قلعہ بنایا گیا تھا، صلیبیوں نے مسلمانوں کی کمزوریوں سے فائدہ اٹھا کر مسلمانوں سے بشمول اس کے پورا فلسطین چھین لیا، بیت المقدس اور مسجد اقصیٰ پر قبضہ جما لیا اور پھر اس کے بعد مسلمانوں کے دیگر علاقوں پر صلیبیوں کی یلغاریں شروع ہوئیں۔ برطانیہ سے صلیبی جاتے تھے اور مسلمانوں کی سلطنت پر حملہ آور ہوتے تھے۔ یہ جنگ رکتی تو فرانس اور جرمنی کے صلیبی لشکر کشی کرتے تھے۔ مسلمانوں کی کمزوریوں سے، ان کی فرقہ واریت سے فرقوں میں پیدا ہونے والے تشدد سے، ان صلیبیوں نے فائدہ اٹھایا کیونکہ وہ پرانا انتقام لینا چاہتے تھے اور وہ یہ بھی جانتے تھے کہ جنھوں نے ایران کو فتح کرلیا، وسط ایشیا کی ریاستوں میں جو مسلمان جہاد کے ذریعے داخل ہوگئے، وہ یورپ کو نہیں چھوڑیں گے۔ سارا یورپ اور مغرب مسلمانوں کے قبضے میں آئے گا۔ روم کی فتح مسلمانوں کے ہاتھوں سے ہوگی۔ وہ اس خطرے کو بھانپ کر مسلمانوں کی کمزوریوں سے فائدہ اٹھا کر ان کے باہمی اختلافات کو استعمال کر کے یہ مسلمانوں کے خلاف جنگیں شروع کیں جن سے بڑا نقصان ہوا۔

ان صلیبیوں کے خلاف اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو میدانوں میں کھڑا کیا، عمادالدین زنگی، نورالدین زنگی صلیبی جنگوں میں عیسائیوں کے خلاف اٹھ کھڑے ہوئے۔ انھوں نے صلیبیوں کے بڑھتے ہوئے قدموں کو روکنے کی کوشش کی۔ یہ شام اور باقی مسلمانوں کے علاقے، جن پر صلیبی قبضہ کرنے والے تھے، کو ان سے بچانا چاہتے تھے۔

مسلمانوں کا عظیم جرنیل، اسلامی تاریخ میں ایک زبردست کردار ادا کرنے والا صلاح الدین ایوبی میدان میں نکلا۔ صلیبیوں سے اپنے علاقے واگزار کروانے کے لیے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور مسجد اقصیٰ چھڑانے کے لیے ،بیت المقدس کو صلیبی قبضے سے آزاد کروانے کے لیے، پورے یروشلم کو ان کے قبضے سے چھڑانے کے لیے یہ لوگ میدان میں آئے۔

اس موقع پر جو بات آپ کو کہنا چاہتا ہوں ،وہ یہ ہے کہ صلاح الدین ایوبی کہتے تھے کہ صلیبی فوجوں سے لڑنا میرے لیے مشکل نہیں ہے، مجھے تکلیف اس بات کی ہے کہ چند کلمہ پڑھنے والے،اسلام کے دعوے دار میری کمر میں چھرا گھونپ رہے ہیں۔ یہ فتنہ صلاح الدین ایوبی کے دور میں کھڑا ہو گیا کہ دوبارہ مسلمانوں نے جہاد کیوں شروع کر دیا۔ پھر کچھ لوگ میدان میں آئے۔ ایک طرف صلاح الدین ایوبی صلیبیوں کے خلاف لڑ رہے ہیں تو دوسری جانب یہ کلمہ پڑھنے والے، اسلام کے دعوے دار، وہ یہ کہتے ہیں کہ صلاح الدین غلط ہے، یہ کوئی جہاد نہیں ہے۔ صلیبیوں سے لڑنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ اس کو ادھر لڑنا چاہیے، مسلمانوں سے لڑنا چاہیے۔ یہ فلاں مشرک ہو گیا ہے،فلاں کافر ہو گیا ہے۔ فلاں نے یہ کہہ دیا،فلاں نے وہ کر دیا،تو مسلمانوں سے لڑو،ان کو مارو، صلیبیوں کو بعد میں دیکھا جائے گا۔ صلاح الدین ایوبی اسی بات پر بہت پریشان تھے اور اس کا گلہ کرتے تھے۔

محترم بھائیو! جاؤ جا کر صلاح الدین ایوبی کی تاریخ پڑھو۔ صلیبی جنگوں سے آگاہی حاصل کرو، یہ خارجی ظالم، فتنہ پرور ،جہاد کے دشمن، یہودیوں اور صلیبیوں کے ہاتھوں میں کھیلنے والے ،صلاح الدین ایوبی کے خلاف میدان میں آئے،انھوں نے اُسے روکنے کی بڑی کوشش کی۔

میرے عزیز بھائیو ! بیت المقدس کی فتح میں تاخیر انھی فتنہ پروروں کے باعث ہوئی تھی۔ مسجد اقصیٰ کو واگزار کروانے والے صلاح الدین ایوبی اس بات پر رو رہے ہیں کہ میرے لیے صلیبیوں سے لڑنا بہت آسان ہے ،میں دنوں میں ان کو بھگا سکتا ہوں لیکن میرے لیے سب سے مشکل بات یہ ہے کہ میں ان کلمہ پڑھنے والوں کو کیا کہوں،میری تلوار ان پر کیسے، جو سچے جہاد کرنے والے ہیں۔ جو یہ سوچتے ہیں کہ یہ ظالم گمراہ ہو گیا ہے،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ مسلمانوں پر کفر کے فتوے لگا رہا ہے، یہ جہاد کے خلاف باتیں کر رہا ہے۔ مسلمانوں کو آپس میں لڑا رہا ہے تو میں اس کی گردن کیسے اڑاؤں؟ جو سچا مسلمان ہے وہ اس طرح سوچتا ہے جیسے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سوچ رہے تھے۔ یہ بات آپ کی تاریخ کا بہت بڑا حصہ ہے۔ پہلی صلیبی جنگ 90 سالوں پر محیط ہے۔ بیت المقدس کے واگزار کروانے، مسجد اقصیٰ کو آزاد کروانے، صلیبی قدموں کو خطۂ عرب سے نکالنے کے لیے یہ جنگ ہوئی۔

میرے عزیز بھائیو! میں اللہ کو گواہ بنا کر، اللہ کے گھر میں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر پر کھڑا ہو کر کہتا ہوں کہ اگر آج کشمیر کی آزادی میں تاخیر ہو رہی ہے، اگر آج فلسطین کا مسئلہ حل نہیں ہو رہا، آج مسلمانوں کے یہ بڑے مسئلے اگر حل نہیں ہو رہے، آزادیاں مسلمانوں کو نہیں مل رہیں، کشمیری اور فلسطینی بھی، کافروں کی سازشوں کا شکار ہو رہے ہیں، تو ان سب کا باعث اصل میں یہی فتنہ ہے جو اس وقت بالخصوص دو خطوں میں سب سے زیادہ پھیل چکا ہے۔ اولاً یہ فتنہ پاکستان اور افغانستان میں پھیل چکا ہے۔

ثانیاً وہ علاقے جن کے لوگوں نے اسرائیلی یہودیوں کے خلاف لڑنا ہے اور یہودیوں سے بیت المقدس کو آزاد کروانا ہے، مسجد اقصیٰ کو واگزار کروانا ہے، اس خطے سے یہودی قوت کا خاتمہ کرنا ہے تو وہاں بھی اس فتنے نے سب سے زیادہ مصیبت ڈھائی ہوئی ہے۔

میرے عزیز بھائیو! شام میں بہت قتل ہو رہا ہے۔ یہ اسی فتنے کے سبب ہو رہا ہے۔ ایک قتل وہ ہے جو عراق میں امریکیوں نے کیا، اس کا کوئی دکھ نہیں ہے۔ امریکہ کے حملوں، ان کی ٹیکنالوجی، ان کے بارود سے 7 لاکھ مسلمان افغانستان میں شہید ہوئے۔ اس بات پر کوئی افسوس نہیں ہے کہ یہ جنگیں ہیں اور افغانیوں نے جنگ لڑی ہے اور اتنی بڑی قربانی دے کر اللہ کے فضل سے امریکہ کو میدان میں شکست دی ہے۔ اس بات کی خوشی ہے، کوئی پریشانی نہیں ہے۔ پریشانی اس بات کی ہے کہ امریکہ کو جب یہ سمجھ آ گئی کہ میری ٹیکنالوجی بھی ناکام ہے، میرے سیٹلائٹ بھی کارگر نہیں، میری فوج بھی کام کی نہیں اور میرے جرنیل بھی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بے بس ہیں تو ان ظالموں نے سازش کر کے افغانستان میں ایسے لوگوں کی پناہ گاہیں بنادی ہیں جو وہاں سے تیار ہوکر پاکستان میں حملے کرتے ہیں، جو افغانستان میں مسلمانوں کا قتل کرتے ہیں، یہ بالکل وہی سازش ہے جو قرون اولیٰ میں حضرت عثمان، حضرت علی رضی اللہ عنہما اور صلاح الدین ایوبی رحمہ اللہ کے خلاف ہوئی تھی۔

آج بالکل وہی سازش اس خطے میں ہوئی ہے اور جو قتل اس سازش کی وجہ سے ہوا، اس کا صدمہ بڑا شدید ہے۔ یہ قاتل بزدل اور ظالم ہیں بزدلی ان میں ہمیشہ موجود ہوتی ہے۔ جبکہ سچا مجاہد بڑا جری اور بہادر ہوتا ہے اور یہ کمینے قسم کے لوگ چھوٹے چھوٹے بچوں کو شہید کرتے ہیں۔ انھی سفاک لوگوں کے ہاتھوں پشاور کے سانحے میں ڈیڑھ سو بچے شہید ہوئے۔ فٹ پاتھوں، مارکیٹوں اور مسجدوں میں یہی لوگ دھماکے کرتے ہیں۔ یہ کمینگی، یہ بزدلی اور یہ گھٹیا حربے اس خطے میں بہت بڑی سازش ہیں۔ میں ذمہ داری کے ساتھ کہہ رہا ہوں کہ اس سازش کو پروان چڑھانے والا انڈیا ہے اور اس کے قونصل خانے، ان ظالموں کے لیے پناہ گاہیں بن چکے ہیں۔ اس کو خوف ہے کہ امریکہ کو شکست دے کر یہاں سے بھگانے والے، نیٹو کی فوجوں کو شکست دینے والے مجاہدین کشمیر میں داخل ہوکر اسے ضرور آزاد کروائیں گے۔

اسی لیے سارا کھیل ہورہا ہے، ان سب سازشوں کے لیے اس وقت افغانستان کی سرزمین آماجگاہ اور پناہ گاہ بنی ہوئی ہے۔ ان ظالموں، قاتلوں اور ان خارجیوں کی پناہ گاہیں ادھر ہی ہیں۔ جبکہ امریکہ اپنی شکست کا انتقام پاکستان سے لینا چاہتا ہے۔ وہ صاف کہتے ہیں کہ ہمیں شکست پاکستانیوں نے دی ہے، اب پاکستان کو میدان جنگ بنانا ہے۔

بھائیو! یہ ان کے یہاں آنے جانے اور بیان بازیوں کی کوئی حیثیت نہیں۔ اصل میں یہ اللہ کے دشمن، اللہ کے دین کے دشمن، جہاد کے آثار اور نتائج کو تباہ کرنے کے لیے اس کھیل کے کھلاڑی ہیں۔ اس وقت یہ تین قوتیں، اس سارے کھیل اور سازش کے پیچھے موجود

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔اسرائیل کے یہودی ،امریکی صلیبی اور تیسرے بھارتی ہندو، تینوں مل کر اس وقت یہ سارے کھیل کھیل رہے ہیں۔بالکل میں آپ کو صاف صاف ذمہ داری کے ساتھ کہتا ہوں، اس سازش کو گہری نظر سے سمجھنے کی ضرورت ہے۔

میرے بھائیو! آج وہ لوگ یہ سازش نہیں سمجھا سکتے جو خود سازشوں کا شکار ہیں۔ وہ لوگ اس کا ازالہ نہیں کر سکتے جو خود عقیدے کی خرابیوں میں مبتلا ہیں۔

دوسرا بڑا خطہ ہے مشرق وسطیٰ کا، جہاں شام میں مسلمان شہید ہورہے ہیں۔جس طرح ہمیں اس بات کا دکھ ہے کہ پاکستان میں بچے،عورتیں اور بے گناہ لوگ شہید کیے جارہے ہیں۔جگہ جگہ یہ خارجی فتنے برپا ہیں۔بالکل اسی طریقے سے مشرق وسطیٰ میں یہ فتنہ شام اورعراق میں ہونے والا قتل ہے۔

میرے بھائیو!یہ کلمہ گو کے ہاتھوں سے ہورہا ہے۔ پیچھے امریکی اور یہودی سازش ہے، کیونکہ خطرہ یہودیوں کو ہے۔خطرہ اسرائیل کو بھی ہے کہ مسلمان نہیں چھوڑیں گے۔یہ اس یہودی ریاست کا خاتمہ کرکے دم لیں گے،اس خطرے کے پیش نظر، انھوں نے جنگ بھڑکائی ہے جس کے نتیجے میں شام میں مسلمانوں کا قتل ہورہا ہے۔

میرے عزیز بھائیو! پورا عالم اسلام اس فتنے کی زد میں نظر آرہا ہے اور اس مقصد کے لیے یہ صلیبی، یہودی اور ہندو اللہ کے سارے دشمن اس وقت اکٹھے ہیں۔

بہرحال اس ساری صورتحال کو سمجھ کر اس کا ازالہ کرنا،معاملات کی اصلاح کرنا، امت میں وحدت پیدا کرنا، سازشوں سے مسلمانوں کو آگاہ کرنا،ان سازشوں کا راستہ روکنا، نوجوانوں کو خاص طور پر سمجھانا اوردلائل کے ساتھ قائل کرکے مسلمانوں کو پھر میدان جہاد میں اکٹھا کرنا اوران کا رخ اللہ کے دشمنوں کے خلاف کرنا، یہ ہمارے سلف اور ائمہ کا منہج ہے۔

امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ، نے صلیبی جنگوں کے وقت مسلمانوں کو پھر میدان میں اکٹھا کیا اور تاتاریوں کوشکست دی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آج ساری دنیا میں دشمن، جماعۃ الدعوہ کو برداشت نہیں کرتے۔ آج پروپیگنڈا اپنی انتہا پر جاری ہے، میڈیا چل رہا ہے، آج کفار کے لگائے ہوئے پودے، وہ ان کی بولی بولنے والی زبانیں آج جماعۃ الدعوہ کے خلاف جو بول رہی ہیں وہ اس لیے کہ جماعۃ الدعوہ اللہ کے فضل وکرم سے اس سازش کو بے نقاب کر رہی ہے، ان خارجیوں کے پردے چاک کر رہی ہے۔ اس خارجیت کے فتنے کے پیچھے امریکہ، انڈیا اور یہودی یہ کھیل کھیل رہے ہیں۔

جماعۃ الدعوہ اللہ کے فضل وکرم سے ہر میدان میں ان کا مقابلہ کر رہی ہے۔ اس لیے دشمنی انتہا پہ جارہی ہے اور پروپیگنڈے کے عجیب وغریب انداز ہیں۔ یہ ایک جنگ ہے، ہم اللہ کے فضل سے اس بات کو سمجھتے ہیں، ہم نے پوری بصیرت کے ساتھ مسلمانوں کو متحد کرنا ہے اور کافروں کی سازشوں کا ان شاء اللہ ازالہ کرنا ہے۔ میں اس لیے یہ خطبے دے رہا ہوں، کہ یہ مسئلہ تو ہر جگہ نظر آتا ہے لیکن اس کو بیان کرنے کی شاید ہی کوئی جرأت کرے اور اس مسئلے کی اصل صورتحال سے دنیا کو آگاہ کرے۔ آؤ اس بات کو سمجھو اور اللہ سے دعا کرو کہ یا اللہ! ہمیں اس فتنے سے محفوظ رکھ، اس فتنے سے امت کو بچا۔ (آمین)

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خطبہ جمعۃ المبارک 9 جنوری 2015ء

إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهُ وَ نَسْتَعِينُهُ وَ نَسْتَغْفِرُهُ .... أَمَّا بَعْدُ!

فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ○ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

﴿اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ لِيَصُدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ فَسَيُنْفِقُوْنَهَا ثُمَّ تَكُوْنُ عَلَيْهِمْ حَسْرَةً ثُمَّ يُغْلَبُوْنَ ڛ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰى جَهَنَّمَ يُحْشَرُوْنَ ۝ لِيَمِيْزَ اللّٰهُ الْخَبِيْثَ مِنَ الطَّيِّبِ وَيَجْعَلَ الْخَبِيْثَ بَعْضَهٗ عَلٰي بَعْضٍ فَيَرْكُمَهٗ جَمِيْعًا فَيَجْعَلَهٗ فِيْ جَهَنَّمَ ۭ اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ﴾ [الأنفال : ٣٦، ٣٧]

’’بے شک جن لوگوں نے کفر کیا وہ اپنے مال خرچ کرتے ہیں، تاکہ اللہ کے راستے سے روکیں۔ پس عنقریب وہ انھیں خرچ کریں گے، پھر وہ ان پر افسوس کا باعث ہوں گے، پھر وہ مغلوب ہوں گے اور جن لوگوں نے کفر کیا وہ جہنم کی طرف اکٹھے کیے جائیں گے۔ تاکہ اللہ ناپاک کو پاک سے جدا کر دے اور ناپاک کو، اس کے بعض کو بعض پر رکھے، پس اسے اکٹھا ڈھیر بنا دے، پھر اسے جہنم میں ڈال دے۔ یہی لوگ خسارہ اٹھانے والے ہیں۔‘‘

اللہ کے ہاں انسانی جان کی حرمت کتنی زیادہ اہم ہے؟ قتل، بالخصوص مسلمانوں کا قتل، کتنا بڑا جرم ہے اور اس کی اللہ کے ہاں سزا کیا ہے؟ یہ موضوع پچھلے چند خطبوں سے چل رہا ہے کیونکہ آج مسلمان ان حالات سے گزر رہے ہیں۔ خاص طور پر پاکستان میں قتل وغارت گری، دہشت گردی اور تشدد کی انتہا ہے جبکہ نام اسلام و جہاد کا لیا جا رہا ہے۔ یہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خوفناک سازش اللہ کے دشمنوں کی ہے۔اس سے قبل بھی خطبات میں یہودیوں کی سازشیں بیان کی گئی تھیں جبکہ صلیبیوں نے بھی مسلمانوں کے خلاف یہی سازش کی تھی۔ آج پھر اللہ کے دشمن اسلام اور جہاد کے خلاف وہی سازشیں کر رہے ہیں۔

قتل وغارت گری کے اس دور میں خبریں دیکھ کر، سن کر اور حالات سے باخبر ہو کر ہر شخص پریشان ہے۔حکومتیں اس سلسلے میں بے بس ہیں۔محض قانون بنانے سے کام نہیں ہو گا۔اس کے لیے سب سے ضروری بات یہ ہے کہ یہ مسئلہ ہر شخص کو سمجھایا جائے۔قرآن وحدیث کی بنیاد پر دلائل سے واضح کیا جائے۔امت مسلمہ کی تعلیم وتربیت کی آج بڑی اشد ضرورت ہے۔ ہمارے بچے جن تعلیمی اداروں میں پڑھتے اور جس ماحول اور معاشرے میں رہتے ہیں، اس کی اصلاح ناگزیر ہے۔آج مسلمان ملکوں کی تہذیب وتمدن کا ڈھانچہ باطل نظاموں میں ڈھل چکا ہے اور یہ نظام ہی اس فتنے کی بنیاد ہیں۔آج نوجوانوں کا ذہن تباہ و برباد اور زہر آلود ہو چکا ہے جس کی وجہ سے ایک مسلمان نوجوان دوسرے مسلمانوں کے قتل کے لیے اتنی جلدی تیار ہو جاتا ہے۔

میرے محترم بھائیو! قانون سازی سے، یہ مسئلہ حل ہونے والا نہیں۔ سچی بات تو یہ ہے کہ آج منبر رسول پر کھڑے ہوئے علمائے امت کی ذمہ داری بنتی ہے کہ وہ عوام الناس کو یہ مسئلہ سمجھائیں لیکن افسوسناک بات یہ ہے کہ ہمارے بہت سے علماء نے اس کے برعکس نوجوانوں کو بگاڑنے کے لیے ایسے فتوے دیے جن سے نوجوانوں کی غلط راہنمائی ہوئی اور آج یہ مسئلہ انتہا کو پہنچ چکا ہے۔

میرے محترم بھائیو! ہم کوشش کر رہے ہیں کہ اپنے علمائے کرام کو اس بات پر قائل کریں کہ وہ یہ بات لوگوں کو سمجھائیں۔ اس چیز کے واضح طور پر قرآن و سنت سے دلائل دیں۔جب تک مسئلے کا صحیح علم نہیں ہوگا اس وقت تک مسئلہ حل نہیں ہوگا۔ جہالت اور دین سے دوری بڑے بڑے مسئلوں کی بنیاد ہے۔ بڑے بڑے فتنے اس وجہ سے پیدا ہوتے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔اس وقت پورا ڈھانچہ تبدیل کرنے کی ضرورت ہے۔ ہمارے معاشرے کا تہذیب و تمدن تبدیل کرنے اور بچوں کی صحیح طور پر اسلامی تربیت کی ضرورت ہے۔اس کی طرف نہ حکومت کی توجہ ہے نہ دینی جماعتوں کی۔

اس وقت میڈیا اور انتظامی سطح پر یہ بحث چل رہی ہے کہ اس معاملہ میں مدرسے کتنے ذمہ دار ہیں؟

میرے محترم بھائیو! میں تو کہتا ہوں کہ اس معاملہ میں علماء ہی بنیادی طور پہ ذمہ دار ہیں۔انھوں نے عام لوگوں کو یہ مسئلہ کیوں نہیں سمجھایا،ان پر حق کیوں واضح نہیں کیا اور انھیں فرقہ واریت پر کیوں اکسایا گیا۔یاد رہے کہ ہمارے سلف اس بات پر متفق ہیں کہ اصلاح دو طریقوں سے ہوتی ہے۔پہلی ذمہ داری حکومت کی ہے جس کے پاس وسائل ہیں،قوت ہے اور وہ لوگوں کو سزا دے سکتی ہے۔

حکمرانوں کو چاہیے کہ وہ رعایا کو امر بالمعروف ونہی عن المنکر کا حکم دیں۔حلال وحرام کو واضح کر کے لوگوں کو اس کا پابند بنائیں۔حقوق و فرائض کی پابندی کریں اور کروائیں۔یہ حکومت وقت کی پہلی ذمہ داری بنتی ہے۔لیکن اگر کوئی حکمران اس ذمہ داری کو ادا نہ کرے، وہ حلال وحرام کا فرق کھو بیٹھے اگر حقوق وفرائض پر عمل نہ کروائے تو پھر ذمہ داری علمائے امت کی ہوتی ہے۔جن کے پاس اللہ کا قرآن اور سنت رسول کا علم ہے۔جو اللہ کی شریعت کو سمجھنے والے ہیں،اس کا علم رکھنے والے اور نبیوں کے وارث ہیں۔فرمایا:

«إِنَّ الْعُلَمَاءَ وَرَثَةُ الْأَنْبِيَاءِ»

[أبو داوٗد، كتاب العلم، باب في فضل العلم : ٣٦٤١]

''بے شک علماء نبیوں کے وارث ہیں۔''

نبیوں کا سلسلہ تو محمد ﷺ پر ختم ہوگیا لیکن اب علماء انبیاء کرام کے وارث ہیں۔ جو کام نبی ﷺ کیا کرتے تھے،اب وہ علماء نے کرنا ہے۔علماء کی ذمہ داری ہے کہ وہ لوگوں کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اصلاح کریں، انھیں سمجھائیں، امر بالمعروف ونہی عن المنکر کا حکم دیں اور دلائل کی بنیاد پر لوگوں کو قائل کریں۔ سب کو اللہ کے دین پر جمع کریں۔ معاشرے کو اسلامی سانچے میں ڈھالنے کی کوشش کریں۔ دکھ کی بات یہ ہے کہ آج حکومت اپنی ذمہ داری ادا کرنے کے لیے تیار نہیں ہے۔ آج مسلمانوں کی ساری حکومتوں کا مطمح نظر یہ ہے کہ بس امریکہ خوش رہے۔ اللہ کے دشمنوں کی غلامی، نوکری اور پھر اس کے عوض ان سے ڈالر لینا، مانگ مانگ کے ملکوں کو چلانا آج کل کے حکمرانوں کا کام ہے۔ جب حکومتوں کا یہ حال ہو تو وہ کیا ذمہ داری ادا کریں گی۔ پھر اس کے بعد علمائے امت کی ذمہ داری ہے کہ وہ حکمرانوں کو بھی سمجھائیں، انھیں نصیحت کریں اور سیدھا راستہ دکھانے کی کوشش کریں، لیکن جب علمائے کرام مختلف گروہوں میں بٹ جائیں، فرقوں میں تقسیم ہو جائیں، اسلام کی بجائے اپنا فرقہ ہی ان کے نزدیک اہم ہو، اللہ کے دین کا جتنا نقصان ہو جائے ان کو پروا نہ ہو تو اس حال میں علمائے کرام اپنی ذمہ داری کیسے ادا کریں گے؟ سچی بات یہ ہے کہ ہمارے علماء کو کوئی پروا نہیں، بس فرقے کا نقصان نہ ہو۔ اکثریت کی یہ سوچ بن چکی ہے کہ میری جماعت کا کوئی نقصان نہ ہو یا میری ذات کا نقصان نہ ہو......!

میرے عزیز بھائیو! فتنوں کا اصل باعث یہ مسئلے ہیں، ان کی اصلاح کی ضرورت ہے۔ ہم سب نے اللہ کے پاس جا کے حساب دینا ہے۔ اس لیے جو موقع اللہ نے ہمیں دیا ہے، اس کی قدر کریں اور اس ذمہ داری کو ادا کریں۔ جب ہمیں اس کی سمجھ آ جائے تو پھر ہم جا کے اپنے گھروں اور معاشروں میں لوگوں کو یہ بات سمجھائیں۔ ایک وقت تھا کہ لوگ علماء کی طرف رجوع کرتے تھے اور حکمران بھی علماء سے پوچھ پوچھ کر چلتے تھے، لیکن آج کل لوگ علماء سے صرف نکاح وطلاق کا مسئلہ پوچھتے ہیں اور کوئی بات نہیں پوچھتے۔ دین کے کسی اور مسئلے پر لوگوں کی توجہ ہی نہیں ہے۔

عام لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ ہمارے کاروبار اور سیاست کا کسی ''مولوی'' کو کیا پتا ہوگا؟ ہم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے کاروبار چلانا ہے اور سیاست کرنی ہے۔ ہمارے سیاسی مسئلے نکاح و طلاق کے فتوے دینے والا کیا جانے ؟ کوئی توجہ نہیں ہے کہ ان چیزوں کے بارے میں علماء کی طرف رجوع کیا جائے۔دوسری طرف علماء نے بھی اپنی اہمیت گنوا دی ہے۔

جب حکومتوں کے یہ لوگ غلامیوں، نوکریوں اور محکومیوں کا شکار ہوتے ہیں تو اللہ کے دشمن اور ان کی خفیہ ایجنسیاں ہمارے ملکوں میں کھیل کھیلنے لگتی ہیں۔علماء بھی جب اپنے آپ اور پوری قوم کو فرقوں میں تقسیم کر چکے ہوں تو ایسے حالات میں، جو لوگ قرآن و حدیث کی طرف رہنمائی کر سکتے ہوں، ان پر بہت بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے، انھیں میدان میں آنا چاہیے اس کے لیے جو تکلیف آئے برداشت کریں اور قربانیاں پیش کریں کیونکہ امت کی رہنمائی وقت کی اہم ضرورت ہے۔قتل وغارت گری اور دہشت گردی کا، خاص طور پر قتل مسلم کا مسئلہ کہ جب قتل کرنے والا بھی مسلمان ہو اور قتل ہونے والا بھی مسلمان ہو، اسے سمجھانا بہت ضروری ہے۔علماء ہی کو یہ فریضہ انجام دینا چاہیے۔

نبی ﷺ نے فتنے بیان فرمائے کہ میری امت میں فتنے آئیں گے اور ایک فتنہ ''ہرج'' کا ہوگا۔صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا: ہرج سے کیا مراد ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''ایک وقت آئے گا جب میری امت کا بہت قتل ہو گا؟ مگر نہ قتل کرنے والے کو پتا ہوگا کہ میں کیوں قتل کر رہا ہوں اور نہ قتل ہونے والے کو پتا ہوگا کہ میں کیوں قتل ہو رہا ہوں۔''

[مسلم، کتاب الفتن، باب لاتقوم الساعة حتی...... : ۲۹۰۸]

میرے محترم بھائیو! آج وہ دور بالکل ہمارے سامنے آ چکا ہے۔ وہی حالات ہیں جو آپ ﷺ نے بیان فرمائے تھے۔ دھماکے والے کون ہیں، کوئی پتا نہیں؟ وہ تو صرف اسلام کے لیے اور جنت کے حصول کے لالچ میں یہ کام کرتے ہیں۔کم عمر اور بے علم کچھ پتا نہیں کہ ان کے پیچھے کون ہیں اور سازش کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ وَلَا تَقْتُلُوٓا اَنْفُسَكُمْ ﴾ [النساء : ۲۹]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اپنی جانوں کو قتل نہ کرو۔''

اس آیت کی شرح میں مفسرین لکھتے ہیں کہ ہر انسان اور ہر نفس جس کو اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا ہے، اس کو زندہ رہنے کا حق ہے اور دنیا میں کسی کو بھی یہ حق نہیں ہے کہ اس کی زندگی کو ختم کر دے۔ حتی کہ کوئی اپنی جان کو بھی ختم نہیں کر سکتا۔ اس کو موت دے گا تو صرف اس کا رب دے گا جس نے اس کو پیدا کیا ہے۔ اگر کوئی اور اس جان کا یہ حق چھینے گا اور اس کو ختم کرے گا تو قرآن نے اس کو عدوان اور ظلم قرار دیا ہے۔ یعنی یہ بہت بڑی زیادتی ہے اور بہت بڑا ظلم ہے۔ نہ صرف مسلمان بلکہ کافر کا بھی ناحق قتل جائز نہیں۔

اللہ تعالیٰ نے سب کو پیدا کیا ہے کافر کو بھی زندہ رہنے کا حق ہے۔ اسلام سلامتی کا دین ہے، حقوق دینے اور ان حقوق کی حفاظت کرنے والا دین ہے۔ اسلام دہشت گردی کا دین نہیں ہے۔ بعض لوگوں کی غلطیوں اور غلط تبصروں نے اس کو بدنام کر دیا ہے، جس کی وجہ سے آج اللہ کے دشمن خوش ہو رہے ہیں۔ یہودیوں اور صلیبیوں کی جو خواہش تھی وہ بعض مولویوں نے پوری کر دی اور کچے ذہن کے نوجوانوں نے قتل و غارت گری کر کے یہ موقع دے دیا کہ یہودی جو طعنے دیتے تھے آج وہ چیزیں حقیقت بن کر ہمارے سامنے آ رہی ہیں۔

میرے بھائیو! اس مسئلے کو اچھی طرح سن لو اور جان لو کہ کسی کافر کو بھی ناحق قتل کرنا حرام ہے اور مسلمان کا قتل تو بہت دور کی بات ہے۔ کوئی بندہ اٹھے اور یہ کہے کہ فلاں کافر ہے اور اس کو اللہ کی زمین پر رہنے کا کوئی حق نہیں، پھر اسے قتل کر دے تو ایسے فعل کی اللہ اور اس کے رسول ﷺ اجازت نہیں دیتے۔

اللہ رب العزت کا فرمان ہے:

﴿مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ ۛ كَتَبْنَا عَلٰى بَنِىْٓ اِسْرَآءِيْلَ اَنَّهٗ مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ اَوْ فَسَادٍ فِى الْاَرْضِ فَكَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيْعًا ۭ وَمَنْ اَحْيَاهَا فَكَاَنَّمَآ اَحْيَا النَّاسَ جَمِيْعًا ۭ وَلَقَدْ جَاۗءَتْهُمْ رُسُلُنَا بِالْبَيِّنٰتِ ۡ ثُمَّ اِنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ بَعْدَ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ذٰلِكَ فِي الْأَرْضِ لَمُسْرِفُونَ ﴿ [المائدة : ٣٢]

”اسی وجہ سے ہم نے بنی اسرائیل پر لکھ دیا کہ بے شک حقیقت یہ ہے کہ جس نے ایک جان کو کسی جان کے (بدلے کے) بغیر، یا زمین میں فساد کے بغیر قتل کیا تو گویا اس نے تمام لوگوں کو قتل کیا اور جس نے اسے زندہ کیا (یعنی زندگی کی حفاظت کی) تو گویا اس نے تمام لوگوں کو زندہ کیا اور بلاشبہ ان کے پاس ہمارے رسول واضح دلائل لے کر آئے، پھر بے شک ان میں سے بہت سے لوگ اس کے بعد بھی زمین میں یقیناً حد سے بڑھنے والے ہیں۔“

یہاں کسی کا قتل نہیں بتایا کہ وہ مسلمان ہے یا کافر ہے بلکہ انسان کا ذکر ہے۔ اس انسان کو اللہ تعالیٰ نے حق دیا ہے کہ وہ زندہ رہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی زندگی اور موت پر قادر ہے۔ یہاں ایک ظالم اٹھتا ہے اور کسی کو جان سے مار دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ”یہ ایسے ہی ہے جیسے اس نے سب انسانوں کو قتل کیا۔“

یہ آیت قرآن مجید میں حضرت آدم علیہ السلام کے دو بیٹوں کے حوالے سے نازل ہوئی ہے۔ ایک بیٹے نے دوسرے بیٹے کو قتل کر دیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”دنیا میں جو بھی قتل ہوتا ہے اس کے گناہ کا ایک حصہ آدم علیہ السلام کے اس بیٹے کو جاتا ہے جس نے سب سے پہلا قتل کیا تھا۔“ [بخاري، كتاب أحاديث الأنبياء، باب خلق آدم و ذريته : ٣٣٣٥]

یہاں یہ بات سمجھائی ہے کہ یہ قتل کتنا خوفناک جرم ہے اور کتنا بڑا وبال ہے؟ کسی کافر کو بھی قتل کرنا جائز نہیں ہے۔ البتہ جہاد کے لیے اللہ تعالیٰ نے اپنا قاعدہ مقرر فرمایا ہے۔ ایک شخص ہے جو آپ کی بات سنتا ہے تو آپ اس کو دعوت دے سکتے ہیں، سمجھا سکتے ہیں۔ وہ کافر ہے مسلمان نہیں ہے تو آپ اس پر تلوار بالکل نہیں اٹھا سکتے۔

ہاں! جب جہاد کا حکم آ جاتا ہے اور مسلمانوں کی حکومت ہے تو پھر حکومت وقت فیصلہ کرے گی کہ اس خطے میں مسلمان جہاد کریں، یہاں جہاد کی وجوہات مکمل ہو چکی ہیں تو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہاں جہاد ہوگا اور پھر جہاد کے ذریعے اسلام کی قوت کو غالب کرنا ہے اور پھر ایسی جگہ پر مسلمان اور کافر ایک دوسرے کو مارتے ہیں۔ یہ ایک باقاعدہ مقابلہ ہے جس کا اعلان حکومت وقت کر رہی ہے۔ اگر حکومت مسلمانوں کی نہ ہو یا ایسی حکومت ہو جو اعلان جہاد نہ کرے جبکہ جہاد کی ضرورت ہو اور مسلمانوں پہ ظلم وستم ہو رہا ہو تو پھر تمام مکاتب فکر کے علماء یکجا ہو جائیں، ایک پلیٹ فارم پہ اکٹھے ہو جائیں۔ یہ سارے وہ علمائے کرام ہوں جن پر لوگ اعتماد کرتے ہوں، وہ فتویٰ دیں۔ یہ صرف اس شکل میں ہے کہ جب حکومت اللہ کے احکام پہ عمل کرنے والی اور کروانے والی نہ ہو اور مسلمانوں کے علاقے چھن رہے ہوں اور حکومت اپنی ذمہ داری ادا نہ کر رہی ہو تو پھر ایسے حالات میں علماء جمع ہو کر جہاد کا فتویٰ دیں گے، پھر وہاں پر جہاد ہو سکتا ہے۔ اپنے طور پر نہ کوئی جہاد کر سکتا ہے اور نہ ہی کوئی شخص فیصلہ کر سکتا ہے کہ ایک نوجوان اٹھے اور دوسرے کو جا کر قتل کر دے اور کہے کہ یہ جہاد ہے۔ اسلام کے نزدیک یہ کوئی جہاد نہیں، بلکہ یہ فساد کے دروازے کھولنے والی بات ہے۔

میرے محترم بھائیو! اسلام میں تو ایک کافر کو قتل کرنے کے لیے بھی ایک ضابطہ ہے کہ فتویٰ ہوگا اور پھر جہاد ہوگا۔ اس کے بارے میں ہزار بار سوچا جائے گا کیونکہ یہ انسانوں کی جانوں کا مسئلہ ہے۔ اگر حکومت فیصلہ کرتی ہے تو جتنے کافر اور مسلمان مرتے ہیں تو ان کے خون کا سارا معاملہ حکومت پہ ہوتا ہے۔ اگر کسی عالم دین نے یا علمائے کرام نے فتویٰ دیا ہے تو پھر اس کا بوجھ ان کے کندھوں پر ہوتا ہے۔ وہ علماء ایسے نہیں ہوتے کہ پیسے لے کر فتویٰ لکھ دیں۔ کسی چیز کے لالچ میں آ کر یا کسی ظالم حکمران کے خوف میں آ کر فتویٰ دے دیں اور قتل وغارت گری کا سلسلہ شروع کروا دیں۔ وہ تو یہ سمجھتے ہیں کہ جب میں فتویٰ لکھ دوں گا تو اس کے بعد جتنا خون بہے گا، قیامت کے دن اس کا حساب میں دوں گا۔ یہ ایک ضابطہ ہے اسلام میں، باقاعدہ ایک طریقہ ہے۔ ایسے نہیں ہیں کہ اِس کو مار دو، اُس کو قتل کر دو۔ آپ کے سامنے میں نے اس بات کی وضاحت کی کہ کسی کافر کا قتل بھی جائز نہیں ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صرف ایک شکل میں ہو سکتا ہے کہ جہاد جاری ہو جائے۔بس اس کے علاوہ کسی کو اس کا حق نہیں ہے۔

ایک مسلمان ملک ہے، جہاں کافر بھی آباد ہیں، جیسے پاکستان میں ہندو بھی آباد ہیں، عیسائی بھی آباد ہیں، یہاں سب کو پناہ ملے گی ،سب کو امن سے رہنے کا حق ہے اور سب کے حقوق ہیں۔ اگر کوئی مسلمان یہاں کسی غیر مسلم کو چاہے وہ ہندو، عیسائی یا کسی اور مذہب کا ماننے والا ہو، قتل کر دے تو اللہ کی شریعت میں اس کی با قاعدہ سزا ہے۔اس کو پکڑا جائے گا اور شریعت کے مطابق اس کی سزا ہوگی۔

جہاں تک مسلمان کے قتل کا معاملہ ہے۔جیسے آج ہمارے معاشرے میں یہ فتنہ ہے کہ مسلمان مسلمان کا قتل کر رہے ہیں، تو یہ خوارج کا فتنہ ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے اس فتنے کے بارے میں بیان کرتے ہوئے آغاز اس بات سے کیا کہ ''ایک وقت آئے گا کہ مسلمان مسلمان کی گردنیں اڑائیں گے ،ناحق خون بہے گا، ایک دوسرے کو قتل کریں گے اور قتل بہت زیادہ ہوگا۔'' [ابن ماجه، كتاب الفتن، باب التثبت في الفتنة: ٣٩٥٩]

اس سے پتا چلتا ہے کہ نبی ﷺ کو اس چیز کا بڑا خوف تھا۔ صحیح بخاری میں امام بخاری رحمہ اللہ نے نبی اکرم ﷺ کا خطبہ حجۃ الوداع نقل کیا ہے۔

یہ اجتماع آپ ﷺ کی زندگی کا سب سے بڑا اجتماع تھا۔ آپ اپنے صحابہ سے سوال کرتے ہیں کہ میرے صحابہ بتاؤ یہ جگہ کون سی ہے؟ سب نے کہا یہ عرفات کا میدان ہے اور حدود حرم ہے، یہ مکہ شہر ہے۔ پھر پوچھا: یہ دن کون سا ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے جواب دیا: یہ حرمت والا دن ہے جو اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ محبوب ہے۔جس میں اللہ سب کے گناہ معاف فرما دیتے ہیں۔پھر پوچھا: یہ مہینا کون سا ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے جواب دیا: ذوالحجہ کا مہینہ ہے، جو حرمت والے مہینوں میں سے ایک مہینا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے یہ جواب سن کر فرمایا: ''لوگو سن لو:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

« إِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ حَرَامٌ عَلَيْكُمْ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِي شَهْرِكُمْ هٰذَا فِي بَلَدِكُمْ هٰذَا »

[مسلم ، كتاب القسامة والمحاربين ، باب تغليظ تحريم الدماء : ١٦٧٩]

''تمھارے خون، تمھارے اموال اور تمھاری عزتیں حرمت والی بن گئی ہیں۔ جس طرح اس دن کی حرمت ہے، اسی طرح تمام مسلمانوں کی حرمت ہے۔ جس طرح اس مہینے کی حرمت ہے، اسی طرح ہی مسلمانوں کی جانوں، مالوں اور عزتوں کی حرمت ہے۔ جس طرح مکہ شہر کی حرمت ہے، وہ جگہ جہاں جانور تک مارنا بھی جرم ہے، اسی طرح مسلمانو! تمھارے خون بھی حرمت والے ہیں۔'' یہ حجۃ الوداع کے موقع پر نبی اکرم ﷺ کے الفاظ ہیں۔''

فرمایا: ''تمھارے اموال حرمت والے ہیں۔ کسی کو اجازت نہیں ہے کہ وہ کسی کے مال پر ہاتھ ڈالے۔ تمھاری عزتیں مکہ شہر کی عزتوں کی طرح ہیں، کسی کو حق نہیں ہے کہ کسی کی عزت پہ ہاتھ ڈالے۔'' نبی ﷺ کا یہ خطبہ حجۃ الوداع امت کو رہنمائی دے رہا ہے۔ آگے فرمایا۔

« أَلَا فَلَا تَرْجِعُوا بَعْدِي ضُلَّالًا »

[بخاري ، كتاب المغازي ، باب حجة الوداع : ٤٤٠٦]

''اے (قیامت تک آنے والے) مسلمانو! میرے بعد گمراہ نہ ہوجانا۔ « يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ » تمھاری سب سے بڑی گمراہی یہ ہوگی کہ تم ایک دوسرے کی گردن کاٹنا شروع کردو گے۔'' مسلمان کا خون اللہ کے نزدیک کس قدر قیمتی ہے؟ اس خطبے سے واضح ہورہا ہے۔

اسامہ زید کے بیٹے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ایک لشکر جہاد پہ روانہ کیا تو اسامہ رضی اللہ عنہ لشکر میں شامل ہیں۔ وہاں ایک واقعہ پیش آیا۔ اسامہ رضی اللہ عنہ خود وہ واقعہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے اس علاقے پر قابو پالیا تو کچھ لوگ وہاں سے بھاگے۔ ان میں ایک شخص کو ہم نے پکڑ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیا۔ جب اسے قتل کرنے لگے تو اس نے کہہ دیا: ''لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ'' ایک انصاری صحابی رضی اللہ عنہ اس کا کلمہ سن کر پیچھے پلٹ گئے، لیکن اسامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے سوچا یہ دھوکا دے رہا ہے اور یہ اپنی جان بچانے کے لیے کلمہ پڑھ رہا ہے۔ دل سے نہیں پڑھ رہا بلکہ موت کے خوف سے پڑھ رہا ہے، تو کہتے ہیں میں نے نیزے کے ساتھ اس کو قتل کر دیا۔ جب ہم واپس پلٹے تو نبی ﷺ کو اس واقعے کی اطلاع مل چکی تھی۔ آپ ﷺ نے مجھے بلایا اور پوچھا تم نے اس شخص کو کیوں قتل کیا جس نے کلمہ پڑھ لیا تھا؟ اسامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا اے اللہ کے نبی! وہ صرف موت کے خوف سے کلمہ پڑھ رہا تھا۔ اسامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ کے نبی ﷺ کے چہرے کی حالت تبدیل ہوگئی۔ آپ ﷺ بار بار ایک ہی بات دہرا رہے تھے۔

''اسامہ! جب یہ بندہ قیامت کے دن کلمہ کے ساتھ تیرے سامنے کھڑا ہوگا تو تو کیا جواب دے گا؟''

کہتے ہیں اللہ کے نبی ﷺ نے اتنی بار اس بات کو دہرایا کہ میں پریشان ہوگیا۔ میں نے کہا: اے اللہ! کاش میں آج سے پہلے مسلمان نہ ہوا ہوتا، میں آج ہی اسلام قبول کرتا تاکہ میرے ذمے یہ گناہ تو نہ ہوتا۔ پھر اسی حدیث میں ہے کہ نبی ﷺ نے اسامہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا۔ « اَفَلَا شَقَقْتَ قَلْبَه » کیا تو نے اس کا دل پھاڑ کے دیکھ لیا تھا کہ وہ سچ بول رہا تھا یا جھوٹ؟ یہ موت کے خوف سے کلمہ پڑھ رہا تھا یا سچائی کے ساتھ کلمہ پڑھ رہا تھا۔ تیرے پاس کیا دلیل ہے؟ اسامہ! اللہ کے سوا دلوں کی حالت کوئی نہیں جانتا تو تُو کیسے فیصلہ کرسکتا ہے؟

[مسلم ، کتاب الإیمان، باب تحریم قتل الکافر بعد قوله لا اله الا الله: ٩٦]

میرے بھائیو! یہ نبی ﷺ کے صحابہ کا واقعہ ہے۔ یعنی کسی نے کلمہ پڑھ لیا تو اس کے بعد یہ ہاتھ روک لو...... اللہ کے نبی ﷺ نے خود اس لشکر کو تیار کر کے بھیجا تھا لیکن ایک آدمی اپنے اسلام کا اعلان کرتا ہے تو اس کے بعد اس کے قتل سے رک جانا چاہیے۔ اسی طرح ایک شخص نے کہا: اے اللہ کے نبی! اگر ہمارا دشمن سے آمنا سامنا ہو اور وہ چھپ کر وار

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرے، اُس کا وار کام کر جائے اور میرا ہاتھ کٹ جاتا ہے، لیکن جب میرا وار ہوتا ہے اور وہ سمجھتا ہے کہ اس کا وار کارگر ہوگا تو وہ کلمہ پڑھ لیتا ہے، اپنے اسلام کا اعلان کر دیتا ہے، ایسی حالت میں میرے لیے کیا حکم ہے؟

نبی ﷺ نے فرمایا: اے میرے صحابی! اگر وہ تیرا ہاتھ کاٹ دیتا ہے تو اس پر تجھے اجر اللہ سے ملے گا۔ اب تیری تلوار سے وہ بندہ قتل نہیں ہوسکتا یہ میرا حکم ہے۔[بخاري، كتاب المغازي، باب : ٤٠١٩] بھائیو! یہ حدیثیں ہیں نبی اکرم ﷺ کی ...... کیا مسلمانوں کا قتل عام کرنے والے پڑھتے ہیں؟

مسلمان کے لیے یہ قتل کسی شکل بھی جائز ہی نہیں۔ سچی بات یہ ہے کہ قتل و غارت گری کا یہ سلسلہ جہالت ہے۔ جو مسلمانوں کو قتل کرتے ہیں انھوں نے بھی ایک طریقہ پیش کیا ہے۔ پہلے یہ کسی مسلمان کو کافر قرار دیتے ہیں، پھر قتل کرتے ہیں ۔ نبی ﷺ نے فرمایا کہ کسی مسلمان کے لیے یہ حلال نہیں ہے کہ اس کا خون بہایا جائے۔ مگر تین چیزیں ہیں جس سے کسی مسلمان کا قتل جائز ہے۔ سب سے پہلی یہ کہ اگر شادی شدہ ہو کر زنا کرتا ہے، اللہ نے اس کے لیے حد مقرر فرما دی ہے۔ دوسرا اگر کوئی مسلمان کسی دوسرے مسلمان کو ناحق قتل کر دیتا ہے اور تیسرا جو دین اسلام چھوڑ کر مرتد ہوگیا باغی ہوگیا، تو اس کا قتل جائز ہے [مسلم، كتاب القسامة، باب ما يباح به دم المسلم : ١٦٧٦] لیکن اس کے لیے بھی باقاعدہ ضابطہ موجود ہے، یہ نہیں کہ میں نے دیکھا کہ کسی نے زنا کیا اور میں پکڑ کے سزا دے دوں۔ ایسی اللہ کی شریعت میں کوئی اجازت نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حکومت پہ ذمہ داری ڈالی ہے کہ جس کے پاس حکومت ہے، وہ یہ سزا نافذ کرے گا۔ اس طرح قتل کے بدلے قتل اور مرتد اور باغی کے لیے بھی یہی حکم ہے۔ اگر معاشرے سے اٹھ کر کوئی قتل کرے گا تو پھر اس کے وارث اس کو قتل کریں گے اور یوں معاشروں میں قتل و غارت گری شروع ہو جائے گی۔ برادریوں میں دیکھ لو یہ قتل و غارت گری کے سلسلے، سچی بات ہے کہ یہ فتنے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔ اللہ کی حدیں قائم کرنے کی ذمہ دار حکومت ہے۔ اگر حکومت کرے گی تو پھر وہ سنبھالے گی بھی ،اس کے پاس اختیار ہے،قانون ہے، نظام ہے۔

میرے عزیز بھائیو! یہ چند چیزیں میں نے آپ کے سامنے رکھی ہیں۔قتل مسلم کے بارے میں نبی ﷺ کا کتنا سخت حکم ہے۔کسی پہ نفاق کا فتویٰ لگاؤ اور قتل کردو، اللہ کے نبی ﷺ نے اس سے منع کیا ہے۔عبداللہ بن ابی اور اس کے ساتھی مدینہ میں نبی اکرم ﷺ کو بڑا ستاتے تھے،عبداللہ بن ابی نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا پر تہمت لگائی اور اس کے ساتھیوں نے اللہ کے نبی ﷺ کے ساتھ زیادتیاں کیں ، اوس اور خزرج کی لڑائی کو ہوادی اور مدینے میں بڑے مسائل پیدا کیے۔لیکن اللہ کے نبی ﷺ کا طریقہ دیکھو،صحابہ نے عبداللہ بن اُبی کے قتل کی اجازت طلب کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: میں تمھیں اجازت نہیں دیتا۔اللہ کے نبی نے منافق کو مارنے کی بھی اجازت نہیں دی۔

مگر آج ہم کیا کر رہے ہیں؟ آج ہمارے علماء کیا کر رہے ہیں؟ایسے فتوے کیوں دے رہے ہیں......!

محترم بھائیو! یاد رکھو! یہ فتنہ ہے اس کے پیچھے یہودیوں اور صلیبیوں کی سازش ہے، بھارت اس سازش میں آگے بڑھ بڑھ کر حصہ لے رہا ہے۔ان کے تو وارے نیارے ہو گئے ہیں ۔ مرنے والا بھی مسلمان ،مارنے والا بھی مسلمان جبکہ نام جہاد اور اسلام کا لیتے رہیں۔ انڈیا کے ہندو سمجھتے ہیں کہ ہمارا بچاؤ اسی میں ہے کہ ان کو ایک دوسرے کو مارنے پر لگاؤ۔ ہمارے ہاتھ میں کشمیر اسی صورت میں رہ سکتا ہے کہ یہ آپس میں لڑ جھگڑ کے مرتے رہیں۔

محترم بھائیو! یہی کچھ امریکہ اور یہودی چاہتے ہیں۔ہم نے ہوش کے ناخن لینے ہیں۔ آپ کو یاد ہے جب 1965ء میں انڈیا نے واہگہ پر حملہ کیا تو ساری قوم سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن گئی تھی۔اللہ نے 17 دن میں انڈیا کو اتنی خوفناک شکست سے دوچار کیا کہ ہمارے جہاز سرگودھا سے اُڑتے اور انڈیا کے ہوائی اڈوں پر جا کر ان کی ساری فضائیہ کو صرف دس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دن میں تباہ کر دیا۔ یہ اس وقت ہوا جب مسلمان اکٹھے تھے ۔مگر جب یہ بٹ گئے تو بنگالیوں نے پنجابیوں کو مارا کہ یہ پنجابی افسر ہے اس کو زندہ رہنے کا کوئی حق نہیں ہے۔ یہ ہمارے بنگال میں کیوں آیا ہے؟ بھئی !اس نے لاالٰہ الا اللہ پڑھا ہے اورسب کلمے کے بھائی ہیں۔ ہم مسلمان ہیں اورہم نے اسلام کے نام پر پاکستان حاصل کیا۔اس لیے وہ بنگال میں کلمہ کی نسبت سے موجود ہے۔مگر جب کلمے کی نسبت بھلادی گئی اور یہ اختلاف کھڑا ہوا تو مشرقی پاکستان ہاتھ سے گیا۔ اتنا بڑا سبق اگر لوگ اپنی تاریخ سے نہیں سمجھتے تو پھر بدقسمتی ہے ان لوگوں کی ۔

محترم بھائیو! ہم نے یہ سارا سبق سمجھنا ہے اورلوگوں کو اللہ کا حکم سنانا ہے۔
اللہ سمجھنے اورعمل کرنے کی توفیق دے۔

وما علینا الا البلاغ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خطبہ جمعۃ المبارک 16 جنوری 2015ء

إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهُ وَ نَسْتَعِينُهُ وَ نَسْتَغْفِرُهُ......... أَمَّا بَعْدُ!

فَأَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ ۝ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

﴿ وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ تَفَرَّقُوا وَاخْتَلَفُوا مِنْ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ ۚ وَ أُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ﴾ [آل عمران : ١٠٥]

"اور ان لوگوں کی طرح نہ ہو جاؤ جو الگ الگ ہو گئے اور ایک دوسرے کے خلاف ہو گئے، اس کے بعد کہ ان کے پاس واضح احکام آ چکے اور یہی لوگ ہیں جن کے لیے بہت بڑا عذاب ہے۔"

محترم بھائیو! اللہ کے ہاں شرک کے بعد سب سے بڑا گناہ قتل ہے۔ اسلام میں کسی بھی انسان کے ناحق قتل کی چاہے وہ کافر ہی کیوں نہ ہو اجازت نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس مسئلے کے احکامات اور ضوابط مقرر فرما دیے ہیں۔ ہمارے ہاں اس وقت قتل مسلم کا ایک زبردست فتنہ برپا ہے۔ اس فتنے کے حوالے سے باقاعدہ دلائل دیے جا رہے اور تحریکیں کھڑی کی جا رہی ہیں۔ آج اس فتنے نے پورے عالم اسلام کو اپنی لپیٹ میں لے رکھا ہے اور اس حوالے سے تشدد کی انتہا ہو چکی ہے۔

یہ بات واضح طور پہ سمجھ لیجیے کہ جب مسلمانوں نے ان کفار کے خلاف جہاد فی سبیل اللہ کا علم اٹھایا جنھوں نے مسلمانوں پہ ظلم کیے، مسلمانوں کے علاقوں پر قبضے کر کے ان کی آزادیاں سلب کرنے کی کوشش کی اور ان کو بنیادی حقوق سے محروم کیا، تو اس جہاد سے اللہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تعالیٰ نے مسلمانوں کو قوتیں عطا کیں، کفار میدانوں میں شکست کھا گئے اور اس شکست کے بعد ہندوؤں اور صلیبیوں نے مل کر اس طرح کی دہشت گردی اور قتل و غارت گری کے فتنے پیدا کیے۔

یاد رہے! مسلمانوں کی تاریخ میں ایسے پہلے بھی ہوتا رہا ہے۔ جب کفار میدانوں میں مسلمانوں سے شکست کھا جاتے تو وہ ایسے ہی فتنوں کا سہارا لیتے تھے۔ مسلمانوں میں قتل وغارت گری کا بازار گرم کر دیا جاتا اور فرقہ واریت کے سلسلے کو بھڑکایا جاتا تھا۔ اس سے اللہ کے دشمن فائدہ اٹھاتے تھے۔ آج اس کے نقصانات بالکل واضح طور پر ہمارے سامنے موجود ہیں۔

محترم بھائیو! اللہ کی شریعت کا ایک خاص قاعدہ ہے۔ پہلے انبیاء علیہم السلام آتے رہے اور آخر میں خاتم النبیین حضرت محمد ﷺ تشریف لائے، اللہ کا دین مکمل ہو گیا۔ آپ ﷺ نے ایک دعوت کا منہج پیش کیا کہ اگر مسلمانوں میں خرابیاں پیدا ہو جائیں، عقائد برباد ہو جائیں اور معاشرے برائیوں سے دو چار ہو جائیں تو اس کی اصلاح کے لیے قاعدہ بنایا گیا ہے کہ لوگوں کے اعمال کی اصلاح کرو۔ معاشروں کے بگاڑ کو دور کرو۔ اخلاص نیت کے ساتھ، ہمدردی وخیر خواہی سے اور دعوت کا اسلوب اختیار کر کے لوگوں کی اصلاح کرو۔ شدت پسندی، قتل، گالی گلوچ، طعنہ زنی سے اصلاح نہیں ہوتی۔ اس لیے صرف نرم انداز اور اخلاق ہی کارگر ثابت ہوتا ہے۔

نبی اکرم ﷺ نے امت کو دعوت کا یہی طریقہ بتایا ہے۔ اسی طریقہ سے غیر مسلموں کو بھی اسلام کی دعوت دینا مسلمانوں پر فرض ہے۔ دلیل اور اخلاق کا طریقہ اختیار کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ قرآن مجید نے یہ طریقے سمجھائے ہیں، اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام سے کہا:

﴿اِذْهَبْ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى﴾ [طه: ٢٤]

کہ فرعون کی طرف جاؤ، وہ بڑا باغی اور سرکش ہو گیا ہے۔ اس نے اپنے آپ کو خدا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہلوانا شروع کر دیا ہے۔موسیٰ علیہ السلام نے کہا: اے اللہ! میرے بھائی کو بھی نبی بنا کر میرے ساتھ بھیج دے تاکہ ہم دونوں جا کر دعوت اور تبلیغ کا کام کریں۔اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کا مطالبہ پورا کر دیا۔ہارون علیہ السلام کو بھی نبوت سے سرفراز فرمایا اور کہا کہ اب دونوں فرعون کے پاس جاؤ۔لیکن ساتھ یہ فرمایا:

﴿فَقُوْلَا لَهٗ قَوْلًا لَّيِّنًا لَّعَلَّهٗ يَتَذَكَّرُ اَوْ يَخْشٰى﴾ [طه : ٤٤]

''پس اس سے بات کرو،نرم بات،اس امید پر کہ وہ نصیحت حاصل کر لے، یا ڈر جائے۔''

اس سے آپ اسلام کے دعوتی مزاج کا اندازہ لگائیں کہ فرعون جیسے سرکش کے لیے بھی موسیٰ علیہ السلام کو حکم دیا جا رہا ہے کہ اس کے پاس جا کر نرم انداز اختیار کرنا۔تب وہ آپ کی بات سمجھے گا،اس پر سوچے گا،لیکن اگر آپ نے نرمی اختیار نہ کی تو ممکن ہے وہ آپ کی بات ہی نہ سنے۔

میرے بھائیو! پاک وہند کے علاقے میں انگریز نے لمبا عرصہ حکومت کی ہے۔ وہ مسلمانوں کو اپنے لیے سب سے بڑا خطرہ سمجھتا تھا۔اس خطرے کے پیش نظر اس نے یہاں فرقہ واریت کو فروغ دیا۔ برصغیر میں فرقے ہی فرقے بنوا دیے۔ پھر ان میں تشدد کا رنگ بھرا۔ ہمارے ہاں جلسے جلوس ہوتے ہیں، تقاریر ہوتی ہیں لیکن کفر کے فتووں کے علاوہ کوئی بات نہیں ہوتی۔جس سے اختلاف ہوتا ہے، اس پر کفر کا فتویٰ لگا دیا جاتا ہے۔ یہ فرقہ وارانہ انداز برصغیر میں سب سے زیادہ پایا جاتا ہے، لہٰذا سب سے زیادہ نقصان بھی اسی خطے کو اٹھانے پڑتے ہیں۔فرقہ واریت جب بنیاد بنی تو دعوت بھی ختم ہوگئی۔

یاد رہے! انگریز کی حکومت نے برصغیر میں استحکام اسی وقت حاصل کیا جب مسلمانوں کو برصغیر میں تقسیم کر کے یہ فتنہ ابھارا گیا اور وہ اسی ہتھکنڈے کو آج بھی استعمال کر رہا ہے۔اس وقت جب اسلام اور کفر مدمقابل ہیں، حالات مکمل طور پر تبدیل ہو چکے ہیں۔ایک جنگ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جاری ہے جس میں سارا عالم کفر ایک طرف اکٹھا ہے اور مقابلے میں صرف مسلمان ہیں۔آج یہ جو اللہ کے نبی ﷺ کے خاکے بن رہے ہیں، توہین ہو رہی ہے، قرآن کی توہین کی جا رہی ہے، قرآن کے حوالے سے جیوریز (عدالتیں) بٹھائی جاتی ہیں، امریکہ کے پادری اکٹھے ہو کر قرآن کے خلاف فیصلہ کرتے ہیں، قرآن کو معاذ اللہ سزا وار قرار دیتے ہیں، ثابت کیا جاتا ہے کہ دنیا میں جتنی بھی شدت پسندی پھیل رہی ہے، اس کا باعث قرآن ہے، یہ اسی جنگ کا حصہ ہے جو یہودیوں اور عیسائیوں نے مسلمانوں پر مسلط کر رکھی ہے۔

پہلے پہل وہ مسلمانوں کو فرقوں میں مبتلا کرتے رہے، مگر جب ان کو محسوس ہوا کہ یہ سب اکٹھے ہو جائیں گے ، جہاد ان سب کو ایک پلیٹ فارم پر اکٹھا کر دے گا تو انھوں نے قرآن کے خلاف توہین آمیز رویے اپنانے شروع کر دیے۔ محمد رسول اللہ ﷺ، جن کی ذات گرامی پوری دنیا کے مسلمانوں کی وحدت اور ان کے اتحاد کی بنیاد ہے، جس شخصیت پر سب مسلمان اکٹھے ہیں ان کے خاکے بنانا شروع کر دیے۔ یہ سب ایک جنگ ہے۔ اسلام کو شدت پسندی کا دین قرار دے کر بدنام کرنا، پوری دنیا کے میڈیا کو اس مقصد کے لیے استعمال کرنا، خاص طور پہ ان مسلمانوں کو جو کفار کے خلاف جہاد کے لیے کھڑے ہوں، بدنام کرنا اور ان پر پابندیاں لگانا باقاعدہ طور پر ایک جنگ ہے۔ اس جنگ میں ہمیں سمجھنا ہے، سنبھلنا ہے اور حالات کا جائزہ لینا ہے۔ دشمن کی تدبیروں کو سمجھ کر توڑنا اور میدانوں میں جا کر ان کا مقابلہ کرنا ہے۔

آج امت مسلمہ کو اس جنگ کا شعور ہونا چاہیے۔ اسی کے لیے ہم اللہ کے فضل و کرم سے یہ دعوت دے رہے ہیں۔ امت مسلمہ کو اصلاح کے لیے پکار رہے ہیں۔ دشمن کہاں کہاں سے فائدہ اٹھا سکتا ہے، امت مسلمہ کو اس بات کا شعور دینے اور نوجوانوں کی قرآن و حدیث کی روشنی میں ذہن سازی کرنے کے حوالے سے کوشش جاری ہے۔ موجودہ جنگ کی صورت حال میں ہم بڑی فہم و فراست کے ساتھ فتنوں سے بچ کر، فرقہ واریت سے بالاتر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو کر خالص اللہ کے دین کی خدمت کے لیے کھڑے ہیں، جماعۃ الدعوہ بڑی حکمت کے ساتھ کفار کا مقابلہ کر رہی ہے۔

مختلف جماعتوں کے علماء سے بہت بڑی غلطی ہوئی کہ وہ اس فتنے کو سمجھا نہیں سکے۔ دشمن کی سازشوں اور تدبیروں کو سمجھ نہیں سکے، بلکہ شاید ہمارے علماء بھی لاشعوری طور پر ان فتنوں کا شکار ہو گئے اور نبی اکرم ﷺ کے منبر کو فرقہ واریت کے لیے استعمال کرنے لگے۔ پھر تشدد ابھرا، فتوے بازی اور قتل کا سلسلہ شروع ہوا اور اس کا تعلق دین سے اور جہاد سے جوڑ دیا گیا جو بذاتِ خود بہت بڑا فتنہ ہے۔

اپنے ذہن کے مطابق آیات کی تفسیر اور احادیث کی تشریح کر کے دین اور شریعت کو اپنی مرضی کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کی گئی، مسئلے تبدیل کیے گئے اور پھر ان پر لوگوں کی ذہن سازیوں کا سلسلہ شروع ہوا۔ اپنے فرقوں کے وجود کو مستحکم کر کے، امت کے وجود کو غیر مستحکم کرنے اور دین میں دراڑیں ڈالنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ میں مانتا ہوں کہ بہت سارے لوگ یہ کام غیر شعوری طور پر کر رہے ہیں۔ وہ دشمن کی تدبیروں کو سمجھ نہیں رہے، ان کو علم نہیں ہے لیکن جو لوگ دشمن کی تدبیروں کو سمجھتے ہیں، ان کی ذمہ داری بنتی ہے کہ وہ بے خبر لوگوں کو حقائق سے آگاہ کریں۔

ایک عرصہ قبل فرقہ واریت میں شدت نہ تھی۔ انگریز نے مسلمانوں کی اس کمزوری کو بھانپ لیا اور اسے اپنے لیے جنگی ہتھیار کے طور پہ استعمال کیا۔ اب ہم نے یہ جنگ کفر کے خلاف لڑنی ہے۔ اس کے سامنے ہتھیار نہیں ڈالنا، سرنڈر نہیں کرنا۔ ہم نے یہ جنگ علم و حکمت اور شعور کے ساتھ لڑنی ہے۔ ان سب حکمت عملیوں کو سمجھنا ہے جو اللہ کے نبی ﷺ نے بتائی ہیں۔ پھر ان کے مطابق یہ جنگ لڑنی ہے اور امت مسلمہ کو مایوسیوں سے نکالنا ہے۔

آج میڈیا کیا زبان بول رہا ہے؟ سیاستدان اشرافیہ کی سوچ کیا ہے؟ یہ لاشعوری طور پہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غیر مسلموں کی منصوبہ بندیوں کا شکار ہیں اور امت کا شیرازہ بکھیر رہے ہیں۔ میڈیا کا ہتھیار مسلمانوں کے ہاتھوں میں نہیں، بلکہ یہود کے ہاتھوں میں ہے۔ یہاں باتیں کرنے والے تو مسلمان ہیں لیکن یہ ان کی سازشوں کا شکار ہیں۔ سمجھ وشعور سے عاری ہیں۔ مفاد پرستی نے ان کو اندھا کر دیا ہے۔ کوئی پیسے لے کر، کوئی مراعات لے کر اور کوئی بیچارہ امریکہ کے ویزے پہ ہی خوش ہو جاتا ہے۔ کوئی بڑا امریکی عہدیدار آئے اور اپنے ساتھ اس کو بٹھا کر چائے پلا دے تو یہ ٹی وی پر بیٹھ کر ان کی زبان بولنا شروع کر دیتا ہے۔

عالم اسلام کے لیے اس وقت سب سے زیادہ تشویش ان مسلمانوں پر ہے جو کلمہ پڑھتے ہیں لیکن اسلام سے بے خبر ہیں۔ پھر وہ لوگ جو بیرون ممالک جا کر یہودی اور عیسائی دانشوروں سے پڑھتے ہیں، صلیبیوں سے ڈگریاں حاصل کرتے ہیں۔ یہ پی۔ ایچ۔ ڈی کی ڈگریاں لے کر یہاں کام کر رہے ہیں۔ امت کو ذہنی وفکری طور منتشر کرنے میں سب سے زیادہ نقصان انھی لوگوں نے پہنچایا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو ہدایت عطا فرمائے۔ آمین

محترم بھائیو! یاد رہے کہ اصلاح ایک دن میں نہیں ہوتی۔ اصلاح کے لیے بڑا وقت درکار ہوتا ہے، بڑی محنت کی ضرورت ہوتی ہے۔ ایک لمبا عرصہ تک غلاموں کی سی زندگی گزار کر ہمارے مسلمانوں کے مزاج خراب ہو چکے ہیں۔ یہ اتنی جلدی درست نہیں ہوں گے، لیکن ہمارا فرض بنتا ہے کہ ہم ان کی اصلاح کریں کیونکہ ہم نے اللہ کے سامنے جواب دینا ہے۔ ہمارے پاس اللہ کا قرآن ہے، نبی ﷺ کی شریعت ہے تو ہم اللہ کے حکم کے مطابق اصلاح کریں، دلوں کو بدلنے والا تو اللہ ہے۔

یہ قتل وغارت گری جس قدر ہو رہی ہے اس کے پیچھے ایک عقیدہ ہے۔ عقیدہ ہی اصل بنیاد ہوتا ہے۔ اعمال عقیدے سے ایسے نکلتے ہیں جیسے بیج سے پودے نکلتے ہیں۔ یہ تکفیر کا عقیدہ ہے، تکفیر کا مطلب ہے مسلمانوں کو کافر قرار دینا۔ مثلاً کسی کے متعلق فتویٰ لگا دیا کہ فلاں کافر ہے، اس کا کوئی اعتبار نہیں، اس کی کوئی نماز نہیں، یہ جو نیکی کرے اس کے کلمہ کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کوئی فائدہ نہیں کیونکہ یہ کافر ہو گیا ہے۔

میرے بھائیو! یہ جو ہر ایک کو کافر قرار دینے والا فتنہ شروع ہوا ہے، اس کو سلجھانے کی کوشش نہیں کی گئی۔ سارے اس سے فائدہ اٹھاتے رہے اور آج یہ تشویشناک حد تک پہنچ گیا ہے جو کہ بہت ہی خطرناک ہے جس طرح ایک کافر کو مسلمان کرنا، اسلام میں لانا بڑا اہم کام ہے۔ اللہ کے نزدیک اس سے بھی زیادہ اہم ہے کہ آپ کسی مسلمان کو کافر قرار نہ دیں۔ اگر کوئی شخص کسی کافر کو مسلمان نہ بنا سکے تو شاید اس کا مواخذہ نہ ہو لیکن اگر کسی نے کسی مسلمان کو کافر قرار دیا تو اس کا بیڑا غرق ہو گیا، اس کا کچھ نہیں بچا۔ مگر افسوس کہ یہ عمل ہمارے ہاں جاری رہا اور اب بھی جاری ہے۔ بھائی! جس کو آپ کافر قرار دیں گے، اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ اس کو دائرہ اسلام سے خارج کریں گے۔ اب اس سے نکاح نہیں ہو سکتا، اگر کسی مسلمان عورت سے کسی کا نکاح موجود ہو تو اب یہ ختم ہو جائے گا، یہ کسی کا وارث نہیں ہوگا، کوئی اس کا وارث نہیں ہوگا، اس کا جنازہ نہیں ہوگا۔ مسلمانوں کے قبرستان میں اس کے لیے جگہ نہیں ہے اور اس کی گواہی بھی نہیں ہوگی۔ اب یہ کوئی عام باتیں نہیں ہیں، بلکہ کسی کو بھی کافر قرار دینا بہت حساس معاملہ ہے۔ اس کے لیے باقاعدہ بڑے بڑے علمائے کرام طویل مشاورت سے ہی کوئی ایسا فیصلہ دے سکتے ہیں۔ یہ نہیں کہ کوئی بھی جوشیلا نوجوان اٹھے اور کسی پر بھی کفر کا فتویٰ لگا دے۔

یاد رکھیے! اگر اس فتنے پر قابو پا لیا گیا تو یہ قتل و غارت گری کا سلسلہ بھی ختم ہو جائے گا۔ یہ طریقہ ہے اور اس کے لیے سب سے بڑی ذمہ داری علماء کی ہے۔ لیکن افسوس کی بات ہے کہ سب سے زیادہ تکلیف دہ کردار بھی امت کے علماء نے ہی ادا کیا جس کے نتیجے میں یہ فتنہ پھیل گیا۔ یہ عقیدہ مسلمانوں میں کھڑا ہو گیا۔ خاص طور پر نوجوان اس کا شکار ہو گئے۔

میرے بھائیو! تکفیر اللہ کے نبی ﷺ کا طریقہ نہیں ہے اور نہ ہی یہ ہمارے سلف کا طریقہ ہے۔ علماء نے اس کے لیے باقاعدہ اصول وضوابط مقرر کیے ہیں۔ سب سے پہلی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بات یہ ہے کہ عام آدمی کو کسی کے لیے یہ جملہ زبان پہ لانا ہی نہیں چاہیے۔ یہ کام صرف پختہ ترین علماء کا ہے۔ عام عالم بھی نہیں جو دو چار سورتیں یاد کر کے مسجد میں نماز پڑھانے لگ جائے، پیسے لے کر نکاح پڑھانے لگ جائے اور اس کے ساتھ لوگوں کے جنازے پڑھانے لگ جائے۔ ہم ایسے شخص کو بھی مفتی سمجھ لیتے ہیں اور اس مفتی سے آکر فتوے پوچھتے ہیں اور افسوس کہ وہ فتوے دے بھی دیتا ہے، جبکہ اللہ کی شریعت میں ایسے کسی شخص کو یہ اختیار نہیں۔ اس کے لیے ضوابط ہیں، اصول ہیں، یہ کام علماء کا ہے لیکن ہمارے ہاں چھوٹے چھوٹے بچے یہ کام کرتے پھرتے ہیں۔

اللہ کی شریعت کا بڑا سخت اصول ہے کہ کسی کا عمل دیکھ کر یا کسی کے منہ سے نکلی بات سن کر آپ اس کو کافر یا مشرک قرار نہیں دے سکتے۔ ہوسکتا ہے اس بیچارے کو پتا ہی نہ ہو۔ کیونکہ اس وقت جہالت معاشروں میں عام ہے۔

آپ ﷺ نے ایک واقعہ بیان کیا، کتب احادیث میں یہ واقعہ موجود ہے۔ ایک شخص فوت ہونے لگا جو بڑا ہی گناہ گار تھا۔ وہ اپنی اولاد کو وصیت کرتا ہے کہ میں تو اللہ کو حساب نہیں دے سکوں گا۔ میں نے بڑے گناہ کیے ہیں، تم یوں کرنا کہ میرے مرنے کے بعد میری لاش کو جلا کر اس کی راکھ اڑا دینا اور مجھے دفن نہ کرنا۔ کیونکہ مجھے اٹھایا گیا تو میں حساب نہیں دے سکوں گا۔

اس کی اولاد نے ایسا ہی کیا تو اس کے بعد اللہ نے اسے اپنے دربار میں حاضر کیا اور اس سے پوچھا کہ تو نے یہ کام کیوں کیا؟ اس نے کہا کہ یا اللہ! میں تجھ سے ڈرتا تھا۔ یا اللہ! میرے گناہ اتنے تھے، میں کیسے تجھے حساب دیتا؟ تو میں نے سوچا کہ اگر ایسا ہو جائے گا تو شاید میں تیرے عذاب سے بچ جاؤں گا۔ حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس آدمی کو معاف کر دیا۔ [بخاري، كتاب الرقاق، باب الخوف من الله...... : ٦٤٨١]

علماء نے اس حدیث پر بڑی علمی بحث کی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ اگر اس حدیث کو دیکھا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جائے تو ہمارے فتوے دینے والے فوراً اس پر فتوے جڑیں گے کہ اس کا صفات باری تعالیٰ کا عقیدہ ہی غلط تھا، اس نے توتوحید اسماء والصفات کا کھلا انکار کیا ہے، لہٰذا یہ کافر اور مشرک ہو گیا۔ حالانکہ اس کو مسئلے کا علم نہیں تھا اور اس نے علم نہ ہونے کی وجہ سے یہ وصیت کر دی لیکن اس کی نیت ٹھیک تھی۔ اللہ نے اس کی نیت کی بنیاد پر اس کو معاف کر دیا۔ علماء نے اس مثال سے بڑے اصول وضع کیے ہیں۔

میرے بھائیو! میں نے ایک سادہ سی مثال آپ کے سامنے رکھی جس سے پتا چلتا ہے کہ اگر کسی کو علم نہیں ہے، وہ لاعلمی کی وجہ سے اگر کوئی کفر کی بات کرتا ہے تو اس کی بات کو کفر قرار دے کر اسے کافر کہنا صحیح نہیں ہے۔ اللہ کی شریعت باقاعدہ اس کی کم علمی کا لحاظ رکھتی ہے اور اس اصول کو قبول کرتی ہے۔

یاد رہے! عام آدمی جو باتیں کرتے ہیں ان کی بنیاد صحیح علم پر نہیں ہوتی۔ شریعت ان سے بڑا نرم سلوک کرتی ہے۔ یہ مسئلہ بہت اہم ہے جسے علماء نے کبھی بیان ہی نہیں کیا۔ اللہ تعالیٰ ہمارے علماء کو توفیق دے کہ وہ یہ مسئلہ شریعت کے دلائل سے سمجھائیں اور کفار سے برسرِ پیکار امت کی راہنمائی کر کے انھیں متحد کریں، کفر کے فتوے نہ لگائیں۔

وما علینا الا البلاغ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خطبہ جمعۃ المبارک 23 جنوری 2015ء

إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهُ وَ نَسْتَعِينُهُ وَ نَسْتَغْفِرُهُ......... أَمَّا بَعْدُ!

فَأَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ○ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

﴿مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ مِنْ بَعْدِ إِيْمَانِهٖٓ إِلَّا مَنْ أُكْرِهَ وَ قَلْبُهٗ مُطْمَئِنٌّۢ بِالْإِيْمَانِ وَ لٰكِنْ مَّنْ شَرَحَ بِالْكُفْرِ صَدْرًا فَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ مِّنَ اللّٰهِ ۚ وَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ﴾ [النحل : ١٠٦]

”جو شخص اللہ کے ساتھ کفر کرے اپنے ایمان کے بعد، سوائے اس کے جسے مجبور کیا جائے اور اس کا دل ایمان پر مطمئن ہو اور لیکن جو کفر کے لیے سینہ کھول دے تو ان لوگوں پر اللہ کا بڑا غضب ہے اور ان کے لیے بہت بڑا عذاب ہے۔“

محترم بھائیو! ہم اس وقت اپنے علاقوں، ملکوں اور مسلم معاشروں میں قتل وغارت کا جو سلسلہ دیکھ رہے ہیں، تشدد اور انتہا پسندی کے نتائج بھگت رہے ہیں، اس کی اصل وجہ اور بنیاد فتنۂ تکفیر ہے یعنی مسلمانوں کو کافر قرار دینا، اس کے اوپر اصرار کرنا، اسی کو اپنا منہج اور مشن قرار دینا، اس کے لیے جماعتیں اور تحریکیں بنانا، لوگوں کی ذہن سازیاں کرنا، نوجوانوں کے ذہنوں کو بگاڑ کر اس مقصد کے لیے تیار کرنا اور پھر اس سارے عمل کو اسلام اور جہاد سے منسلک کر کے باعث اجر قرار دینا، وہ عظیم فتنہ ہے جو اس وقت مسلمانوں کے ملکوں میں برپا ہے۔ اس فتنے سے ہمارا یہ خطہ بہت زیادہ متاثر ہے، پورا عالم عرب بھی اس فتنے میں مبتلا ہے اور اس کے علاوہ دنیا میں جگہ جگہ یہ فتنہ مسلمانوں میں پایا جا رہا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ کے دشمن یہودی، عیسائی اور ہندو اس سے بھرپور فائدہ اٹھا رہے ہیں اور اپنے مقاصد کو حاصل کرنے کے لیے اس فتنے کو بھڑکا رہے ہیں۔اس کے لیے سرمایہ کاری بھی کر رہے ہیں۔ ہمارے خطبات جمعہ میں اسی موضوع پر بات چل رہی ہے تاکہ رسوخ پیدا ہو اور عام لوگوں تک یہ مسئلہ پہنچے کیونکہ عام لوگ اس مسئلے سے بے خبر ہیں کہ یہ فتنہ کیا ہے؟

حقیقت تو یہ ہے کہ لاعلمی اور ناواقفیت کی وجہ سے لوگ حقائق سے دور ہو جاتے ہیں، دلوں میں اللہ کے دین اور جہاد کے خلاف نفرتیں بیٹھنا شروع ہو جاتی ہیں۔ اللہ کے دشمن ایک طرف مسلمانوں کو آپس میں لڑا کر قتل وغارت گری کا بازار گرم کر کے فائدہ اٹھا رہے ہیں تو دوسری طرف ان مسائل کو میڈیا پر جس طریقے سے پیش کیا جاتا ہے اور ایسے واقعات کو اتنا وقت دیا جاتا ہے کہ عام آدمی متنفر ہو جائے۔ یہ بھی اللہ کے دشمنوں کی سازش ہے۔ جو ایسے فتنوں کو جنم دینے اور اجاگر کرنے والے ہیں، وہی ان کو پھیلا پھیلا کر لوگوں کو متنفر بھی کرنے والے ہیں۔

میرے عزیز بھائیو! ہمیں سمجھنا ہے، بے خبر نہیں رہنا، کیونکہ یہ ناواقفیت بہت بری چیز ہے۔ ہمیشہ بڑے بڑے نقصانات بے علمی اور جہالت کی وجہ سے ہوتے ہیں۔ علمائے امت کی ذمہ داری ہے کہ عام مسلمانوں کو ان مسائل سے آگاہ کریں اور قرآن و حدیث کے دلائل پیش کر کے سمجھا کے اس فتنے کا رد کریں۔ لوگوں کو اس فتنے سے متاثر نہ ہونے دیں، لیکن یہ کام نہیں ہو رہا۔ ایک طرف فتنے کو بھڑکانے کا کام ہو رہا ہے اور اصلاح کرنے والوں کی طرف سے اس کے اثرات ختم کرنے کے لیے بہت کم کوششیں کی جا رہی ہیں اور اسی کا نقصان اس وقت ہم لوگ دیکھ رہے ہیں۔

فتنہ تکفیر کو پچھلے چند خطبوں سے میں بیان کر رہا ہوں، آج موضوع یہ ہے کہ اس کے لیے علمائے امت نے کچھ حدود وقیود مقرر فرمائی ہیں، کچھ ضوابط مقرر کیے ہیں۔ جب تک ان کی پابندی نہیں کی جائے گی، اس وقت تک یہ فتنہ نہیں رکے گا، عام لوگوں کو آگاہ کرنا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ضروری ہے کہ کسی کلمہ گو کو کب کافر قرار دیا جاتا ہے اور ظاہر ہے کہ کافر قرار دینے کا مطلب اس کو مرتد قرار دینا ہے، یہ کوئی معمولی مسئلہ نہیں ہے۔

نبی اکرم ﷺ نے اس مسئلے کی شدت بیان کرتے ہوئے فرمایا: ”جب کوئی مسلمان دوسرے مسلمان کو کافر کہتا ہے تو دو میں سے ایک کافر ہو جاتا ہے، اگر کہنے والا سچا ہے اور جس کو وہ کافر کہہ رہا ہے۔ اس میں وہ چیزیں پائی جاتی ہیں جن کی وجہ سے اس کی تکفیر ہو رہی ہے تو کفر کا اطلاق ہو جائے گا اور اگر ایسا نہیں ہے تو کفر کا قول کافر قرار دینے والے کی طرف لوٹ آتا ہے۔“

[بخاري، كتاب الأدب، باب من أكفر أخاه بغير تأويل ...... : ٦١٦٣]

آپ ﷺ نے اس معاملے کی شدت بیان کر کے ایسا کرنے سے روکا ہے۔ یہ مسئلہ صرف علمائے امت سے متعلق تھا جو آج بچوں کا کھیل، نوجوانوں کا نعرہ اور جماعتوں کی شناخت بن چکا ہے۔ لوگ اس کی شدت کو سمجھتے نہیں، علم نہیں رکھتے اور یہ معاملہ بڑھتا جا رہا ہے۔ جو ضوابط اس مسئلہ کے لیے مقرر کیے گئے ہیں، ان پر گفتگو چل رہی ہے۔ پچھلے جمعہ میں ایک ضابطہ بیان کیا گیا تھا کہ ایک شخص جو بے چارہ بے خبر ہے جس کو علم ہی نہیں ہے، آپ اس کا کوئی قول، عمل، فعل اور رویہ دیکھ کر اس پر کفر کا فتویٰ لگا رہے ہیں۔ حالانکہ اللہ کی شریعت نے اس کا لحاظ کیا ہے کہ اس شخص کو علم ہے کہ نہیں، وہ جہالت کی بنا پر تو یہ کام نہیں کر رہا، اگرچہ کہ جہالت بھی بہت بری چیز ہے۔

ایک مسلمان ہونے کی حیثیت سے ہر مسلمان کو بنیادی عقائد کا علم ہونا چاہیے، اعمالِ اسلامی کا علم ہونا چاہیے لیکن اگر کوئی شخص بے چارہ ناواقف اور جاہل ہے اور آپ اس کی جہالت کا لحاظ رکھنے کی بجائے اس پر کفر کا فتویٰ لگائیں، اللہ کی شریعت نے اس کو بھی جائز قرار نہیں دیا۔ پچھلی مرتبہ میں نے ایک واقعہ آپ کے سامنے رکھا تھا کہ ایک شخص فوت ہونے لگا تو اس نے اپنی اولاد کو نصیحت کی کہ مرنے کے بعد میری لاش کو دفن نہیں کرنا، بلکہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کو جلا دینا اور راکھ کو ہوا میں اڑا دینا کیونکہ میں اتنا گناہ گار ہوں، اتنی غلطیاں اور گناہ کیے ہیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے معاف نہیں کرے گا، تو میں چاہتا ہوں کہ قیامت والے دن نہ مجھے اٹھایا جائے اور نہ مجھ سے حساب لیا جائے، نہ میرے گناہوں پر بات ہو اور معافی کی کوئی شکل بن جائے۔ حالانکہ مسلمان کی لاش کو جلایا نہیں جاتا، شریعت میں یہ چیز حرام ہے۔ مسلمانوں کو تو قبرستان میں دفن کیا جاتا ہے اور ان کی تجہیز و تکفین کے لیے شریعت نے ضابطے مقرر کیے ہیں، لیکن اس بے چارے کی نیت تو نیک ہے کہ میرے گناہ بہت ہیں، اگر مجھے اس حالت میں اٹھالیا گیا تو میں بچ نہیں سکوں گا۔ نبی اکرم ﷺ نے یہ واقعہ بیان کیا کہ اس کی اولاد نے پھر وصیت کے مطابق اس کی لاش کو جلایا اور راکھ بنا کر اڑا دیا۔ لیکن اللہ قادر ہے، اللہ نے اس کو دوبارہ زندہ کیا اور پوچھا یہ کام تو نے کیوں کیا؟ وہ کہتا ہے یا اللہ تجھ سے ڈر کے یہ کام کیا ہے، میرے گناہ بڑے زیادہ تھے، میں سوچتا تھا میرا کیا بنے گا، میں حساب کیسے دوں گا؟ نبی ﷺ نے فرمایا کہ اللہ نے اس شخص کو معاف فرما دیا۔

[بخاری، کتاب الرقاق، باب الخوف من الله عزوجل : ٦٤٨١]

اس واقعہ کے علاوہ بھی متعدد احادیث اس مسئلہ کے ضمن میں موجود ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے اس مسئلے کی وضاحت فرمائی ہے۔ غزوۂ حنین کے لیے مسلمان نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ جا رہے تھے، راستے میں ایک جگہ لوگ رکتے ہیں، احادیث میں اس جگہ کا نام ذات انواط آیا ہے۔ وہاں ایک درخت پر کچھ کپڑے لٹکے ہوئے تھے۔ درختوں کی ٹہنیوں پر تلواریں لٹکی ہوئی تھیں اور ان درختوں کے متعلق لوگوں کا عقیدہ یہ تھا کہ ان سے برکتیں ملتی ہیں، ان درختوں کے پاس آنے، ہتھیار لٹکانے اور دعائیں کرنے سے برکتیں ملتی ہیں۔ یہ بات آج آپ کو پنجاب میں بھی بہت ملتی ہے، خاص طور پر دیہاتوں میں درختوں کے متعلق لوگوں کے عقیدے بنے ہوئے ہیں، ذات انواط کو دیکھ کر، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی نبی اکرم ﷺ سے کہہ رہے تھے کہ اے اللہ کے رسول! جس طرح یہاں پر یہ ذات انواط ہے اور لوگوں کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عقیدے ہیں کہ ان سے برکتیں ملتی ہیں تو آپ ہمارے لیے بھی کوئی ایسا ذات انواط بنا دیں تاکہ ہم بھی وہاں سے برکتیں حاصل کر لیا کریں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم تو ایسی بات کہہ رہے ہو جو قوم موسیٰ نے موسیٰ علیہ السلام سے کہی تھی:

« اجعل لنا الها كمالهم آلهة »

[ترمذي، كتاب الفتن، باب ماجاء التركبن سنن من كان قبلكم : ٢١٨٠]

''اے موسیٰ! جیسے لوگوں کے مختلف معبود ہیں، ہمیں بھی کوئی معبود بنا کے دے دے۔''

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جیسے موسیٰ علیہ السلام کی قوم نے مطالبہ کیا تھا کہ ہمیں کوئی الہ بنا کے دے دو اور جیسے یہ قوم مورتیاں بنا رہی ہے، تم نے بھی وہی بات کہی ہے۔ یہ بات کہنا، ایسی سوچ رکھنا اور ایسا مطالبہ کرنا صریح شرک ہے لیکن نبی اکرم ﷺ نے اصلاح فرمائی۔ فرمایا: تم غلط کہہ رہے ہو، اپنے عقیدے درست کرو۔ ایسا کوئی درخت، کوئی جگہ جہاں کپڑے لٹکا دیے جائیں، ہتھیار لٹکا دیے جائیں اور عقیدے رکھ لیے جائیں کہ اس سے برکتیں حاصل ہوتی ہیں، آ کر لوگ دعائیں کرنا شروع کر دیں، بابرکت جگہ ماننا شروع کر دیں، یہ شرکیہ عقائد ہیں، ان عقائد سے توبہ کرو۔ ان احادیث پر محدثین نے باقاعدہ ابواب قائم کر کے بیان کیا ہے کہ اللہ کے نبی ﷺ نے ان عقائد کا شرکیہ ہونا تو بیان کیا لیکن یہ فتویٰ نہیں لگایا کہ تم تو مشرک ہو گئے اور نہ ہی ان پر کفر و شرک کے احکام لاگو کیے بلکہ اصلاح کی۔ ہمارے یہاں کافر اور مشرک کے فتوے لگانا بہت آسان ہے کہ فلاں کافر ہے، فلاں مشرک ہے اور دین سے خارج ہے، مگر یہاں ذرا معاملے پر غور کیجیے کہ نبی اکرم ﷺ نے اصلاح فرمائی کہ یہ عقیدہ اور مطالبہ کرنا غلط ہے، اپنی اصلاح کرو۔ اسی حوالے سے محدثین نے اس حدیث پر باب باندھ کر ایک ضابطہ مقرر فرما دیا ہے۔

سچی بات ہے آج ہمارے علماء ان چیزوں پر غور نہیں کرتے۔ مجھے وہ حدیث یاد آ رہی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میری امت میں ایک زمانہ آئے گا، خطبے دینے والے واعظین تو بہت ہوں گے جو تقریروں کے جوہر بکھیریں گے۔ فصیح و بلیغ عبارتیں بول بول کر لوگوں کو اپنے پیچھے تو لگالیں گے لیکن میری امت میں سے فقیہ ختم ہو جائیں گے جو دین کے سمجھنے والے ہوں اور شریعت کا فہم رکھنے والے ہوں، ایسے بابصیرت افراد امت میں نہیں رہیں گے۔ [مسند أحمد : ٥/١٦٦، ح : ٢١٤٣٠]

نبی اکرم ﷺ نے اسے زوال امت کی نشانیوں میں سے ایک نشانی کے طور پر بیان کیا۔ آج اگر اس حدیث پر ہم غور کریں تو ہماری مسجدوں میں ہونے والے خطبے، علماء کی تقریریں جو ہر خطابت تو ہیں لیکن ان میں فقاہت نہیں ہے جس سے اللہ کے نبی ﷺ کا علم، فہم، دعوت اور اصلاح کے طریقے نمایاں ہوتے ہوں، لوگوں کو باتیں سمجھائی جائیں، اصلاح کی جائے، تربیت کی جائے، ان کو قائل کیا جائے، جذباتیت کا خاتمہ کر کے علم وفہم کی بنیاد پر امت کی تربیت ہو، یہ چیزیں آج مسجدوں سے غائب ہوگئی ہیں۔ آج ہمیں بھی لوگوں کو سمجھانا ہے کہ بھئی! یہ غلط عقیدہ ہے اپنی اصلاح کریں۔ نبی ﷺ کے دور میں، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی زبان سے ذات انواط جیسی کوئی بات نکل سکتی ہے تو آج بھی ایسی غلطی ہوسکتی ہے؟ طریقہ تو یہی ہے کہ ہم بھی اصلاح کریں۔ فتوے لگانے، کفر وشرک کی مشینیں چلانے اور لوگوں کو کافر مشرک قرار دینے کی بجائے، ہم انھیں سمجھائیں اور قائل کرنے کی کوشش کریں، دعوت دیں اور اسی طرح اصلاح کریں جیسے نبی ﷺ اصلاح کیا کرتے تھے۔

عام لوگ تو بے خبر ہیں، آج شرکیہ عقیدے اور قبر پرستی کے سلسلے کتنے عام ہیں، اصلاح عقیدہ کی بڑی سخت ضرورت ہے۔ سب سے پوچھو تو کہیں گے جی اللہ ایک ہے لیکن اس اللہ کی ذات وصفات کے بارے میں پتا ہی نہیں، انھیں بتانے والوں نے بتایا ہی یہی ہے۔ کوئی کہتا ہے اللہ یہاں ملتا ہے، کوئی کہتا ہے اللہ اس کے اندر ہے، کوئی حلول کا قائل، کوئی وحدت الوجود کا قائل، لوگ جیسا سنتے ہیں، ویسا عقیدہ اپنا لیتے ہیں۔ یہاں عقائد کی اصلاح

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی ضرورت ہے، یہ درست نہیں ہے کہ کفر و شرک کے فتوے دے دے کر سب کو کافر بنادیں۔ یقین کریں جتنی جہالت آج ہمارے معاشروں میں ہے،اگر فتووں والا سلسلہ شروع کریں تو شاید ہی کوئی مسلمان رہ جائے،سب کو کافر بنا بیٹھیں گے۔جس طرح عوام بے خبر ہے،اسی طرح حکمران بھی بے خبر ہیں، جن کو آپ پڑھے لکھے، حکمران، اونچے طبقے کے لوگ کہتے ہیں۔جن کے پاس اختیارات ہیں جو حکومتیں چلاتے اور فیصلے کرتے ہیں۔اللہ گواہ ہے، ان کے پاس بھی شریعت کا علم نہیں ہے،اس کے علاوہ اور بہت کچھ ہوگا،ان کے پاس اگر نہیں ہے تو علم دین نہیں۔ امریکہ،کینیڈا مغربی ملکوں سے پی، ایچ، ڈی کی ڈگریاں پاس کرکے بہت بڑھ چڑھ کے آئے ہوں گے لیکن اللہ کی شریعت سے بے خبر ہیں۔ قرآن مجید تک کو نہیں جانتے۔ ہمارے یہاں ایک بہت بڑا بیرسٹر ہے۔اس بیچارے کا بڑا نام ہے لیکن اسے کہا گیا کہ سورہ اخلاص سنادے اور وہ بے چارہ سورۂ اخلاص نہیں سنا سکا۔ پچھلی حکومت میں ایک وزیر داخلہ ہوتا تھا، سورۂ اخلاص سنانے لگا، پانچ مرتبہ پڑھی اور پانچوں مرتبہ ہی غلط۔ یہ صورت حال ہے یہاں کی، کہ لوگ بے خبر ہیں، انھوں نے دین کو سمجھا ہی نہیں، نہ سمجھایا گیا۔ البتہ ان لوگوں کو یہ بہت بڑی غلط فہمی ہے کہ ہم بہت پڑھے لکھے ہیں۔خواہ مخواہ کا یہ اعتماد ہے جس کو مرکب جہالت کہتے ہیں۔ایک یہ جہالت ہوتی ہے کہ بندہ کہے مجھے پتا نہیں ہے۔ایک یہ کہ پتا نہ ہونے کے باوجود کہے کہ مجھے پتا ہے، یہ سب سے بڑی جہالت ہے۔یہ خاص طبقے کے لوگ، بڑے بڑے ڈگری ہولڈرز مرکب جہالت کے اندر مبتلا ہیں۔جس طرح عام لوگ جاہل ہیں،اس طرح ہمارے خاص طبقوں کے لوگ بھی جہالت کا شکار ہیں۔ان سب کو سمجھانا ضروری ہے۔

محترم بھائیو!اسلام دعوت کا دین ہے،سب کو دعوت دو،سب کی اصلاح کرو۔ عام، خاص، بڑے، چھوٹے سب کی اصلاح ہونی چاہیے۔اسلام کا مزاج دعوت کا ہے ، اصلاح کا مزاج ہے،لوگوں کو جمع کرنے کا مزاج ہے۔اسلام کا مزاج لوگوں کو منتشر کرنے کا نہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ کی شریعت کا یہ طریقہ نہیں کہ آپ لوگوں کو تقسیم کرو، منتشر کرو اور کفر کے فتوے لگا لگا کے ایک دوسرے کے خلاف کھڑا کرو۔ اسلام کا یہ مزاج بالکل نہیں ہے۔اللہ معاف کرے، آج یہ سارا دھندہ اسلام کے نام پر ہو رہا ہے۔

محترم بھائیو! یہ بہت بڑا فتنہ ہے۔ایک طرف تکفیر کا تشدد پر مبنی فتنہ انتہا پر ہے تو دوسری طرف معاشرے میں جہالت انتہا پر ہے، تو جس طرح عام لوگ جاہل ہیں،اس طرح حکمران طبقہ بھی ہے۔ پھر جو تکفیری لوگ ہیں، عام لوگوں کی جہالت کے بارے میں تو یہ کہہ دیتے ہیں کہ جی یہ ناواقف لوگ ہیں، ان کے خلاف ہم شدت اختیار نہیں کریں گے اور نہ ہی ان پر قتل کے فتوے لگاتے ہیں۔ تاہم اونچے طبقے کے حکمرانوں کی تکفیر کرنے کو اپنے لیے لازم سمجھتے ہیں تو اس فتنہ کا یہ پہلو بھی بڑا ہی خطرناک ہے۔ حکام پر کفر کے فتوے لگانا ان کو واجب القتل قرار دینا، پھر یہ کہنا کہ یہ نظام ہی سارے کا سارا غلط ہے، جس کو آج کے حکمران کنٹرول کر رہے ہیں تو جو اس ملک میں رہتے ہیں وہ سارے اس فتوے کی زد میں آئیں گے۔ اس لیے بینک لوٹنا یا کسی کو بھی قتل کرنا جائز ہے۔ چاہے کوئی عام آدمی سڑک پر چلنے والا ہو، وہ بھی اس کی زد میں آ سکتا ہے کیونکہ سارا ماحول اور معاشرہ ہی غلط ہے اور اس لیے فتویٰ یہ دے دیا جاتا ہے کہ یہاں سب کا قتل جائز ہے۔

محترم بھائیو! واللہ یہ بہت بڑا فتنہ ہے۔ یہ وہی فتنہ ہے جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے دور میں بھی کھڑا ہوا تھا۔ یہ بات ٹھیک ہے کہ بے خبری، جہالت اور ناواقفیت بہت بڑا جرم ہے اور ظاہر ہے اونچے طبقے کے لوگوں کا جرم عام لوگوں سے زیادہ بنتا ہے۔ کوئی شک نہیں کہ جس کی ذمہ داری زیادہ ہے، اگر وہ جاہل ہو تو اس کا گناہ بھی زیادہ ہوگا، لیکن کسی کے گناہ کو دیکھ کر آپ اس پر کفر کا فتویٰ لگا دیں، اللہ تعالیٰ کی شریعت اس کو نہیں مانتی۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص آیا اور کہنے لگا اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں یمن کے فلاں علاقے میں گیا، وہاں میں نے عجیب چیز دیکھی کہ لوگ اپنے بادشاہ کو سجدہ کرتے ہیں، اس کی تعظیم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرتے ہیں تو میں نے سوچا کہ ہمارے نبی ﷺ تو ہمارے لیے ایسے بادشاہوں سے بہت زیادہ حق رکھتے ہیں تو میں یہ بات نبی ﷺ کے سامنے رکھوں گا کہ آپ تعظیم کے لیے ہمیں سجدہ کرنے کی اجازت دیں۔ نبی ﷺ نے فرمایا: کہ میں تمھیں اجازت نہیں دے سکتا۔ یہ سجدہ صرف اللہ وحدہ لاشریک لہ کی ذات کے لیے ہے، اس کے علاوہ کسی اور کے لیے سجدہ کرنا حرام ہے۔ حدیث میں الفاظ ہیں کہ اللہ کے نبی ﷺ نے اسے سمجھاتے ہوئے فرمایا:

اگر سجدہ جائز ہوتا ہے تو میں بیوی سے کہتا کہ وہ تعظیم کے لیے اپنے خاوند کو سجدہ کرے۔

[ابن ماجه، كتاب النكاح، باب حق الزوج على المرأة : ١٨٥٣]

اس وجہ سے کہ اللہ نے خاوند کو اتنا بڑا مقام اور حق دیا ہے، لیکن اللہ تعالیٰ نے سجدے سے منع فرمایا ہے اور اسے حرام قرار دیا ہے۔ بیوی خاوند کو سجدہ کرسکتی ہے نہ عام آدمی کسی بادشاہ کو، کسی بڑے کو، کسی جگہ پر جاکر، کسی قبر پر، ہر جگہ حرام اور شرک ہے، سجدہ صرف اللہ کے لیے ہے۔ نبی ﷺ نے آنے والے اس شخص کو سمجھایا۔

اس باب میں اتنی زیادہ حدیثیں ہیں، جنھیں محدثین نے جمع کیا ہے، اسی طرح ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا جو اللہ کے نبی ﷺ کی محبت میں فریفتہ تھا، آپ ﷺ سے اسے بڑی گہری محبت اور عقیدت تھی، کہنے لگا:

« مَاشَاءَ اللّٰهُ وَمَاشِئْتَ »

”اے اللہ کے نبی ﷺ! جو اللہ چاہے اور جو آپ چاہیں، (وہی کچھ ہوتا ہے)۔“

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ”نہیں! یہ بات غلط ہے، شرک کا کلمہ ہے، اس سے توبہ کرو۔“

« جَعَلْتَنِي لِلّٰهِ عَدْلًا »

”تو مجھے اللہ کا شریک بنا دیا ہے۔“

« قُلْ مَا شَاءَ اللّٰهُ وَحْدَهُ » [مسند أحمد : ١/ ٢٨٣، ح: ٢٥٦٥]

”کہہ وہی ہوتا ہے جو اکیلا اللہ چاہتا ہے۔“

میرے چاہنے سے یا کسی کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا۔ وہی کچھ ہوتا ہے جو صرف اللہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چاہتا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے وہاں بھی کفر کا فتویٰ نہیں لگایا بلکہ اصلاح فرمائی۔

میرے عزیز بھائیو! یہ چند حدیثیں ہیں جو میں نے آپ کے سامنے رکھی ہیں اور میں امید کرتا ہوں کہ اگر آپ ان پر توجہ کریں تو اصلاح ہوسکتی ہے۔ اس فتنے کے اندر جو لوگ مبتلا ہیں جو حکمرانوں پر کفر کے فتوے لگا کر واجب القتل قرار دیتے ہیں کہ جی انھوں نے غیر اسلامی اور غیر شرعی قوانین بنائے ہیں جو کفریہ فعل ہے اور اس فعل کی وجہ سے یہ سب کافر ہوگئے ہیں۔ سب سزا وار اور واجب القتل ہیں۔

اگر آپ کسی عدالت میں بیٹھنے والے جج یا کسی حکومت کرنے والے شخص سے پوچھیں وہ کبھی یہ نہیں کہے گا کہ یہ سارے قوانین اللہ کی شریعت سے بہتر ہیں اور یہی چلیں گے۔ ہم اللہ کی شریعت کو چلانے کے لیے تیار نہیں۔ کوئی بھی کلمہ گو مسلمان ہو وہ اپنی مجبوریاں بتائے گا، تاویلیں بیان کرے گا۔ لیکن شریعت کا اور اس کے فرض ہونے سے انکار نہیں کرے گا۔ یہ غلطی ضرور ہے اور بہت بڑی غلطی ہے، اس لیے ضروری ہے کہ یہ تحریک اٹھائی جائے کہ مسلمانوں کا ملک ہو، وہاں اللہ کی شریعت کا نفاذ فرض ہے، ہم سب اس کے پابند ہیں۔ یہ بات کہنا، سمجھانا اور اس کے لیے قائل کرنا یہ سب چیزیں ضروری ہیں، لیکن اس پر کفر کے فتوے لگانے سے اصلاح کا رستہ رک جاتا ہے، دعوت کا کام ختم ہوتا ہے اور چڑ پیدا ہوتی ہے جو دعوت کا طریقہ نہیں ہے۔ اس حوالے سے حکومتوں سے جہاں غلطی ہو بیان کرنا اور اصلاح کرنا ضروری ہے۔ یہ بات بھی صحیح نہیں کہ آپ دیکھیں اور چپ رہیں۔ اگر بندہ بات سنتا ہے، اس کو آرام سے بات سمجھائیں۔ نصیحت کریں، قائل کریں۔ اللہ کا حکم سنائیں اور اگر کوئی جابر اور ظالم قسم کا بادشاہ ہو تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

«أَفْضَلُ الْجِهَادِ كَلِمَةُ حَقٍّ عِنْدَ سُلْطَانٍ جَائِرٍ»

[مسند أحمد: ۱۹/۳، ح: ۱۱۱٤۹]

”جابر و ظالم حاکم کے سامنے کلمہ حق کہنا بڑا جہاد ہے۔“

نبی ﷺ نے اصلاح کے اس عمل کو جہاد قرار دیا ہے۔ تمھیں سزا ملے یا جیل میں ڈالا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جائے تب بھی کلمہ حق کہو، جان قربان ہو جائے تب بھی کلمہ حق کہو۔ جابر بادشاہوں کے سامنے کلمہ حق کہو یہ افضل جہاد ہے۔ یہاں نبی ﷺ نے کلمہ حق کو جہاد کہا ہے، حکمرانوں کے خلاف تلوار چلانے کو جہاد نہیں کہا۔ اس کا ہمارے عام جوانوں اور ان کے پیچھے فتوے دینے والوں کو فہم نہیں ہے جبکہ ائمہ سلف کا ہمیشہ حکمرانوں کو دعوت دے کر اصلاح کا طریقہ رہا ہے۔

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے سامنے جب خلق قرآن کا مسئلہ آیا تو انھوں نے صاف کہا کہ یہ حکومتیں باطل عقیدے پر ہیں۔اس وقت کچھ علماء بادشاہوں کے کہنے پر ان کو خوش کرنے کے لیے ان کے حق میں فتوے دیتے تھے۔ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے ان علماء کی بھی مخالفت کی جو لالچ میں بادشاہوں کی خواہش کے مطابق فتوے دیتے تھے اور آج بھی ایسے مولوی ہیں جو اس طرح کے فتوے دیتے ہیں اور اس وقت بھی موجود تھے۔

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے واضح طور پر کلمۂ حق بیان کیا جس کے عوض ان کو جیل میں ڈال دیا گیا اور کوڑوں کی سزا ملتی تھی۔ ایک ڈاکو جیل میں ان کے ساتھ رہا، جب اس کو رہائی ملی تو اس نے آ کر بیان کیا، بادشاہ کو یہ غصہ ہے کہ اس نے میرے مقابلے میں کوئی بات کی ہے اور امام صاحب کو روزانہ ایسے کوڑے لگتے ہیں کہ اگر وہ ہاتھی کو بھی مارے جائیں تو ہاتھی بھی بلبلا اٹھے، لیکن امام صاحب صبر کے ساتھ یہ سزائیں جیل میں برداشت کر رہے ہیں۔ علماء کا یہی طریقہ رہا ہے اور یہی طریقہ درست ہے۔

امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے کتنی قربانیاں دیں، موت بھی جیل میں آئی لیکن کلمۂ حق کہتے رہے۔ جب تاتاریوں نے بغداد فتح کر لیا۔ بغداد کو مکمل طور پر تباہ کرنے کے بعد اور مسلمانوں کا قتل عام کرنے کے بعد وہ شام کا مورچہ فتح کرنے کے لیے بڑھ رہے تھے تو ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے مصر کے حکمران کے پاس ایک وفد بھیجا کہ تاتاری شام پر حملہ کر رہے ہیں، اگر یہ شام میں کامیاب ہو گئے اور شام کو فتح کر لیا تو اس کے بعد یہ مصر کو نہیں چھوڑیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گئے اور عالم اسلام کا کوئی بھی علاقہ باقی نہیں بچے گا۔ اس لیے آپ فوراً بیدار ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو حکومت اور طاقت عطا کی ہے، آپ کے پاس فوج بھی ہے۔ اپنی فوجی قوت لے کر آؤ اور تاتاریوں کے مقابلے میں کھڑے ہوجاؤ۔ اگر اب تم نے شام بچالیا تو مصر بھی بچالو گے۔

بہرحال ناصر نے وفد کی پروا نہ کی اور وہ لوگ مایوس ہوکر واپس آگئے۔ جب وفد نے آکر امام صاحب کو یہ خبر دی تو امام صاحب اس کام کو ادھورا چھوڑنے کی بجائے اپنے فریضے کی تکمیل اور اصلاح کے عمل کے لیے خود تیار ہوئے اور ایک وفد ہمراہ لیا، مصر پہنچ کر ناصر کے سامنے گفتگو کی اور حالات کا نقشہ بیان کیا کہ کس طرح تاتاریوں نے بغداد میں مسلمانوں کا قتل کیا ہے، کس طرح مسلمانوں کی خلافت کا خاتمہ کیا ہے، علاقے اجاڑ دیے ہیں اور اب وہ شام پر حملہ آور ہیں۔ کل ان کا حملہ مصر پر ہوگا اور تم خواب غفلت میں سو رہے ہو، مسلمانوں کے حکمران ہو، تمھیں احساس ذمہ داری نہیں ہے۔ ابن تیمیہ رحمہ اللہ کے وہ ساتھی جو وہاں موجود تھے اور ناصر کے دربار میں ان کی گفتگو سن رہے تھے، کہتے ہیں کہ ہم سارے یقین کر چکے تھے کہ ابن تیمیہ رحمہ اللہ ہمارے ساتھ واپس نہیں جا سکیں گے۔ ناصر غصے میں آکر ان کی گردن اڑا دے گا۔ امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کے جو الفاظ تھے، جو انداز تھا اور جو شدت انھوں نے اختیار کی تھی، اس کی بابت وہ کہتے ہیں کہ ہمیں یقین تھا کہ ہم اس دربار سے ابن تیمیہ رحمہ اللہ کو زندہ سلامت نہیں بچا سکیں گے۔

علماء کا یہ انداز ہونا چاہیے، حکمرانوں کی غفلت پر انھیں بیدار کرنا، اس کے لیے کلمۂ حق کہنا اور خاموشی کی بجائے قدم اٹھانا، سلف کا، علمائے امت کا طریقہ کار رہا ہے۔ انھوں نے یہ کبھی نہیں کہا کہ تو کافر ہے، ہمارا تیرے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے۔ اسی وجہ سے امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کے اس کلمہ حق کا اثر ہوا اور ناصر تیار ہوگیا۔ وہ اپنی فوج اور ہتھیار لے کر شام پہنچا اور مصر کی فوج شام کی اس جنگ میں شریک ہوئی۔ امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کی تحریک اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اصلاح پر اللہ تعالیٰ نے اس علاقے کو برباد ہونے سے بچالیا۔شام میں تاتاریوں کو شکست ہوئی اوران کے بڑھتے ہوئے قدم رک گئے۔

عزیز بھائیو! میں آپ کو یہ بتاتا چلوں کہ آج اللہ کے فضل سے ہماری جماعت مسلم حکمرانوں کو دعوت دے کر یہی کام کر رہی ہے اوراسی وجہ سے جماعت کفر کے سینے میں کھٹک رہی ہے۔آج انڈیا کس قدر پریشان ہے؟ کہتا ہے کہ پاکستان میں ہمیں کسی سے مسئلہ نہیں ہے،سوائے جماعۃ الدعوہ کے۔امریکہ کا وزیر خارجہ کیری جو پچھلے ہفتے اسلام آباد آیا تھا، وہ دو دن یہاں بیٹھا مطالبہ کرتا رہا کہ جماعۃ الدعوہ پر پابندی لگاؤ گے تو میں جاؤں گا۔ کیونکہ ہمارے لیے مسئلہ یہی جماعت ہے۔

اسلام آباد کے حکمران اعلانات کر رہے ہیں کہ کیری صاحب! ہم آپ کی بڑی اطاعت کرنے والے ہیں اور آپ سے عقیدت رکھنے والے ہیں، ہم نے جماعۃ الدعوہ کے اثاثے منجمد کر دیے ہیں۔ہم نے یہ کر دیا،وہ کر دیا ہے۔یہ انڈیا،امریکہ کو خوش کرنا چاہتے ہیں اوراللہ کے فضل وکرم سے ملک میں جماعت کا کردار دعوت ہے ،حکمرانوں، مسلمانوں اورعام لوگوں کو دعوت ہے۔ جماعتوں کو اکٹھا کرنا،علماء کو احساس دلانا ہے اور اصلاح کی دعوت کواٹھانا ہے۔ملک میں تلوار اور گولی نہیں چلے گی اور جماعۃ الدعوۃ کا ہر جوان ان شاء اللہ پاکستان کا محافظ ہے۔اسی طرح تمام مسلم معاشروں کی حفاظت اس کی ذمہ داری ہے جبکہ اللہ کے دشمن چاہتے ہیں کہ پاکستان ترنوالا بن جائے اور ان ظالموں کو یہاں سازشیں کرنے کا موقع مل جائے، جیسے مشرقی پاکستان میں بنگالی لوگوں کو دھوکا دے کر اور وہاں اپنے ہم نواؤں کو کھڑا کر کے مکتی باہنی کے قیام جیسی سازشیں کر کے مشرقی پاکستان کو ہڑپ کر گئے اوراسے فوجی قبضے کے ذریعے علیحدہ کر دیا۔انڈیا باقی ماندہ پاکستان کے بارے میں بھی یہی سوچ رکھتا ہے اور سازشیں کر رہا ہے۔

میں صاف صاف بتا رہا ہوں کہ امریکہ ہماری مخالفت میں کیوں کھڑا ہے اور ہمارے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سروں کی قیمتیں کروڑوں ڈالر کیوں مقرر کرتا ہے اور اسلام آباد میں بیٹھا اس کا وزیر خارجہ جماعۃ الدعوہ پر پابندی پر اصرار کیوں کرتا ہے؟ کیونکہ اللہ کے دشمن اس ملک میں سازشیں کرنا چاہتے ہیں، خواہ وہ امریکہ ہو یا انڈیا ان سب کے سامنے جماعۃ الدعوہ ننگی تلوار اور ان کی سازشوں کے سامنے رکاوٹ ہے۔

اللہ کے فضل وکرم سے اب یہ باتیں کھل کر سامنے آرہی ہیں۔ بعض لوگ بے چارے کل سے میڈیا پر پروپیگنڈا سن کر پریشان ہو رہے ہیں۔ پریشان ہونے کی کوئی ضرورت نہیں ہے اور جو یہاں کفر کے فتوے لگا کر دھماکے کرتے ہیں، جان کیری نے کیا ان کے بارے میں بھی کوئی کلمہ کہا ہے؟ نہیں بالکل نہیں، ان کو صرف جماعۃ الدعوہ کی تکلیف ہے۔

محترم بھائیو! یہ ہے جماعۃ الدعوہ کا وہ سچا منہج، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا منہج، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا منہج اور سلف کا منہج ہے کہ اپنے ملکوں معاشروں میں دعوت دیں اور اخلاص کے ساتھ عام وخاص، عوام حکمرانوں کی اصلاح کی جائے۔

الحمدللہ! ملک میں کلمۂ حق کے ساتھ، اصلاح کرنا جماعۃ الدعوہ کا کردار ہے اور جو اللہ کے دشمن مسلم معاشروں پر غاصبانہ قبضے کرنے والے، حقوق چھیننے والے اور مسلمانوں کی آزادیاں ختم کرنے والے ہیں، ان کے خلاف ہم جہاد کریں گے اور جب تک اللہ نے جان دی ہے، جہاد کرتے ہی رہیں گے۔ ان شاء اللہ یہ میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا دیا ہوا جہاد کا عقیدہ ہے، یہی سلف کا عقیدہ ہے۔ اسی لیے امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کھڑے ہوئے تھے اور وہ جنگ جو شام کی سرحد پر تاتاریوں کے خلاف لڑی گئی، جبکہ تاتاری بغداد کی اینٹ سے اینٹ بجا آئے تھے، مسلمانوں نے اس جنگ میں مصر اور گردونواح سے مدد لی، لیکن شام میں تاتاریوں کو شکست دینے والے لشکر کی کمان ایک عالم دین شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کر رہے تھے۔ آج علماء کے کرنے کا کام یہ ہے۔ علماء کے علاوہ ان صلیبیوں کو ملکوں پر قبضے کرنے سے کون روکے گا اور ہندوؤں کو سازشیں کرنے اور یہودیوں کی خباثتوں اور سازشوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے مسلمانوں کی حفاظت کون کرے گا؟

آج اللہ کے فضل وکرم سے جماعۃ الدعوۃ یہی دعوت اور منہج رکھتی ہے۔محترم بھائیو! آج نکھار ہو چکا ہے کوئی پریشانی کی بات نہیں ہے کہ جماعۃ الدعوۃ کے اثاثے منجمد کر دیے گئے۔ عزیز بھائیو! جماعۃ الدعوۃ کے اثاثے کیا ہیں اور کہاں ہیں جو یہ منجمد کریں گے، یہ پاکستان سارا جماعۃ الدعوۃ کا اثاثہ ہے ۔اس ملک کے کروڑوں مسلمان دیکھ رہے ہیں کہ جماعت تھرپارکر میں کام کر رہی ہے۔ پچھلے سال میں تھرپارکر گیا ہندو اور مسلمان اکٹھے ہو کر آ کے مجھے کہنے لگے کہ جماعۃ الدعوۃ نے اس علاقے میں بڑا کام کیا ہے ،اب آپ اس پورے علاقے میں گیارہ سو کنویں بنوادیں ۔کہنے لگے ہم حکومتوں کے سامنے رو رو کے تھک گئے ہیں لیکن انھوں نے یہ کام نہیں کیا۔حکومتی لوگ محض برائے نام دورے کرتے، خبریں لگواتے، تصویریں کھنچواتے اور چلے جاتے ہیں آپ یہ کام کر دیں۔ میں نے کہا ہم ان شاء اللہ کوشش کریں گے اور ماشاء اللہ تین سو کنویں ہم نے ایک سال میں ہی مکمل کر لیے ہیں۔

اب میں عنقریب دوبارہ تھرپارکر جارہا ہوں۔ان شاء اللہ ان کے افتتاح ہوں گے، لوگ اکٹھے ہوں گے اور کافروں کے سینوں پر سانپ لوٹیں گے،انڈیا کو بہت تکلیف ہوگی ،سو ہوتی رہے اور ہونی بھی چاہیے۔ہم تو الحمدللہ ہر جگہ جاتے اور دعوت کا کام کرتے ہیں لیکن اللہ کے دشمنوں کو یہ چیزیں بڑی بُری لگتی ہیں ۔مدتوں بعد بلوچستان میں پاکستان زندہ باد کے نام سے ریلیاں نکلتی ہیں،اللہ کے فضل سے وہاں جماعت کا ایک کردار ہے، جماعت وہاں لوگوں کی مدد اور ان کے تعاون سے محرومیوں کے شکار لوگوں کو ضرورت کی چیزیں مہیا کر رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں کام کرنے کا موقع دیا ہے ،اس لیے ان دشمنوں کو یہ جماعت بڑی بری لگتی ہے۔

محترم بھائیو! یہ مسئلہ صرف ہمارا نہیں ہے۔ پاکستان کا مسئلہ ہے ، بلکہ اسلام کا مسئلہ ہے۔ یہ دشمنی اسلام سے ہے ،سلامتی کونسل کا جنرل سیکرٹری بان کی مون دو ہفتے پہلے بولا کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حافظ سعید پر ہم نے بڑی سخت پابندیاں لگائی ہیں۔1267، جو ہمارے پاس سب سے بڑی دفعہ ہے، اس پر لگا دی ہے لیکن پھر بھی یہ نہیں رکتا، وہ ہمارے بولنے پر پابندی لگانا چاہتے ہیں مگر جو فرانس کے ظالم میرے نبی ﷺ کے خاکے چھاپتے ہیں،ان کے بارے میں وہ کہتے ہیں کہ یہ تحریر وتقریر کی آزادی کا حق رکھتے ہیں،ہم ان کو نہیں روک سکتے۔

محترم بھائیو! یہ مسئلہ میرا نہیں ہے، یہ اسلام کا مسئلہ ہے اور اس وجہ سے یہ سارے ہمارے دشمن ہیں۔ واللہ! میں تو خوش ہوں کہ قیامت کے دن ہمارے پاس کچھ اور نہ ہوا تو ان شاء اللہ، اللہ کے سامنے یہ کہیں گے کہ یا اللہ! تیرے دشمن ہمارے دشمن تھے۔ یہ ساری دشمنی تیرے دین کی وجہ سے تھی اور ہم ماریں کھاتے رہے، پابندیاں برداشت کرتے رہے۔ الحمدللہ اس وقت یہ جنگ ہے جو عالم کفر نے ہم پر مسلط کر رکھی ہے اور یہ اس جنگ کے مختلف مراحل ہیں جو آپ کو نظر آ رہے ہیں، پھر ان ظالموں کو تکلیف اس بات کی ہے کہ ہم اس جنگ کے تانے بانے کو سمجھتے بھی ہیں اور برسرِ منبر بیان بھی کرتے ہیں۔

وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمين

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خطبہ جمعۃ المبارک 30 جنوری 2014ء

إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهُ وَ نَسْتَعِينُهُ وَ نَسْتَغْفِرُهُ......... أَمَّا بَعْدُ!

فَأَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ○ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

﴿مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ مِنْ بَعْدِ إِيْمَانِهِ إِلَّا مَنْ أُكْرِهَ وَ قَلْبُهُ مُطْمَئِنٌّ بِالْإِيْمَانِ وَ لٰكِنْ مَّنْ شَرَحَ بِالْكُفْرِ صَدْرًا فَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ مِّنَ اللّٰهِ وَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ﴾ [النحل:١٠٦]

”جو شخص اللہ کے ساتھ کفر کرے اپنے ایمان کے بعد، سوائے اس کے جسے مجبور کیا جائے اور اس کا دل ایمان پر مطمئن ہو اور لیکن جو کفر کے لیے سینہ کھول دے تو ان لوگوں پر اللہ کا بڑا غضب ہے اور ان کے لیے بہت بڑا عذاب ہے۔“

انتہائی اہم موضوع تکفیر کے حوالے سے یہ خطبے ہو رہے ہیں، کیونکہ اس وقت یہ تکفیر کا فتنہ مسلمان کو کافر قرار دینے کا فتنہ انتہا پر پہنچ چکا ہے۔ اس میں اتنی شدت پیدا ہوگئی ہے کہ آج امت مسلمہ کا اس حوالے سے بہت زیادہ نقصان ہو رہا ہے، تو پچھلے چند خطبے اس موضوع پر ہوئے۔ ان شاء اللہ آج کا خطبہ بھی اسی حوالے سے ہے کہ کسی شخص کو، جو کلمہ گو ہے، مسلمان ہے، اپنے آپ کو مسلمان کہلواتا ہے، کافر یا مرتد قرار دینا ہو تو اللہ کی شریعت نے اس کے لیے ضابطے مقرر فرمائے ہیں یہ نہیں ہے کہ ہر شخص دوسرے کو کافر کہے۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ”اگر کوئی کسی مسلمان کو کافر کہے گا جبکہ وہ کافر ثابت نہ ہو تو کہنے والا کافر ہو جائے گا۔“ [بخاري، كتاب الأدب، باب من أكفر أخاه بغير تاويل ...... : ٦١٠٣]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ مسئلہ معمولی نہیں ہے۔ ہمارے ہاں عام لوگ اس مسئلے کو نہ سمجھنے کی وجہ سے غلط فہمی میں بڑی بڑی باتیں کر جاتے ہیں، خاص طور پر نوجوانوں کا طبقہ۔ چونکہ فرقہ واریت اس وقت عام ہے، اس وجہ سے بھی یہ مسئلہ بڑی شدت اختیار کر گیا ہے۔

تو بہت سوچ سمجھ کر یہ باتیں ہونی چاہئیں کیونکہ یہ حساس ترین مسئلہ ہے۔ جو ضوابط اللہ کی شریعت نے مقرر فرمائے ہیں، ان کا لحاظ رکھنا ضروری ہے، یہ صاف بات ہے کہ علماء ہی یہ کام کر سکتے ہیں۔ بے علم آدمی جس کو شریعت کا علم اور فہم نہیں ہے، وہ فتویٰ لگانے کا کام کر ہی نہیں سکتا۔ کسی کو یہ جرأت ہونی بھی نہیں چاہیے۔

یہ سمجھنا ضروری ہے کہ وہ ضوابط کیا ہیں؟ کسی شخص کو معین طور پر کہنا کہ فلاں شخص کافر ہے، فلاں شخص منافق ہو گیا ہے۔ فلاں شخص مشرک ہو گیا۔ کسی کو خاص کر کے اور اس پر حکم لگانے کے لیے اللہ کی شریعت نے جو ضابطے مقرر کیے ہیں۔ ان کو سمجھنا بہت ضروری ہے۔ پچھلے خطبے میں ان میں سے ایک ضابطے کو بڑی تفصیل کے ساتھ بیان کیا گیا تھا۔ اس خطبے میں تکفیر کے متعلق اس ضابطے کو تفصیل سے بیان کیا جائے گا۔

تکفیر معین میں جہالت و ناواقفیت کا لحاظ رکھنا:

اللہ کی شریعت اس بات کا لحاظ رکھتی ہے کہ جس شخص پر تم کفر کا فتویٰ لگا رہے ہو، وہ علم رکھتا ہے کہ نہیں؟ کہیں وہ بے علمی اور جہالت میں تو ایسی بات نہیں کہہ رہا۔ اس بات کا لحاظ بہت ضروری ہے۔ یہ بجا ہے کہ جہالت خود بہت بڑی غلطی ہے۔ کسی چیز کا نہ سمجھنا، علم نہ ہونا بھی جرم ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ مسلمان کو چاہیے کہ وہ اسلام کی بنیادی چیزوں کا علم رکھے۔ اللہ کی توحید کو سمجھے، توحید کے تقاضے پورے کرے۔ اسماء وصفات، اللہ تعالیٰ کی ربوبیت، الوہیت، بنیادی عقیدے کے مسائل کو ہر شخص سمجھے کہ اللہ کی توحید اس کی ذات میں کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ کی صفات میں توحید کیا ہے؟ اسی طرح باقی ایمانیات ساری کی ساری باتیں بہت ضروری ہیں عقائد کا نہ جاننا، ان کا علم نہ رکھنا، یہ جہالتیں جو معاشرے میں، اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وقت عام ہیں، یہ بہت بڑی غلطیاں ہیں۔ان غلطیوں کا ازالہ ہونا چاہیے۔لوگوں کو سمجھانا چاہیے، قائل کرنا چاہیے کہ علم حاصل کرو۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

« طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ »

[ابن ماجه ، كتاب السنة، باب فضل العلماء...... : ٢٢٤]

''ہر مسلمان پر علم حاصل کرنا فرض ہے۔''

اس کا کیا مطلب ہے؟ یہ کہ ہر مسلمان کو انجینئر بننا چاہیے؟ ہر مسلمان کو ڈاکٹر بن جانا چاہیے؟ ہر مسلمان یہ بھی علم حاصل کرے ،وہ بھی علم حاصل کرے،نہیں......! علم سے مراد یہاں دین کا علم ہے کہ دنیا کو دین کے تابع کیسے کرتا ہے اور نجات کا علم ہے کہ کس بات سے قیامت کے دن تمھاری نجات ہوجائے گی، دوزخ سے بچاؤ کیونکر ممکن ہوگا اور جنت میں داخلہ کیسے ہوگا۔

اس سے مراد ہے عقیدے اور دین کے بنیادی مسائل کا علم۔ ہر مسلمان کو چاہیے کہ وہ وقت دے، عقائد کو سمجھے، اعمال و اخلاق اور اسلام کے یہ تمام بنیادی مسئلے،ان سب چیزوں کا علم ہونا لازم ہے لیکن اگر کسی کو علم نہیں ہے تو یہ کہہ سکتے ہیں کہ جہالت اس کی بہت بڑی غلطی ہے۔اس کا علم نہ ہونا بہت بڑا گناہ ہے۔ یہ بات صحیح ہے۔ یہ بات کہہ سکتے ہیں لیکن آپ اس کی بنیاد پر کفر کا فتویٰ لگائیں۔وہ بے علمی جہالت کی وجہ سے کوئی کلمہ زبان سے کہہ دے تو آپ اس پر کفر کا فتویٰ لگائیں، اللہ کی شریعت اس بات کو نہیں مانتی۔اس وقت عام مسلمان اس گناہ کا شکار ہیں،اس میں کوئی شک نہیں۔ حکمران بھی اس غلطی کا شکار ہیں، وہ بھی نہیں جانتے۔ آج کل حکومت کرنے کے لیے ڈگریاں ضروری ہیں۔ دین کا علم حاصل کرنا لوگ ضروری نہیں سمجھتے۔ یہ بہت بڑی غلطی ہے۔ عام آدمی کی بھی غلطی ہے، حاکم کی بھی غلطی ہے،سب کی غلطی ہے۔سب کو ازالہ کرنا چاہیے۔ یہاں میں یہ بھی واضح کردوں یہ جو تکفیر کا فتنہ اٹھتا ہے،اس میں عام آدمی پر فتوے نہیں لگتے بلکہ اس کا لحاظ رکھا جاتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حکمران طبقہ کی خاص طور پر تکفیر کی جاتی ہے، ان کو واجب القتل قرار دیا جاتا ہے، اس کے لیے کوشش کی جاتی ہے، لوگوں کو تیار کیا جاتا ہے اور قتل کی تحریک اٹھائی جاتی ہے، نظام ترتیب دیا جاتا ہے، ملکوں اور معاشروں میں فساد پھیلایا جاتا ہے اور یہ سلسلہ صرف حکمران طبقے تک مخصوص ومحدود کیا جاتا ہے۔ پہلے بھی یہ فتنہ موجود تھا اور اس وقت بھی ہے۔ تو عام آدمی بے سمجھ ہے، اس کو علم اور فہم نہیں اور اس کا آپ لحاظ رکھ لیتے ہیں، حکمران طبقے کے لوگوں کو بھی سمجھائیں اور دعوت دیں، لیکن ان کے لیے تکفیر کا سلسلہ شروع کر کے تحریک بنانا اللہ کی شریعت میں جائز نہیں ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ ہمارے علماء فتنۂ تکفیر کی اصلاح کے لیے بالکل کوشش نہیں کرتے جو بہت بڑی غلطی ہے۔ اگر کوئی کام غلط ہو رہا ہے اس کو روکا جائے، سمجھانے کی کوشش کی جائے تو معاملے کی اصلاح ہو جاتی ہے لیکن اللہ تعالیٰ معاف کرے، ہمارے منبر و محراب سے بھی یہی غلطی ہو رہی ہے بلکہ اگر میں یہ کہوں کہ اس فتنۂ تکفیر میں منبر و محراب نے کیا کردار ادا کیا ہے تو یہ بھی بڑی بھیانک حقیقت ہے۔

ہمارے علماء، خطباء اور امت کو اصلاح کی دعوت دینے والے بھی اس مسئلے کی حساسیت کو سمجھ کر اپنا فرض ادا کریں۔ ہمارے ہاں یہ سیاست بنی ہوئی ہے۔ دوسرے کو کافر قرار دینا، فرقہ واریت میں باقاعدہ ایک مشن بنا ہوا ہے اور یہ منبر اصلاح کے لیے اتنا استعمال نہیں ہوا، جتنا بگاڑ کے لیے ہوا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ عام آدمی آج مسجد سے وابستہ ہونا ضروری خیال نہیں کرتا۔ ان لوگوں کی غلطی ضرور ہے جو مسجدوں میں نہیں آتے لیکن غلطی ان کی بھی ہے جو لوگوں کو مسجدوں سے بھگاتے ہیں جو کشش پیدا نہیں کرتے اور مسائل کو اس طریقہ سے بیان نہیں کرتے کہ امت کی اصلاح ہو اور بگاڑ دور ہو جائے۔

نبی اکرم ﷺ نے اپنی امت کے زوال کے دور کو بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ میری امت میں زوال آئے گا، تباہیاں آئیں گی، فساد ہوگا، فتنے ہوں گے اور قتل ہوں گے، وہاں یہ الفاظ بھی ہیں کہ وہ علماء جنھوں نے نبیوں کے وارث ہونے کا حق ادا کرنا تھا اور امت کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اصلاح کرنا تھی، امت کو جوڑنا تھا، ان کے آپس کے لڑائی جھگڑے ختم کرنے تھے، لوگوں کو فسادات سے روک کر امن کے رستوں پر لانا تھا۔ لوگوں کو ایک دوسرے کے حقوق سے آگاہ کرنا تھا، قتل وغارت گری سے روکنا تھا، وہ اپنی ذمہ داریوں کو ادا کرنے کی بجائے شر پھیلائیں گے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''میری امت کے علماء شریر لوگ ہوں گے اور ایک حدیث میں ہے کہ فتنے ان سے جنم لیں گے اور یہ بڑی سخت بات ہے۔ بگاڑ بہت ہو چکا ہے لیکن اصلاح نہیں ہو سکی۔ بگاڑ اور فساد کے لیے تو رستے کھلے رہے لیکن اصلاح کے لیے اس نہج پر کام نہیں ہو سکا، اس حوالے سے ہر طبقے کے حکمرانوں اور عوام کی اصلاح بہت ضروری ہے، تو علمائے امت کی اصلاح بھی اس وقت بہت ضروری ہے، ہر کسی کو اپنی غلطی کا احساس ہونا چاہیے۔

محترم بھائیو! اگر نبی ﷺ کی باتوں کو ہم غور سے پڑھیں اور سمجھنے کی کوشش کریں تو سے آج جو کچھ ہو رہا ہے، جیسے حالات بنے ہوئے ہیں، امت جس کیفیت میں ہے، جتنا بگاڑ ہے، جتنی فرقہ واریت اور اس میں جتنی شدت ہے اور جتنا قتل ہے، ان سب چیزوں کو اللہ کے نبی ﷺ بیان کر چکے ہیں۔ آپ ﷺ سمجھا گئے، ایک ایک بات بیان کر گئے اور قیامت تک جیسے بھی حالات ہو سکتے ہیں، ان حالات میں بچاؤ کی جتنی تدبیریں ہونی چاہئیں، آپ ﷺ نے سب کچھ بیان کر دیا ہے، لیکن افسوس ہے کہ ہمارے لوگ ان چیزوں کی طرف توجہ ہی نہیں کرتے۔ ہمارے علماء بھی جن چیزوں کا فتویٰ دینا چاہیے، ان کا فتویٰ نہیں دیتے۔ آج دیکھیں فتوے کن چیزوں پر چلتے ہیں، لوگوں کو تو بس طلاق کے فتوے کے لیے مولوی سے رابطہ کرنے کی ضرورت ہے کہ میں بیوی کو تین طلاقیں اکٹھی دے چکا ہوں، اب کیا کروں؟ یہ ضرورت رہ گئی ہے مولوی کی۔ آج اکثر فتوے نکاح و طلاق کے لکھے جاتے ہیں اور لوگوں کو ضرورت بھی اسی بات کی ہے۔ علماء پڑھتے بھی یہی ہیں اور اختلاف بھی اسی پر ہوتا ہے۔ ایک مجلس کی تین طلاقیں جائز ہیں یا نہیں؟ اس کے لیے دلائل ہیں، اس کے لیے ہی مناظرے ہیں، اس کے لیے بحثیں ہوتی ہیں، اس پر کتابیں اور فتوے لکھے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جاتے ہیں، اسی پر محنتیں ہوتی ہیں اور اسی کے لیے سب کچھ پڑھا پڑھایا جاتا ہے۔لوگوں کو جس چیز کی ضرورت ہوتی ہے، علماء بھی اسی چیز پر توجہ کرتے ہیں اور باقی ساری چیزوں، دین کی باتوں پر کوئی توجہ نہیں۔حالانکہ دین تو مکمل ہے۔تمام مسائل کو بیان کرتا ہے، خواہ وہ مسائل اجتماعی ہوں، انفرادی ہوں، معاشی ہوں، سیاسی ہوں، سماجی معاملات کہ ایک دوسرے کے ساتھ تعلقات میں کن چیزوں کو اختیار کرنا اور کن چیزوں سے رک جانا ہے، حلال وحرام کیا ہیں، حقوق وفرائض کیا ہیں؟ اسلام تو زندگی کے ہر شعبہ میں رہنمائی کرتا ہے اور اللہ کا دین تو ہر چیز بیان کرتا ہے لیکن لوگوں کو ان مسائل کی کوئی ضرورت نہیں۔ لوگ کاروبار اپنی مرضی کا کرتے ہیں، کبھی اس بارے میں مسئلہ نہیں پوچھتے، نہ ہی علماء معاشی مسائل کو پڑھنا اور بیان کرنا ضروری سمجھتے ہیں، نہ لوگ ان سے فتوے لیتے ہیں اور نہ ہی اس کے لیے محنت کرتے ہیں، اسی طرح آج تکفیر کا مسئلہ اسی مصیبت کا شکار ہے، نہ پڑھا جاتا ہے، نہ اس کے لیے علم وفہم حاصل کیا جاتا ہے اور نہ اس کے لیے احکام وضوابط جو اللہ کی شریعت نے قائم کیے ہیں، وہ بیان کیے جاتے ہیں۔ ہمارے علماء بھی ان چیزوں سے واقف نہیں ہیں، یہی وجہ ہے کہ اصلاح کی بجائے بگاڑ بہت زیادہ ہو رہا ہے۔حکمران طبقے، اونچے طبقے جن کے پاس اقتدار ہے، اختیار ہے، وہ بات سے ناواقف ہیں، فہم نہیں رکھتے، اس کے بغیر ہی وہ کام اور حکومتیں چلا رہے ہیں۔ایک بات تو یہ ہے کہ جہالت عوام کی ہو یا خواص کی، سب کی اصلاح ضروری ہے، لیکن کسی طبقے پر کفر کا فتویٰ لگانا درست نہیں ہے۔ ایسے موقع پر فتوے تو جلتی پر تیل ڈالنے والی بات ہے۔ایک مسئلہ تو جہالت و ناواقفیت کا ہے جس کا شریعت نے پورا لحاظ رکھا ہے کہ کسی کو ناواقفیت کی بنا پر نشانہ نہیں بنانا چاہیے اور کفر کا فتویٰ دے کر کسی کو کسی کے خلاف بھڑکانا نہیں چاہیے۔

تکفیر معین میں مجبوری:

دوسری بات جو شریعت نے ایک ضابطے کے طور پر مقرر فرمائی ہے، وہ تکفیر معین کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حوالے سے ہے کہ کسی شخص کو کافر یا مرتد قرار دے کر آپ لوگوں کو اس کے خلاف کھڑا کریں اور اس کے قتل کا فتویٰ دے دیں۔ اس کے لیے اللہ تعالیٰ نے ایک علیحدہ ضابطہ مقرر فرمایا ہے جس کا سمجھنا بہت ضروری ہے۔ اس حوالے سے میں قدرے تفصیل سے عرض کروں گا اور یہ مسئلہ ہے مجبوری کا۔

کوئی شخص اگر ایسی بات یا فعل کرتا ہے جسے آپ کلمۂ کفر سمجھتے ہیں اور اس بنیاد پر آپ اس پر کفر کا فتویٰ بھی لگا رہے ہیں، تو اس سے پہلے دیکھنا یہ ہے کہ اس شخص کی حالت کیا ہے؟ کہیں مجبوری میں تو یہ بات نہیں کہہ رہا اور اگر مجبوری میں بات کر رہا ہے تو پھر آپ اس کا لحاظ رکھیں اور کفر کا فتویٰ نہ لگائیں کیونکہ اللہ کی شریعت نے مجبوریوں کا خیال رکھا ہے۔

محترم بھائیو! یہ شریعت قیامت تک قائم ہونے والی شریعت ہے اور یہی شریعت پوری دنیا میں نافذ اور غالب ہونے والی ہے۔ یہ محمدی شریعت، آخری شریعت ہے، حالات جتنے مرضی تبدیل ہوں لیکن شریعت یہی چلے گی، اس میں گنجائش اور وسعت موجود ہے لیکن تنگ نظری، خاص طور پر علماء کی تنگ نظری نے اس مسئلے کو بڑا بگاڑ دیا ہے۔

تو اللہ کی شریعت نے اس بات کا بہت لحاظ رکھا ہے کہ کوئی شخص مجبور ہو کر تو ایسا کام نہیں کر رہا جس کے اس قول و عمل سے آپ اس پر کفر کا فتویٰ لگا رہے ہیں، آپ اس کو دیکھیں کہ کہیں وہ مجبور تو نہیں ہے؟ سورۂ نحل میں واضح طور پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ اِيْمَانِهٖۤ اِلَّا مَنْ اُكْرِهَ وَ قَلْبُهٗ مُطْمَىِٕنٌّۢ بِالْاِيْمَانِ وَ لٰكِنْ مَّنْ شَرَحَ بِالْكُفْرِ صَدْرًا فَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ مِّنَ اللّٰهِ ۚ وَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ﴾ [النحل:١٠٦]

”جو شخص اللہ کے ساتھ کفر کرے اپنے ایمان کے بعد، سوائے اس کے جسے مجبور کیا جائے اور اس کا دل ایمان پر مطمئن ہو اور لیکن جو کفر کے لیے سینہ کھول دے تو ان لوگوں پر اللہ کا بڑا غضب ہے اور ان کے لیے بہت بڑا عذاب ہے۔“

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یعنی ایک شخص مجبوری میں کوئی کلمۂ کفر کہتا ہے لیکن اس کا دل ایمان پر مطمئن ہے تو اس کا معاملہ مختلف ہے۔ مفسرین نے اس آیت کے شانِ نزول میں بڑی تفصیل کے ساتھ حالات وواقعات بیان فرمائے ہیں کہ جولوگ شروع شروع میں مسلمان ہوئے ،ان کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی۔

سیرت ابن ہشام میں بڑی تفصیل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔اسی طرح امام حاکم اور دوسرے محدثین نے اس کے بارے میں روایت بیان فرمائی ہے کہ جولوگ شروع شروع میں اسلام قبول کر کے معاشرے کے سامنے کھڑے ہوئے ،ان کے لیے بہت بڑی بڑی تکلیفیں اور مسائل تھے۔

سیرت ابن اسحاق میں ہے کہ جب مکہ کے مشرک یہ طے کر بیٹھے تھے کہ لا الٰہ الا اللہ کہنے والے کسی شخص کو وہ نہیں چھوڑیں گے، بے پناہ تکلیفیں اور سزائیں دیں گے، اللہ تعالیٰ نے نبی ﷺ کے دفاع کے لیے آپ ﷺ کے چچا کو کھڑا کر دیا۔

ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جنھوں نے ابتدا میں اسلام قبول کیا، ان کا قبیلہ اتنا طاقتور تھا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے قبیلے کی وجہ سے ان کو دفاع دیا اور باقی عام لوگ، جن میں عمار، صہیب اور بلال رضی اللہ عنہم جو تقریباً غلاموں کے خاندانوں میں سے تھے، ان کے پورے پورے خاندانوں پر ظلم ہو رہا تھا، ان کو تکلیفیں دی جاتی تھیں اور شہید کر دیا جاتا تھا۔ عمار رضی اللہ عنہ، اماں سمیہ رضی اللہ عنہا کو ابوجہل نے دو اونٹوں کے ساتھ باندھ کر ان کو مخالف سمت میں چلا کر درمیان میں نیزہ مار کر شہید کر دیا۔ جرم کیا ہے؟ لا الٰہ الا اللہ، اسلام کو قبول کرنا جرم ہے۔

آل یاسر بہت سخت سزائیں دی گئیں کہ ایک دفعہ ان کو مارا جا رہا تھا اور نبی ﷺ پاس سے گزرے فرمایا:

«صَبْرًا يَا آلَ يَاسِرٍ» [مستدرك حاكم، ٣/ ٤٣٢، ح: ٥٢٤٦]

”اے آل یاسر تم صبر کرو۔“

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿ فَاِنَّ مَوْعِدَکُمُ الْجَنَّۃُ ﴾

''میں تمھیں جنت کا وعدہ دیتا ہوں۔''

اس کلمۂ اسلام پر جو تمھیں ماریں پڑ رہی ہیں اس پر صبر کرنا۔ آپ سب جانتے ہیں کہ بلال رضی اللہ عنہ کے ساتھ کیا سلوک ہوا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دے دی کہ آپ اپنی زبان سے ایسا کلمہ کہہ سکتے ہیں جس سے تمھیں مار نہ پڑے اور تمھیں چھوڑ دیا جائے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عمار رضی اللہ عنہ سے کہا کہ اگر کوئی ایسا موقع آئے، یہ تمھاری زبان سے جو کہلوانا چاہیں کہہ دینا تاکہ تم مار سے بچ جاؤ۔ یعنی تمھاری زبان سے اگر کوئی کلمۂ کفر کہلوانا چاہیں تو کہہ دینا۔

یہ واقعات اس آیت کے شان نزول میں بیان ہوئے ہیں کہ جن کے دل ایمان پر مطمئن ہوں لیکن وہ اللہ کے دشمنوں کے مجبور کر دینے کی وجہ سے سزاؤں، ماروں، مخالفتوں اور شرارتوں سے بچنے کے لیے اگر کوئی ایسی بات کہہ دیتے ہیں، کلمۂ کفر زبان سے نکال دیتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان کو معاف فرما دے گا۔

مفسرین، محدثین اور شارحین نے اس آیت کو باقاعدہ ایک ضابطے کے طور پر بیان فرمایا ہے کہ ہر کسی کی مجبوری کو دیکھنا ہے اور مجبوری کے بھی لمبے چوڑے سلسلے ہوتے ہیں۔ اس ضمن میں محدثین نے حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ کا ایک واقعہ بھی نقل فرمایا ہے جسے آپ غور سے پڑھیں اور سمجھیں تو اللہ کے فضل سے بڑی بڑی باتیں سمجھ آ سکتی ہیں اور اگر یہ چیز آپ ان لوگوں کو بھی سنائیں جو اس فتنہ میں مبتلا ہیں تو اللہ سے امید ہے کہ ان شاء اللہ ایسے نوجوانوں کو بات ضرور سمجھ آئے گی۔

واقعہ یہ ہے اور اس کا ذکر سورۃ الممتحنہ میں بھی موجود ہے کہ حاطب رضی اللہ عنہ ہجرت کر کے مدینہ پہنچ گئے جبکہ ان کے بیوی، بچے اور رشتہ دار مکہ میں ہی تھے اور ان پر بڑی سختیاں ہو رہی تھیں۔ معاملہ بہت سخت تھا، اس وجہ سے بھی سارا ظلم وستم ان کے بیوی بچوں، گھر والوں پر ہو رہا تھا کہ حاطب کیوں چلے گئے۔ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ پر لشکر کشی کا ارادہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا، آپ نے فیصلہ کیا کہ ہم مکہ والوں کے خلاف لشکر تیار کریں گے کیونکہ مکہ والوں نے دس سال کا کیا معاہدہ توڑ دیا تھا۔ آپ نے مکہ والوں پر حملہ کرنے کا ارادہ کیا لیکن اس کو خفیہ رکھنے کی کوشش کی تا کہ مکہ والوں کو تیاری کا موقع نہ ملے اور ہم لشکر تیار کر کے اچانک حملہ آور ہوں۔ حاطب رضی اللہ عنہ نے مکہ والوں کو اس کی خبر پہنچانے کے لیے خط لکھا اور ایک عورت کو دے دیا جسے اس عورت نے اپنی مینڈھیوں کے بالوں میں چھپالیا اور خط لے کر مکہ کو روانہ ہوگئی۔ جبرئیل علیہ السلام نے آ کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع دے دی کہ آپ جس کام کو خفیہ رکھنے کی کوشش کر رہے ہیں، ایک خط کے ذریعے اس کی اطلاع مکہ والوں کو دی جا رہی ہے جو ایک عورت کے پاس ہے اور وہ فلاں جگہ پر پہنچ چکی ہے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے علی رضی اللہ عنہ کو بلایا اور کہا کہ فلاں مقام پر ایک عورت ہے جو مکہ جا رہی ہے اور اس کے پاس یہ خط موجود ہے مجھے جبرائیل علیہ السلام نے بتایا ہے، جاؤ اور فوراً اس سے وہ خط واپس لے کر آؤ اور اس کو روکو، یہ راز فاش نہ ہو جائے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ بھاگے ہوئے گئے اس کو پکڑا اور کہا کہ خط واپس کرو، اس نے کہا کہ میرے پاس تو کوئی خط نہیں ہے۔ جب اس نے انکار کیا تو علی رضی اللہ عنہ نے بڑا سخت انداز اختیار کیا کہ مجھے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا ہے، میں تجھے چھوڑوں گا نہیں، اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بات غلط نہیں ہوسکتی تو خط واپس کر۔ جب اس عورت نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے تیور دیکھے تو فوراً خط نکال کر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دے دیا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ اس خط اور عورت کو لے کر واپس مدینہ پہنچے۔ جب خط نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچ گیا آپ نے حاطب رضی اللہ عنہ کو بلایا اور پوچھا کہ تو نے یہ خط کیوں لکھا ہے؟ مسلمانوں کا اتنا بڑا راز کیوں فاش کیا ہے؟ میں نے اس کو خفیہ رکھنے کی کوشش کی کہ دشمن کو خبر نہیں ہونی چاہیے تو تم نے یہ کام کیوں کیا؟

محترم بھائیو! امام بخاری اور دوسرے محدثین نے اس حدیث کو بیان کر کے وہ ضوابط بیان کیے ہیں جنھیں آج سمجھنے کی ضرورت ہے۔ جب حاطب رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ یہ کام کیوں کیا؟ انھوں نے کہا کہ اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں نے ارتداد اختیار کرتے ہوئے یا کفر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پر راضی ہوتے ہوئے یہ کام نہیں کیا۔اے اللہ کے نبی ! آپ جانتے ہیں ،میں مسلمان ہوں،میں نے اسلام کے لیے ہجرت کی ہے،میں نے یہ کام کوئی دل کی خوشی سے نہیں کیا، میری مجبوری یہ ہے کہ میرے بیوی بچے مکہ میں ہیں اور اس وقت وہ سخت سزائیں برداشت کر رہے ہیں۔

آپ نے تو لشکر لے کر مکہ جانا ہے،اللہ نے آپ کی مدد کرنی ہے اور اللہ کی مدد سے آپ نے فتح یاب ہونا ہے، اس کا ہمیں یقین ہے کہ مکہ فتح ہونا ہے۔ میں نے اس مصلحت سے یہ خط لکھ دیا کہ میرے بیوی بچے جو اس وقت مکہ میں سزائیں برداشت کر رہے ہیں، میرے اس عمل کی وجہ سے وہ مکہ والوں کی سختیوں اور مصیبتوں سے بچ جائیں گے اور حاطب رضی اللہ عنہ نے اپنی غلطی کا اقرار کیا اور الفاظ یہ تھے کہ میں نے کفر پر راضی ہوتے ہوئے یہ کام نہیں کیا۔

حدیث کے الفاظ ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: « صَدَقَ » یعنی حاطب رضی اللہ عنہ جو کچھ کہہ رہا ہے سچ کہہ رہا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حاطب کو چھوڑ دیا اور معاف کر دیا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ چونکہ اس معاملے میں بڑے سخت تھے، ان سے نہ رہا گیا، کہنے لگے اے اللہ کے نبی! آپ نے اس کو کیوں معاف کیا ہے، اس نے مسلمانوں کا راز فاش کیا ہے، اتنا بڑا جرم کیا ہے۔ آپ مجھے اجازت دیں، میں اس کی گردن اتار دوں۔ میں اس کو چھوڑنا نہیں چاہتا، اس نے اتنا بڑا گناہ اور جرم کیا ہے۔

اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تجھے پتا نہیں ہے، یہ بھی مسلمانوں کے ساتھ اسلام کی خاطر جنگ لڑنے کے لیے بدر میں شریک تھا اور اللہ نے تمام بدریوں کو معاف کر دیا ہے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ خاموش ہو گئے۔ [بخاري، كتاب الجهاد والسير، باب الجاسوس: ٣٠٠٧]

آپ اس واقعہ پر غور کریں۔ امام بخاری رحمہ اللہ اور دیگر محدثین نے اس واقعہ کو بیان کر کے جو نتائج اخذ کیے ہیں اور جو باب باندھے ہیں اور ضابطے نکالے ہیں، انہیں سمجھنے کی بہت ضرورت ہے۔ایک تو یہ مصلحت سمجھ آتی ہے کہ اگر کوئی بندہ کسی مصلحت کے لیے کسی ایسی چیز

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو سامنے رکھ کر، ایسا غلط کام کر لیتا ہے جس کا نقصان بہت شدید ہوسکتا ہے، تو یہ اس کی غلطی ہے اور اس کی غلطی کو دیکھ کر اس کے ساتھ وہ معاملہ کرنا چاہیے جس کا وہ حق دار ہے۔ آپ صرف اس وجہ سے اس پر کفر کا فتویٰ لگا کر اس کو واجب القتل قرار نہیں دے سکتے۔ حالانکہ سیدھی بات ہے کہ یہ معاملہ بڑا سخت تھا، خیانت اور غداری تھی کہ نبی ﷺ ایک بہت بڑا فیصلہ فرماتے ہیں، مکہ کے لیے لشکر تیار کر رہے ہیں اور ادھر اس کی مخبری ہو رہی ہے۔ مخبری کا معاملہ بڑا سخت ہوتا ہے اور مخبروں کو سزائیں بڑی سخت ملتی ہیں۔ ہر ملک، قانون اور ضابطے میں مخبری کا معاملہ بڑا شدید ہے۔ لیکن اسلام اس کی مصلحت کو قبول کرتا ہے۔ محدثین نے خاص طور پر حاطب رضی اللہ عنہ کے الفاظ کو ضوابط مقرر کرنے کے لیے بنیاد بنایا ہے جو انھوں نے کہا کہ اے اللہ کے نبی! میں جانتا ہوں کہ یہ کام کتنا غلط ہے، کفر یہ کام ہے، کوئی معمولی کام نہیں ہے۔ اسلام کے بعد کفر کرتے ہوئے میں نے یہ کام نہیں کیا، میں نے فلاں مصلحت کے لیے یہ کام کیا ہے۔

اس کا مطلب یہ ہوا کہ ایک آدمی اگر مجبوری کی وجہ سے یہ کام کرتا ہے۔ اب مجبوری بھی دیکھیں، ایک مجبوری خاندانِ یاسر کی تھی، جب مکہ میں شروع شروع میں ان کو ماریں پڑ رہی تھیں۔ شریعت نے ان کا بھی لحاظ رکھا ہے اور ایک مجبوری کی کیفیت یہ ہے کہ حاطب رضی اللہ عنہ مدینے میں ہیں جو محفوظ جگہ ہے اور وہ وہاں مامون ہیں، آزادی سے رہتے ہیں لیکن ان کی مجبوری، ان کے بال بچے ہیں جو مکہ میں ہیں، یہ ایک الگ قسم کی مجبوری ہے۔ عمار و یاسر اور بلال و صہیب رضی اللہ عنہم کی مجبوریاں اور قسم کی مجبوریاں تھیں اور حاطب رضی اللہ عنہ کی مجبوری الگ قسم کی مجبوری ہے۔ اگر اللہ کے نبی ﷺ نے حاطب رضی اللہ عنہ کی مجبوری کو قبول کیا ہے تو ہم کیسے کفر کے فتوے لگا سکتے ہیں۔ ذرا ان سب سے بھی پوچھا کریں کہ ان کی کیا مجبوریاں ہیں، ایک آدمی حکومت کر رہا ہے، آپ کہتے ہیں تیری سیاست غیر اسلامی تیرا حکم طریقہ غیر اسلامی ہے، یہ آپ کہہ سکتے ہیں لیکن آپ اس پر کفر کا فتویٰ نہیں لگا سکتے، یہ نہیں کہہ سکتے کہ تم کافر ہوگئے ہو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہاں! اس سے پوچھو کہ یہ کام کیوں کر رہے ہو، یہ خلاف شریعت بات کیوں کر رہے ہو؟ الحمدللہ! میں ذمہ داری سے کہتا ہوں پاکستان کے حکمرانوں، پارٹیوں میں سے کسی سے بھی پوچھیں کہ آپ یہ کام کیوں کر رہے ہیں، وہ اپنی مجبوری بیان کرے گا، اس کو کہیں کہ اللہ کی شریعت یہ ہے تو وہ خاموش ہوگا، آپ کہیں کہ آپ سودی نظام قائم کر رہے ہیں، حلال طریقہ شریعت کا تو یہ ہے، وہ یقیناً آپ کا حلال طریقہ سن کر خوش ہوگا کہ میں بھی جانتا ہوں کہ اسلام کا طریقہ یہی ہے، آپ کی بات درست ہے لیکن ہماری یہ مجبوری ہے، ہم نے یہ کرنا ہے، وہ کرنا ہے۔ بین الاقوامی تجارتیں وغیرہ وغیرہ۔ حالانکہ باتیں تو یہ بھی غلط ہیں، میں صاف کہتا ہوں اور ہماری دعوت کلمہ حق کی دعوت ہے۔ حکمرانوں کے لیے ان چیزوں کو واضح کرنا، غلطی بیان کرنا اور احساس دلانا ہمیشہ سے ہماری دعوت ہے۔

لیکن آج بات یہ ہے کہ ایک شخص کہتا ہے بین الاقوامی تجارت، فلاں چیز یا حالات کی وجہ سے میں مجبور ہوں، یہ ہے وہ مسئلہ، معاشی مجبوریاں بیان کرتا ہے لیکن جو حق آپ اس کے سامنے بیان کرتے ہیں، وہ دل سے اسے قبول کرتا ہے اور کہتا ہے میں اس کو دین سمجھتا ہوں، اپنے کام کو غلطی سمجھتا ہوں لیکن اگر وہ کہتا ہے کہ یہ میری مجبوری ہے تو آپ اس پر کفر کا فتویٰ نہیں لگا سکتے۔

یہ نہیں ہے کہ وہ کافر ہو گیا ہے اور اس کے بعد آپ واجب القتل ہونے کا فتویٰ دے دیں اور اس کے ساتھ یہ بھی کہہ دیں کہ بنک لوٹنے جائز ہیں، ان بنکوں میں بیٹھ کر کام کرنے والے سب کا قتل جائز ہے اور ملک میں رہنے والے جو اس سودی نظام سے متاثرین کھا پی رہے ہیں، سب کا قتل واجب ہے، بچے، بوڑھے، مرد، عورتیں سب قتل اور اس طرح ہر کوئی اس کی زد میں آتا چلا جائے گا۔

اس لیے اللہ کی شریعت نے ان چیزوں کا بڑا لحاظ کیا ہے، ایک کام بالفعل کفر ہے جس میں کوئی شک نہیں ہے لیکن اس کے کرنے سے بندہ کافر نہیں ہوتا۔ یہ بڑا ہی اہم مسئلہ ہے، اس مسئلے پر لوگوں نے ٹھوکریں کھائی ہیں۔ اس وقت علماء کے سامنے بھی یہ مسئلہ بہت کم واضح

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے اور علم کا رسوخ ہمارے ہاں موجود نہیں ہے۔ یہ قاعدہ اچھے طریقے سے یاد رکھیں کہ بلاشک ایک کام کفر ہے لیکن اس کے کرنے سے بندہ کافر نہیں ہو جاتا۔ مثلاً نبی ﷺ نے فرمایا:

''کسی مسلمان کو گالی دینا فسق ہے اور اس سے لڑائی کرنا کفر ہے۔''

[بخاري، كتاب الإيمان باب، خوف المؤمن من أن يحبط عمله...... : ٤٨]

لیکن کیا کوئی بھی سمجھدار مولوی، کوئی علم والا، فہم والا عالم دین کہے گا کہ گالی دینے سے ایک شخص فاسق ہو جاتا ہے اور کسی مسلمان سے لڑنے کی وجہ سے کافر ہو جاتا ہے؟ یقیناً نہیں کہے گا۔

اللہ کے نبی ﷺ کے بالکل واضح الفاظ ہیں کہ مسلمان سے لڑنا کفر ہے آپس میں لڑنے والے یہ کفریہ فعل تو کرتے ہیں لیکن اس لڑائی کی وجہ سے وہ کافر نہیں ہو جاتے اور نہ ہی ان کو کوئی کافر قرار دیتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا:

﴿ وَ اِنْ طَآىِٕفَتٰنِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْتَتَلُوْا فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا ۚ فَاِنْۢ بَغَتْ اِحْدٰىهُمَا عَلَى الْاُخْرٰى فَقَاتِلُوا الَّتِيْ تَبْغِيْ حَتّٰى تَفِيْٓءَ اِلٰٓى اَمْرِ اللّٰهِ ۚ فَاِنْ فَآءَتْ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا بِالْعَدْلِ وَ اَقْسِطُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ﴾

[الحجرات : ٩]

''اور اگر ایمان والوں کے دو گروہ آپس میں لڑ پڑیں تو دونوں کے درمیان صلح کرا دو، پھر اگر دونوں میں سے ایک دوسرے پر زیادتی کرے تو اس (گروہ) سے لڑو جو زیادتی کرتا ہے، یہاں تک کہ وہ اللہ کے حکم کی طرف پلٹ آئے، پھر اگر وہ پلٹ آئے تو دونوں کے درمیان انصاف کے ساتھ صلح کرا دو اور انصاف کرو، بے شک اللہ انصاف کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔''

اللہ نے صلح کا قاعدہ بیان فرمایا ہے، یہ نہیں ہے کہ ان کی لڑائی اور تماشے دیکھ کر تم خوش

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوتے رہو اور الگ بیٹھے رہو، بلکہ فرمایا: اگر مسلمان آپس میں قتال کریں تو باقی سب لوگوں کا فرض ہے کہ آگے بڑھ کر ان کے درمیان صلح کروائی جائے اور صلح تو ان کی ہوتی ہے جن دونوں کو ہم مسلمان سمجھتے ہیں۔ محدثین اور مفسرین نے اس آیت کے ضمن میں یہی ضوابط بیان کرنے کے لیے مثالیں بیان فرمائی ہیں۔

حضرت علی اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہما دونوں گروہ آپس میں لڑتے ہیں، دونوں طرف سے لوگ شہید ہوتے ہیں۔ علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ بتائیے! کیا معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف سے لڑنے والے لوگوں کو ہم شہید کہیں؟ علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو ادھر سے لڑتے ہوئے مارے گئے وہ بھی شہید ہیں اور جو معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف سے لڑتے ہوئے مارے گئے، وہ بھی شہید ہیں۔ یعنی دونوں شہید ہیں، فرق یہ ہے کہ معاویہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ پہلے قاتلین عثمان رضی اللہ عنہ کا بدلہ بعد میں علی رضی اللہ عنہ کی خلافت کی بیعت، اور علی رضی اللہ عنہ اس بات پر سختی کر رہے ہیں کہ بیعت پہلے کرو، مسلمانوں کی قوت کو ایک کرو اور اس کے بعد مل کر سب قاتلین عثمان رضی اللہ عنہ سے انتقام لیں گے۔ تاریخ نے دونوں کا موقف بیان کیا ہے۔

محترم بھائیو! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجتہد خطا اور غلطی بھی کرتا ہے اور صحیح اجتہاد بھی کرتا ہے۔ اگر اجتہاد کرنے والا غلط بھی اجتہاد کر لے لیکن اس کی نیت درست ہو تو اس کو غلط اجتہاد کا بھی ایک ثواب ملے گا اور اگر اس کا اجتہاد صحیح ہے تو اس کو دوہرا اجر ملے گا۔

[ابوداؤد، کتاب القضاء، باب في طلب القضاء: ٣٥٧٤]

یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث ہیں، بتاؤ کس پر فتویٰ لگاؤ گے۔ ہاں اللہ کا حکم ماننے والوں نے اس وقت صلح کا کردار ادا کیا، اللہ نے حکم دیا:

﴿فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا﴾

''ان کے درمیان صلح کرواؤ۔''

جب صلح کا مسئلہ آیا، معاویہ رضی اللہ عنہ کے لوگوں نے نیزوں پر قرآن بلند کر دیا کہ یہ قرآن ہمارے درمیان صلح کروائے گا۔ علی رضی اللہ عنہ نے کہا جب قرآن اٹھالیا گیا تو اس کے بعد لڑائی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حرام ہے اور ہم بھی صلح کے لیے تیار ہیں۔علی رضی اللہ عنہ اور معاویہ رضی اللہ عنہ دونوں صلح پر آمادہ ہو گئے۔ پھر یہ ظالم مسلمانوں میں نفاق پیدا کرنے والے، فساد برپا کرنے والے قتل وغارت گری کا بازار گرم کرنے والوں نے سوچا کہ اب صلح ہوگی، تو آدھے علی رضی اللہ عنہ کی فوج میں اور آدھے معاویہ رضی اللہ عنہ کی فوج میں گھس گئے۔ رات کا وقت ہے اور اگلی صبح صلح کا اعلان ہونا ہے۔رات کے اندھیرے میں ادھر سے تیر علی رضی اللہ عنہ کی طرف چل رہے ہیں اور اُدھر سے معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف۔ لوگ تیر لگنے کی وجہ سے شہید ہو رہے ہیں اور وہی پروپیگنڈہ کہ علی رضی اللہ عنہ نے معاویہ رضی اللہ عنہ پر، اور معاویہ رضی اللہ عنہ نے علی رضی اللہ عنہ پر حملہ کر دیا ہے۔

محترم بھائیو! ان خارجی بدلوگوں کا یہ کردار تھا تاکہ یہ قتل و غارت کا سلسلہ جاری رہے۔آج وہی لوگ ہیں اور وہی سلسلہ چلتا چلتا آج یہاں تک پہنچا ہے، نہ مسلمانوں میں صلح کروانا، نہ اصلاح کرنا، نہ ان کو دعوت دینا، نہ حکمرانوں کی اصلاح، نہ جماعتوں کی اصلاح، نہ صلح صفائی کے معاملے اور اللہ کے سارے احکامات پس پشت ڈالنا کہ بس ہر حال میں مسلمانوں کا قتل ہو۔ خارجیوں کا یہ طریقہ شروع سے آج تک چلا آرہا ہے جن کو ہمارے لوگ پہچانتے ہی نہیں ہیں۔جبکہ تکفیر کے فتنے برپا کرنے والے قتل و غارت گری کے سلسلے چلانے والے اور مسلمان معاشروں میں فساد اور تباہیاں پھیلانے والے مسلمانوں کی صفوں میں گھسے ہوئے ہیں۔

شریعت نے اس چیز کا بڑا لحاظ رکھا ہے کہ ایک فعل کفر والا ہے لیکن اس کو کرنے والے کافر نہیں ہو جاتے، کسی نے بھی دونوں میں سے لڑنے والوں پر کوئی فتویٰ نہیں لگایا، کسی نے کسی کو کافر نہیں کہا، علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں سب شہید ہیں۔

میرے عزیز بھائیو! ہمیں بھی ان چیزوں کو سمجھنا ہے اور ان کا لحاظ رکھنا ہے۔ میں اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہوں کہ یا اللہ اس امت کو بچالے، اس کے کا شیرازہ بکھرنے سے بچا کر اس امت کو متحد کر دے۔ہمارے جوانوں کو سمجھ عطا فرما دے، ہمارے علماء کو ذمہ داریوں کا احساس ہو جائے۔ یا اللہ یہ جو فتوے چلتے ہیں اور اس کے بعد امت مسلمہ میں خون ریزی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوتی ہے، ان سب کو سمجھ عطا فرما اور امت مسلمہ کو اس فتنہ سے محفوظ فرما۔

تو آج کے خطبے میں ضابطہ بیان ہوا ہے کہ ایک شخص مجبور ہے، کتنی اور کیسی مجبوری ہے، شریعت ان سب چیزوں کا لحاظ رکھتی ہے، تو آج بھی ہمارے لیے قاعدے اور ضابطے وہی ہیں تو اس چیز کا کوئی جواز نہیں ہے کہ تم ان چیزوں کا لحاظ نہ رکھو اور کفر کے فتوے لگا کر قتل وغارت گری کا بازار گرم کرو۔

اللہ تعالیٰ سمجھنے اور عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

و آخر دعونا أن الحمد لله رب العالمين

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خطبہ جمعۃ المبارک 6 فروری 2015ء

إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهُ وَ نَسْتَعِينُهُ وَ نَسْتَغْفِرُهُ......... أَمَّا بَعْدُ!

فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۝ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

﴿اِلَّذِيْنَ يَتَّخِذُوْنَ الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۭ اَيَبْتَغُوْنَ عِنْدَهُمُ الْعِزَّةَ فَاِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا﴾ [النساء: ۱۳۹]

''وہ جو کافروں کو مومنوں کے سوا دوست بناتے ہیں، کیا وہ ان کے پاس عزت ڈھونڈتے ہیں؟ تو بے شک عزت سب اللہ کے لیے ہے۔''

قتل مسلم کا فتنہ جو اس وقت مسلمان ملکوں میں برپا ہے، مسلم کا مسلم کے ہاتھوں قتل اور اس قتل کو اسلامی شکل دینا، اس کے لیے دلائل پیش کرنا، اسے اجر وثواب کا باعث قرار دینا اور پھر اسے ایک تحریک بنا کر برپا کرنا اور اس کے اوپر فتویٰ دینا، لوگوں کو تیار کرنا، یہ وہ خوفناک فتنہ ہے جس نے امت مسلمہ کو آج تباہ وبرباد کر کے رکھ دیا ہے اور اس کے کردار کو مسخ کردیا ہے۔ یہود ونصاریٰ کو سازشیں کرنے کا اتنا بڑا موقع مل گیا ہے کہ شاید اس سے پہلے یہ صورتحال نہ تھی اور یہ کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں اور نہ ہی چند لوگوں تک محدود ہے، یہ فتنہ مسلسل پھیل رہا ہے اور خاص طور پر نوجوان طبقہ ان چیزوں سے متاثر ہوتا ہے۔ شور یہ کیا جاتا ہے کہ مدارس میں یہ باتیں ہورہی ہیں۔ ہم الحمدللہ مدارس سے بھی واقف ہیں، یونیورسٹیوں، کالجوں کے ماحول اور ان میں پیدا ہونے والے تشدد سے بھی واقف ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ غلطیاں مدارس میں بھی ہیں اور اس کو پروان چڑھانے کے لیے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کام بھی ہوتے ہیں لیکن اس سے کہیں زیادہ یونیورسٹیوں، کالجوں کا جدید طبقہ متاثر ہے، تو بجائے اس کے کہ یہ بحث چھیڑی جائے کہ یہ غلط ہے یا وہ غلط ہے، مدارس والے دوسروں پر طعن و تشنیع کریں اور مخالفین مدارس کو نشانہ بنائیں۔

ہم سب ایک امت ہیں اور مسلمان ہیں۔ ہم سب نے مل کر اس فتنے کا خاتمہ کرنا ہے۔ فتنہ چاہے جہاں بھی ہو، مسجد میں، کالج میں، یونیورسٹی میں، معاشرے کے اونچے طبقے میں یا نچلے طبقے میں اسے ختم کرنا چاہیے اور یہ سوچ اور وسعت نظری رکھنی چاہیے، اب علاج ہونے جارہا ہے تو افسوسناک بات ہے کہ ہمارے باہمی اختلافات اس فتنے کے علاج میں رکاوٹ ہیں۔ عام آدمی کی سوچ اور ہے، بزرگ کی سوچ اور، سیاسی لیڈر کی اور ہے۔

میرے بھائیو! اس وقت امت کے نوجوانوں کی بہت بڑی اصلاح کی ضرورت ہے اور اس کے لیے ہمیں اپنے ذہنوں میں بہت زیادہ وسعت پیدا کرنی چاہیے۔ اپنے فرقے، پارٹی کو سامنے رکھ کر دوسروں پر طعن و تشنیع سے مسئلے حل نہیں ہوں گے۔ مسائل کا حل صرف شریعت اسلامیہ جو محمد رسول اللہ ﷺ پر قرآن وسنت کی شکل میں نازل ہوئی ہے کی بصیرت حاصل کرنے میں ہے اور اس بات پر عمل کرنے میں ہے کہ کس طرح اللہ کے رسول ﷺ نے اس شریعت کو نافذ کیا اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تربیت کی کیونکہ جو مسائل ہمیں پیش آرہے ہیں، یہ سارے مسائل اس وقت بھی موجود تھے جس طرح آج سپر پاورز، کفار کی دشمنیاں اور مسلمان خطرات سے دو چار ہیں، اس وقت بھی یہی صورت حال تھی۔ روم و ایران کی قوت بہت بڑی قوت تھی۔ مسلمان خطرات میں تھے اور حملے ہوتے تھے۔ آج ہمارے سامنے بھی یہ نمونہ ہونا چاہیے کہ کس طرح نبی کریم ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تربیت فرمائی۔ داخلی و بیرونی خطرات کا مقابلہ کیا۔ ہم امت بھی صرف ایک صورت میں بن سکتے ہیں کہ ہم ان سارے فرقوں کو چھوڑ دیں اور واپس صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور نبی ﷺ کے دور میں جائیں جو کامل تربیت کا دور تھا۔ امت تو بنتی ہی محمد رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہے۔ امت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نبی ﷺ کی ہوتی ہے کسی اتنی کی امت نہیں ہوتی۔ اتنی سے صرف فرقہ بنتا ہے، ہم تو فرقوں میں بٹے ہوئے ہیں۔ اس الجھاؤ سے نکلنے کے لیے اور ایک امت بننے کے لیے نبی ﷺ سے دوبارہ جڑ جانے کی ضرورت ہے۔ پھر بعض لوگ کہتے ہیں وہ اور دور تھا، پرانا دور تھا، تب مسائل بھی اور تھے، تقاضے بھی اور تھے۔ آج کمپیوٹر، ٹیکنالوجی اور جدید علوم کا دور ہے۔ یقیناً یہ سارے فرق موجود ہیں لیکن اساس، بنیاد، عقیدہ اور فکر ایک ہے۔ اگر ہمارے عقیدے اور فکر ایک ہو جائیں گے تو ہم ہر دور میں کبھی کسی سے دھوکا نہیں کھائیں گے اور نہ ہی کسی فتنے کا شکار ہوں گے۔ آج جتنا قتل و غارت کا فتنہ ہے یہ نبی اکرم ﷺ کے قریب ترین صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے دور میں شروع ہو چکا تھا۔

حضرت عثمان و علی رضی اللہ عنہما کی شہادت کے پیچھے یہی تکفیر اور خارجیت کا فتنہ تھا۔ آج ہمیں اس کا ازالہ کرنا ہے، جس کے لیے ہر طبقے میں یہ سوچ پیدا کرنی ہے کہ ہم اپنے آپ کو فتنہ تکفیر سے بچائیں اور دوسرے پر حملہ آور ہونے سے بچیں۔ امت کی سطح پر کھڑا ہوا جائے۔ ذاتیات، جماعتیں فرقے اور پارٹیوں سے بلند و بالا ہو جائے اور رسول اللہ ﷺ کے دور میں جھانکا جائے، اس سے اپنی اور دوسروں کی غلطی بھی سمجھ آ جائے گی۔ اپنے اندر غلطی ہو اس کی بھی اصلاح کرنی چاہیے، دوسرے میں غلطی ہو اس کی بھی اصلاح کرنی چاہیے اور مسلمان کی اصلاح قتل، شدت اور کافر کافر کے فتوے دے کر نہیں ہوتی۔

اللہ کے نبی ﷺ نے اصلاح کے لیے نرمی، اخلاق اور نصیحت کا طریقہ سکھلایا ہے۔

آج بھی اسی طریقے کو اختیار کرنا چاہیے۔ بعض لوگ نبوی اور سلف کا طریقہ اختیار کرنے کی بجائے قرآن کریم کی بعض آیات کو اپنے مخصوص انداز سے دوسروں پر فٹ کرتے ہیں، مثلاً سورۃ المائدہ میں ہے کہ ''اے ایمان والو! یہود نصاریٰ کو دوست نہ بناؤ ایمان والوں کو چھوڑ کر، جبکہ وہ ایک دوسرے کے دوست ہیں، جو ان سے دوستی کرے گا وہ انھی میں سے ہوگا۔''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس آیت کو لے کر فتوے شروع ہو گئے۔ پوری تحریک کھڑی ہوگئی اور نوجوانوں کو تیار کرنا شروع کر دیا۔ پھر لوگ کھلے دل سے قرآن کی اس آیت پر عمل کرتے ہوئے اجر لینے کے لیے اس قتل و غارت گری میں ملوث ہو گئے۔ حالانکہ المائدۃ کی آیت کی تفسیر کے لیے آل عمران کی آیت کو بھی ساتھ ملانا چاہیے جس میں کہا گیا ہے کہ "کافروں سے دوستی نہ کرو مومنوں کو چھوڑ کر، جو ایسا کرے گا اسے اللہ کی دوستی حاصل نہ ہوگی مگر جو ان سے بچاؤ کی تدبیر کرے۔" یعنی اس کا معاملہ الگ ہے۔ درست بات یہ ہے کہ سلف نے قرآن کی رو سے کیا رویہ اختیار کیا اسے دیکھنا چاہیے۔

محترم بھائیو! اگر ایسی کوئی بات ہوتی تو کیا پھر آج ہی یہ انداز اختیار ہونا تھا؟ مسلمانوں کی چودہ صدیاں، اتنے بڑے بڑے ادوار کس طرح بیت گئے۔ کتنے حکمران آئے جنھوں نے یہ کہہ دیا کہ قرآن مجید اللہ کی مخلوق ہے یہ اللہ کی صفت کا کھلم کھلا انکار ہے، کیونکہ قرآن اللہ کا کلام ہے اور کلام اللہ کی صفت ہے، مخلوق نہیں ہے۔ لیکن بڑے بڑے معتزلی علماء سے متاثر ہوکر عباسی حکمرانوں نے بھی یہ عقیدہ اختیار کر لیا، حتیٰ کہ سلف اہل السنۃ کے بڑے بڑے وہ امام جو کہتے تھے کہ یہ اللہ کی صفت ہے، اس کا کلام ہے مخلوق نہیں ہے، ان کو سزائیں دی گئیں۔

امام احمد ابن حنبل رحمہ اللہ کو اس جرم کی پاداش میں جیل میں ڈال دیا گیا کہ جو دربار کے مفتی ہیں وہ کہتے ہیں یہ اللہ کی مخلوق ہے اور تم ان کی مخالفت کرتے ہو، اس وجہ سے امام صاحب کو کوڑے مارے جاتے تھے اور سخت سزائیں دی جاتی تھیں لیکن ان کا رویہ کیا تھا، یہ سمجھنے والی بات ہے۔ ہمارے نوجوانوں کو اس پر توجہ کرنی چاہیے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ کلام کا مسئلہ اللہ کی صفت کا انکار تھا اور سارے معتزلی علماء انکار کرتے تھے۔ عباسی حکمران بھی اس عقیدے کو اختیار کر چکے تھے اور اس عقیدے کو حکومتی سطح پر پیش کیا جاتا تھا جو اس کا انکار کرتا، اس کو سزائیں دی جاتیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیکن اس کے باوجود امام احمد ابن حنبل رحمہ اللہ نے کبھی کسی حاکم کی تکفیر نہیں کی، کبھی یہ نہ کہا کہ یہ کافر ہو گیا ہے، یہی کہا کہ اسے غلطی لگی ہے اور ہمیں اس غلطی کی اصلاح کرنی ہے۔ علماء کی ذمہ داری غلطیوں کی اصلاح، کلمۂ حق کہنا اور دعوت دینا ہوتی ہے۔ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ سلف کے امام ہیں اور ان کا شمار بڑے ائمہ مجتہدین میں ہوتا ہے۔ حدیث کی سب سے بڑی کتاب مسند احمد بھی امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کی ہے جس سے فائدہ اٹھا کے امام بخاری رحمہ اللہ نے صحیح بخاری لکھی۔ کتب ستہ کی بنیاد بھی مسند احمد پر ہی ہے۔ اتنے بڑے امام انھوں نے سزائیں جھیلیں، جیلوں میں گئے لیکن حکمرانوں کی تکفیر نہیں کی، بلکہ یہ کہا کہ حکمرانوں کو غلطی لگی ہے۔ آپ ان حکمرانوں کے پیچھے نمازیں بھی پڑھتے رہے، شاگردوں نے کہا کہ آپ اتنی مخالفت کرتے ہیں اور پھر نمازیں بھی پڑھتے ہیں۔ فرمایا: ''ان کو غلطی لگی ہے''

لیکن یہ ہمارے حکمران ہیں اور مسلمان ہیں، اس غلطی اور گناہ کی وجہ سے ان سے قطع تعلق کرنا شریعت میں جائز نہیں ہے۔ امام احمد ابن حنبل رحمہ اللہ کا یہ رویہ اور انداز فکر ایک بہت بڑی دعوت ہے۔ دیکھیں کہ اتنی صدیاں گزر گئیں، کیسے کیسے ادوار آئے، بڑی ظلم و زیادتیاں کرنے والے، شریعت کو توڑنے والے حکمران آئے، لیکن سلف صالحین نے ہمیشہ اصلاح کا رویہ اختیار کیا۔ حکمرانوں کو نصیحت کی جائے، دعوت دی جائے اور اگر کوئی ظلم کرے تو پھر بھی کلمۂ حق کہو۔ اس کے سامنے تلوار نہ اٹھاؤ۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جابر ظالم حکمران کے سامنے کلمۂ حق کہنا افضل جہاد ہے۔''

[مسند أحمد : ١٩/٣، ح: ١١١٤٩]

تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جابر، ظالم بات نہ سننے والے، سزائیں دینے والے، زیادتیاں کرنے والے حکمران کے سامنے کلمۂ حق کہنے کو افضل جہاد قرار دیا ہے۔ وہاں بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تلوار اٹھانے کی اجازت نہیں دی تو امام احمد ابن حنبل رحمہ اللہ کا یہ طریقہ ہے کہ لوگوں کے سامنے حق بات واضح کی جائے، حکمرانوں کو نصیحت کی جائے جو سختی اور زیادتی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرے، اس کے سامنے کلمہ حق کہا جائے۔ چاہے، اس پر سزائیں ملیں، جیلوں میں ڈالا جائے اور یہی امام مالک رحمہ اللہ کا طریقہ تھا۔

امام مالک رحمہ اللہ مسجد نبوی میں درس دینے والے نبی اکرم ﷺ کی مسند پر بیٹھ کر حدیث کا درس دینے والے، آئمہ مجتہدین میں سے خدمت دین کا سب سے زیادہ موقع بھی امام مالک رحمہ اللہ کو ملا۔ امام مالک رحمہ اللہ کا دور بھی عباسی حکمرانوں کا دور تھا۔ حکمرانوں میں بڑی خرابیاں آ چکی تھیں۔ ایک حاکم کسی منکوحہ سے شادی کرنا چاہتا تھا، مولوی صاحب نے فتویٰ دے دیا کہ اگر آپ کا اس [redacted] سے نکاح کا دل چاہتا ہے تو آپ اس سے زبردستی طلاق دلوالیں اور نکاح کرلیں اور یہ خرابی تو ہر دور میں رہی ہے کہ مولوی فتویٰ دے دیتے ہیں۔ امام مالک رحمہ اللہ کو پتا چلا تو آپ نے فوراً فتویٰ جاری کیا کہ یہ غلط ہے، شریعت پر افتراء ہے، کسی صورت اس کو قبول نہیں کیا جا سکتا۔ رسول اللہ ﷺ کی صریح حدیث ہے کہ زبردستی طلاق حاصل کرنے سے طلاق واقع نہیں ہوگی، نہ حاکم کسی سے زبردستی طلاق لے سکتا ہے، نہ عام آدمی کسی پر جبر کرسکتا ہے۔ جب یہ فتویٰ پھیلا تو امام مالک رحمہ اللہ کو طلب کیا گیا اور پوچھا گیا کہ آپ نے یہ فتویٰ دیا ہے۔ فرمایا: ہاں دیا ہے، یہی نبی ﷺ کا حکم ہے کہ زبردستی طلاق حرام ہے، کوئی حاکم کسی کو مجبور نہیں کرسکتا کہ زبردستی طلاق دلوا کے کسی کی بیوی سے نکاح کرے۔ حکمران کو یہ بات ناگوار گزری اور اس پر امام مالک رحمہ اللہ کو سزا دی گئی، آپ کو گدھے پر بٹھایا گیا۔ امام اہل المدینہ کے چہرے پر سیاہی مل دی گئی۔ اتنے بڑے امام کہ حدیث کی سب سے پہلی کتاب جو مرتب و مدون ہوئی وہ امام مالک رحمہ اللہ کی کتاب مؤطا ہے۔ اتنے بڑے امام اور آج بغداد میں چہرے پر سیاہی ملی ہوئی، گدھے پر بٹھائے ہوئے بغداد کی گلیوں میں پھرایا جا رہا ہے اور حکمران کی طرف سے حکم ہے کہ لوگوں کو بتلاؤ یہ وہ شخص ہے جس نے بادشاہ کے خلاف فتویٰ دیا ہے اور جب منادی کرنے والا بولنے لگتا تو امام صاحب کہتے تو چپ ہو جا، میں اپنا تعارف خود کرواتا ہوں۔ فرماتے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

«مَنْ عَرَفَنِي فَقَدْ عَرَفَنِي»

"جو مجھے جانتا ہے وہ تو جانتا ہے۔"

«وَمَنْ لَمْ يَعْرِفْنِي، أَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ»

"اور بغداد کے لوگو! جو مجھے نہیں جانتا وہ جان لے میں انس کا بیٹا مالک ہوں اور میرا جرم یہ ہے کہ میں کہتا ہوں

«إِنَّ طَلَاقَ الْمُكْرَهِ لَيْسَ بِجَائِزٍ»

زبردستی طلاق جائز نہیں ہے۔" یہ امام ہے اور اس وجہ سے مجھے سزا مل رہی ہے کہ میں حدیث رسول ﷺ کی روشنی میں اس فتوے کو رد کرتا ہوں، میں اصلاح کی بات کرتا ہوں۔

تو ائمہ حق کا رویہ کلمہ حق کہنا، اصلاح کرنا تھا۔ یہ لوگ جو اتنی بڑی بڑی مسندوں پر بیٹھے تھے، سیکڑوں شاگرد ان کے سامنے بیٹھ کر محدث بنتے تھے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ، امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد ہیں۔ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ، امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد ہیں۔ یہ ایک تسلسل ہے۔ اس قدر مقام و مرتبے کے باوجود ان کے رویے اصلاح والے تھے۔ ہاں حکومتیں غلط کر رہی ہوں اور وہ بات سختی بھی ہوں تو اس کے لیے نبی ﷺ نے فرمایا:

«الدِّيْنُ النَّصِيْحَةُ قُلْنَا لِمَنْ قَالَ لِلّٰهِ وَلِكِتَابِهِ وَلِرَسُوْلِهِ وَلِأَئِمَّةِ الْمُسْلِمِيْنَ وَعَامَّتِهِمْ» [مسلم، کتاب الإيمان، باب بيان أن الدين النصيحة: ۵۵]

"دین نصیحت ہے، ہم نے کہا کس کے لیے فرمایا: اللہ اور اس کے رسول اس کی کتاب کے بارے میں مسلمانوں کے حکمرانوں اور عام لوگوں کے لیے۔"

حکمرانوں کو بھی نصیحت کرو اور عام لوگوں کو بھی نصیحت کرو۔ خیر خواہی، نرمی والے انداز اختیار کرو۔ جس سے بات سوچی اور سمجھی جائے اور اگر کوئی حاکم ظالم و جابر بات نہیں سن سکتا اور اس میں برداشت نہیں ہے، کہنے والے کو سزائیں دیتا ہے تو پھر اس کے لیے شریعت نے کلمہ حق کا قاعدہ مقرر کیا ہے۔ اگر حاکم کی غلطی سے گمراہی پھیل رہی ہے، معاشرہ خرابی کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شکار ہو رہا ہے تو پھر اس کے لیے ''افضل الجہاد'' کلمۂ حق ہے تاکہ اس کا ازالہ ہو سکے اور وہ گمراہی والی باتیں پھیلنے سے رک جائیں اور لوگ اس غلطی کو قبول نہ کر لیں. کیونکہ جو کچھ حکمران کرتے ہیں، عام لوگ بھی اسی روش پر چلتے ہیں۔ تو یہاں شریعت کا قاعدہ یہ ہے کہ غلطی کو پھیلنے سے روکنے کے لیے کلمۂ حق کہا جائے۔ لڑائی اور تلوار نہ اٹھائی جائے۔ امام احمد رحمہ اللہ نے کوئی فتویٰ نہیں دیا کہ مسلمانو! ان حکمرانوں کے خلاف کھڑے ہو جاؤ۔

امام مالک رحمہ اللہ کو بغداد میں سزا دی گئی حالانکہ آپ کے شاگردوں کے بڑے بڑے حلقے موجود تھے جو جانیں دینے کے لیے تیار تھے. تو کیا آج ہی صرف لوگ جانیں دیتے ہیں؟ اس دور میں جہاد نہیں تھا؟ اس دور میں مسلمانوں میں جذبے نہیں تھے؟ بلکہ جو جذبے اس وقت جہاد کے تھے، آج تو کچھ بھی نہیں ہیں اور جتنی قربانیاں دینے والے لوگ اس وقت تھے، آج نہیں ہیں، لیکن علماء نے ان کو کنٹرول کیا اور صحیح عقیدہ، صحیح دعوت، صحیح فکر اور لوگوں کو اللہ کے نبی ﷺ کے ساتھ جوڑنا، فرقہ واریت، پارٹی بازی سے بچانا اور مفادات کی جنگوں کا خاتمہ کرنا، سب کو کتاب و سنت کا پابند بنانا اور پھر اس کے اوپر اتنا شاندار کردار پیش کرنا، جس میں صبر، استقامت، دعوت، نصیحت اور کلمۂ حق ہو یہ سب ذمہ داریاں علماء کی ہیں اور اللہ کی شریعت نے یہ طریقہ بیان کیا ہے۔ تو بالکل درست نہیں ہے کہ قرآن کی ایک آیت ایک مسئلہ پکڑا جائے اور کہا جائے کہ فلاں نے اس کا انکار کیا ہے، پھر اس کے بعد اس پر کفر کا فتویٰ لگا کر اس کو واجب القتل ٹھہرایا جائے اور نوجوانوں کو تیار کر لیا جائے۔

یہ بات کہ امریکہ یہاں آیا، ہمارے حکمرانوں نے اس کے ساتھ معاہدہ کر لیا۔ تکفیری لوگ یہ کہتے ہیں کہ یہ معاہدہ باطل ہے اور اس پر معاہدہ کرنے والے سب کافر ہو چکے ہیں. بلکہ امریکہ سے بھی بڑے کافر ہو چکے ہیں اور اب ان مرتدوں کی سزا قتل ہے۔ مرتد کے ساتھ تو شریعت کافروں سے بھی بدترین سلوک کرتی ہے۔ اس بات پر اب یہ تکفیر اور واجب القتل کے فتوے پھیل رہے ہیں۔ نوجوانوں کو تیار کیا جا رہا ہے اور اس کے لیے مسلمانوں میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک پوری تحریک کھڑی ہو چکی ہے۔لوگ دین اسلام اور جہاد سمجھ کر یہ کام کر رہے ہیں۔

آیئے! سمجھنے کی کوشش کریں کہ ہمارے محدثین ومجتہدین کا انداز تو بالکل ایسا نہیں تھا کہ ایک آیت لی جائے،اس کی بنا پر تکفیر کا فتویٰ لگا کر قتل جیسا خطرناک کھیل کھیلنا شروع کر دیا جائے۔صدیوں تک مسلمان مجموعی طور پر اس کیفیت سے بچے رہے۔کبھی کبھی یہ معاملہ کھڑا ہوا،لیکن مجموعی طور پر اللہ نے مسلمانوں کو اس سے بچا کر رکھا۔اللہ کی شریعت میں وہ سارے قاعدے اور حل موجود ہیں جن کی وجہ سے امت مجموعی طور پر اس سے بچی رہی۔اللہ کی شریعت کا یہ قاعدہ ہے جس پر سارے سلف صالحین ومحدثین متفق ہیں کہ قرآن ایک آیت کی تفسیر دوسری آیت کرتی ہے۔ایسا نہیں کہ ایک آیت نکالی اور اس پر فتویٰ دے دیا اور باقی جتنی اس باب میں آیات واحادیث ہیں،ان کو بند کر دیا۔یہ بالکل جاہلوں کا طریقہ ہے۔علماء کا طریقہ تو یہ ہے کہ پورا قرآن سامنے رکھا جائے۔پھر اس آیت کی تفسیر پر عمل کیا جائے۔مثال کے طور پر قرآن مجید میں آیت نازل ہوئی:

﴿ اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ لَمْ یَلْبِسُوْۤا اِیْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ اُولٰٓىِٕكَ لَهُمُ الْاَمْنُ وَ هُمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴾ [الأنعام : ٨٢]

”وہ لوگ جو ایمان لائے اور انھوں نے اپنے ایمان کو بڑے ظلم کے ساتھ نہیں ملایا،یہی لوگ ہیں جن کے لیے امن ہے اور وہی ہدایت پانے والے ہیں۔“

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے کہنے لگے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس آیت نے ہمیں تڑپا کے رکھ دیا ہے۔دنیا میں تو کوئی ایسا آدمی نہیں ہے جس سے کوئی نہ کوئی ظلم وزیادتی نہ ہوئی ہو۔

بندہ گھر میں بیوی پر سختی کر دیتا ہے تو یہ بات تو بڑی سخت ہے۔پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسری آیت ملا کر معنی واضح فرمایا۔اس ظلم سے مراد وہ ظلم ہے جس سے لقمان علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو منع کیا۔اس ظلم سے مراد شرک ہے جس سے انسان کے اندر ایمانی خرابیاں پیدا ہو جاتی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔ ہر ظلم کو شرک قرار نہیں دیا جائے گا، اس ظلم سے مراد شرک ہے اور یہی طریقہ تمام مفسرین وشارحین نے اختیار کیا جنھوں نے تفاسیر و معانی کی کتب لکھیں اور آج یہ ہے کہ ایک آیت نکالو جو کافروں سے دوستی رکھتا ہے، وہ انھی میں سے ہے۔ اس کا حکم بھی انھی والا ہے۔ یہ آیت ہے جس کی بنا پر آج پورے پاکستان میں قتل و غارت کی جا رہی ہے اور پاکستانی وسعودی حکمرانوں کی تکفیر کی جا رہی ہے ۔حالانکہ سورۃ آل عمران میں آیت اس طرح ہے:

﴿لَا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُونَ الْكٰفِرِينَ أَوْلِيَاءَ مِنْ دُونِ الْمُؤْمِنِينَ﴾

[آل عمران : ۲۸]

”اے ایمان والو! مسلمانوں کو چھوڑ کر کافروں کو دوست نہ بناؤ۔“

﴿وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَلَيْسَ مِنَ اللّٰهِ فِي شَيْءٍ﴾ [آل عمران : ۲۸]

”اللہ سے ان کو دوستی نہیں ملے گی۔“

﴿إِلَّآ أَنْ تَتَّقُوا مِنْهُمْ تُقٰةً﴾ [آل عمران : ۲۸]

”مگر یہ کہ تم ان سے بچاؤ کرو۔“

یعنی وہ لوگ جو مجبوراً ان سے دوستیاں کرتے ہیں، حکمتوں، مصلحتوں کے تحت ان کے ظلم سے بچنا چاہتے ہیں، اپنے معاشروں کو بچانا چاہتے ہیں۔

جو بچنے کی شکل اختیار کرتے ہیں، وہ ان میں شامل نہیں ہیں۔ تفاسیر کی کتب میں مفسرین وشارحین نے دونوں آیتوں کو اکٹھا بیان کیا ہے اور یہ گنجائش نکالی ہے تو حکمت، مصلحت اختیار کر کے گنجائش نہ نکالنا خارجیوں کا کام ہے اور مسلمانوں میں جتنا بڑا خارجی فتنہ برپا ہوا ہے وہ سب ایسے ہی تھے، جن ظالموں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ پر کفر کا فتویٰ لگا دیا کہ حکم صرف اللہ کا ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ لڑائی ختم کرنے کے لیے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے صلح پر آمادہ ہو گئے اور اپنی طرف سے ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو حکم بنادیا۔ اسی طرح معاویہ رضی اللہ عنہ نے عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو حکم مقرر فرمایا، دونوں نے کہا کہ جو یہ حکم فیصلہ کریں گے ہمیں وہ قبول ہوگا۔

تو جب ان خارجیوں کو پتا چلا کہ مسلمانوں کی صلح ہو جائے گی اور باری ہماری آ جائے گی چونکہ یہ قاتلین عثمان رضی اللہ عنہ تھے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی فوج میں پناہ لیے ہوئے تھے، جب انھوں نے دیکھا کہ صلح ہونے لگی ہے، اس کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قتل کا بدلہ لیا جائے گا تو فوراً انھوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ پر کفر کا فتویٰ لگا دیا۔ «ان الحکم الا للہ» (حکم صرف اللہ کا چلے گا) علی حکم ماننے کے لیے تیار ہو گئے ہیں اور ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کو اپنی طرف سے حکم مقرر کر دیا ہے۔ حکم تو اللہ کا ہوتا ہے، حکم علی رضی اللہ عنہ کا نہیں چلے گا۔ عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کا فیصلہ نہیں چلے گا۔ اس بنا پر آپ رضی اللہ عنہ پر کفر کا فتویٰ لگا کر واجب القتل قرار دیا اور پھر انھی میں سے ایک ظالم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا۔

جب امریکہ کے ساتھ معاہدے ہو رہے تھے۔ ہم نے اس وقت کہا تھا، یہ مصلحت نہیں ہے، غلط ہے۔ امریکہ مسلمانوں کا دوست نہیں ہو سکتا۔ یہود و نصاریٰ مسلمانوں کے دوست نہیں ہو سکتے، لہٰذا حکومت کو ایسا نہیں کرنا چاہیے۔ یہ ساری چیزیں اپنی جگہ ٹھیک ہیں لیکن یہ بھی تو سننا چاہیے کہ ان کے پاس کیا مصلحت ہے اور قرآن کہتا کیا ہے۔

﴿إِلَّآ أَن تَتَّقُوا۟ مِنْهُمْ تُقَىٰةً﴾ [آل عمران: ۲۸]

تم صرف اگر اس لیے دوستی کر رہے ہو کہ ہم بچ جائیں، ہم پر حملہ نہ ہو جائے، ملک معاشرہ بچ جائے تو اگر بچاؤ کا کوئی راستہ اختیار کیا جائے تو اس مصلحت کی بنا پر ہم کسی کو کافر نہیں کہیں گے اور یہ نہیں کہیں گے کہ ان کا حکم بھی وہی کفار والا ہے، ان کا قتل بھی واجب ہو چکا ہے اور ان کے خلاف لڑنا جہاد بن چکا ہے اور نہ ہی اللہ کے قرآن کی آیت اس کو تسلیم کرتی ہے۔ آپ اندازہ کیجیے کہ عبداللہ بن ابی ظالم کتنا بڑا منافق تھا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر تہمت لگائی، اوس و خزرج کی لڑائی کروا دی اور یہ الفاظ کہے:

عزت والا ذلیل کو مدینے سے نکال دے گا۔ کہنے لگا جب سے یہ لوگ مکہ سے مدینہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آئے ہیں، انھوں نے ہمیں غلام بنالیا ہے۔ ہمیں کہتے ہیں پانی لاؤ، خدمت کرو اور یہ سارے مہاجر مدینہ کے انصار اوس وخزرج پر آقا بن بیٹھے ہیں، ہمیں غلام سمجھتے ہیں۔قرآن کی سورۃ المنافقون کے نزول کا پس منظر یہ ہے کہ اس ظالم نے کہا: ابھی تو ہم سفر میں ہیں جب ہم واپس پلٹیں گے جتنے یہ ذلیل لوگ ہیں (نعوذ باللہ) ہم ان کو مدینہ سے نکال دیں گے۔ جتنے ہجرت کرکے آئے ہیں، انھوں نے ہمیں مصیبت میں ڈال دیا ہے۔ ہمیں کہتے ہیں ہمارے ساتھ مل کر جنگیں لڑو۔ تو یہ الفاظ اور کھلا کھلا طعنہ کس کے خلاف تھا؟ پھر آگے اللہ نے فرمایا:

﴿ وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُولِهِ وَلِلْمُؤْمِنِينَ ﴾ [المنافقون : ۸]

یہ پاگل اپنے آپ کو عزت والا سمجھتا ہے، عزت تو ساری اللہ، اس کے رسول ﷺ اور مومنوں کے لیے ہے۔ تو جب یہ بات ہوئی تو عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! آپ مجھے اجازت دیں، میں اس منافق کا سر اڑا دوں۔

بخاری میں حدیث ہے:

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: نہیں میں اس بات کی اجازت نہیں دیتا کہ لوگ کہیں گے محمد ﷺ اپنے کلمہ پڑھنے والے ساتھیوں کو قتل کرواتے ہیں۔

[بخاري، كتاب التفسير، باب قوله ﴿ سواء عليهم أستغفرت لهم ﴾ : ٤٩٠٥]

اتنا بڑا واقعہ اور جرم تھا لیکن اس پر رسول اللہ ﷺ نے مصلحت اختیار فرمائی کہ مدینہ میں اس کا اتنا بڑا قبیلہ ہے اگر اس کو قتل کیا جائے گا تو جنگ شروع ہو جاتی جس سے بچنا ہے۔

چونکہ جو مسند پر بیٹھا ہوتا ہے، وہ ان حکمتوں اور مصلحتوں کو سمجھتا ہے۔ جب عبد اللہ بن ابی مر گیا، اس کا بیٹا جو بڑا مخلص اور رسول اللہ ﷺ سے بڑی محبت کرنے والا، کہنے لگا اللہ کے نبی ﷺ میرا باپ مر گیا ہے اور مجھے پتا ہے کہ وہ ساری زندگی آپ کو تکالیف پہنچاتا رہا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے، لیکن میں چاہتا ہوں کہ آپ اس کا جنازہ پڑھا دیں تو رسول اللہ ﷺ اس کا جنازہ پڑھانے کے لیے چلے گئے اور اس کا جنازہ پڑھا دیا۔ پھر بیٹے کی خواہش کے مطابق اپنی قمیص مبارک بھی اس کو پہنا دی تو کیا نبی ﷺ کو یہ بات معلوم نہیں تھی کہ اس کا قبیلہ خاندان ہے، اس میں دعوت پھیلے گی، بیٹا بھی اتنا مخلص ہے، اس کا دل رکھنا ہے تو اس لیے نبی اکرم ﷺ نے جنازہ بھی پڑھایا۔ قمیص مبارک بھی دے دی۔ حتیٰ کہ حدیث میں ہے کہ آپ ﷺ نے اپنا لعاب مبارک بھی اس کے منہ میں ڈال دیا تو آج ہم اپنے آپ کو دیکھیں، ہم کہاں کھڑے ہیں، کیوں یہ انداز اختیار کیے ہوئے ہیں۔ شریعت تو یہ کہتی ہے کہ جو حکمران ملک معاشرے کو بچانا چاہتے ہیں، کمزور ہونے کی وجہ سے طاقتور کے منہ میں نہیں آنا چاہتے اور اس بنیاد پر دوستی معاہدہ کرتے ہیں تو ان کو ان (کافروں) میں شامل نہیں کیا جائے گا۔ انھوں نے جس مصلحت کے لیے یہ کام کیا ہے، اللہ اس مصلحت کو قبول کرتا ہے اور اللہ توبہ قبول کرتا ہے، ہمارے مولوی قبول نہیں کرتے۔

عزیز بھائیو! نقطۂ نظر کا اختلاف ہے لیکن ان چیزوں میں کفر کی بحث لے کر آنا انتہائی جہالت کی دلیل ہے جب امریکہ کے ساتھ معاہدہ ہوا، اس کی فوج یہاں آئی اور بہت کچھ ہوا۔ ہم نے ہمیشہ اس مسئلہ کو کھل کر بیان کیا لیکن اس کا دوسرا پہلو بھی دیکھیں کہ کولن پاؤل جس نے سب سے لمبا وقت افغانستان میں امریکی فوج کی کمان کی، واپس جا کر اس نے رپورٹ پیش کی۔ کہا پاکستان نے ہمارے ساتھ دھوکا کیا ہے۔ پاکستان نے ہمارے ساتھ ڈبل گیم کی ہے۔ بظاہر ہمارے ساتھ معاہدہ، دوستی اور پارٹنر شپ اور اندر سے ہمارے ساتھ دھوکا کیا ہے۔ پاکستان کی فوج نے ہمیشہ ان کا ساتھ دیا جو ہمارے خلاف لڑنے والے تھے۔ تو اگر یہ باتیں درست ہیں تو اللہ کا بیان کردہ قاعدہ ﴿إِلَّآ أَن تَتَّقُواْ مِنْهُمْ تُقَىٰةً﴾ آپ کسی مصلحت کی خاطر کسی سے معاہدہ کرتے ہیں لیکن مقصد بچاؤ ہے یا اس کا کوئی اچھا نتیجہ ہے تو یہ جائز ہے۔ مفسرین ” تقہ “ لفظ کے کتنے ہی معانی نکالتے ہیں کہ بچاؤ کی کون کون

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سی صورتیں اور مصلحتیں ہیں جن کا اللہ کی شریعت لحاظ رکھتی ہے۔

تو الحمد للہ! ہمارے پاس قرآن مجید موجود ہے جس میں بہت واضح احکامات موجود ہیں تو اس مسئلے کے حوالے سے بڑی احتیاط کی ضرورت ہے ۔لوگوں کو سمجھانے، زبان کھولنے اور خطبہ دینے میں انتہائی احتیاط کی ضرورت ہے اور ہمیں اللہ کی شریعت کے سارے قاعدے اور علمائے سلف کے منہج کو سامنے رکھتے ہوئے اس مسئلے کو لے کر آگے بڑھنا ہے۔ تا کہ ہم امت کو فتنوں سے بچا سکیں اور اسی طریقے سے ہم اس سارے قتل وغارت اور فتنے سے بچ سکتے ہیں۔

جب اللہ کے نبی ﷺ مدینہ آئے تو مسلمان کمزور تھے، مدینہ میں یہودی قبائل موجود تھے۔ اوس وخزرج کے بہت سارے لوگ ابھی مسلمان نہیں ہوئے تھے اور منافقین ایک کا طبقہ موجود تھا، جس کا رئیس المنافقین سردار عبداللہ بن ابی تھا، اس کو نبی ﷺ کا مدینہ میں آنا کسی شکل میں قبول نہ تھا۔ مدینہ کے اندر یہ ماحول تھا اور باہر سے بار بار حملوں کا خطرہ تھا۔ مکہ والے بار بار حملے کرتے تھے اور مدینہ کے اندر بڑے بڑے یہودی قبائل بنونضیر، قریظہ اورمنافقین ہیں اور ان حالات میں اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو جہاد کا حکم دے دیا تو نبی ﷺ نے جہاد کے لیے مدینہ کے یہودیوں کے ساتھ آپس میں نہ لڑنے کا معاہدہ کیا۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ کمزور تھے اور اللہ کے حکم جہاد پر عمل بھی کرنا تھا۔ باہر سے ہونے والے حملوں کا دفاع بھی کرنا تھا۔ تو ایسے حالات میں نبی اکرم ﷺ نے تین وثیقے لکھے جو من وعن ''الرحیق المختوم'' میں موجود ہیں۔ ایک وثیقہ یہ تھا کہ مدینہ میں جتنے یہودی ہیں، ان کے ساتھ ہمارا معاہدہ ہے کہ اگر کوئی باہر سے ان پر حملہ کرے گا تو ہم ان کا ساتھ دیں گے اور اگر کوئی ہم پر حملہ کرے گا تو یہ ہمارے ساتھ مل کر بیرونی حملے کا مقابلہ کریں گے۔ تاریخ میں اس وثیقے کا نام میثاق مدینہ ہے۔

دوسرا وثیقہ اوس، خزرج کے وہ لوگ جو ابھی مسلمان نہیں ہوئے تھے، ان کے لیے لکھا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور ان کو بھی اس معاہدے کا دفاعی طور پر پابند کیا کہ مدینہ اس وقت جس حالت وکیفیت میں ہے اور جو بیرونی خطرات ہیں ان سے نمٹنے کے لیے ہمارا اور تمھارا دفاع ایک ہونا چاہیے۔

تیسرا وثیقہ آپ ﷺ کا انصار اور مہاجرین کے درمیان مؤاخات کا تھا کہ تم بھائی بھائی ہو، سب مسلمان ہو اور یہ قومیت وطنیت یہ باہر سے آئے ہیں اور انصاری پہلے سے مدینہ کے باسی ہیں۔ باغات، زمینیں وجائیدادیں ان کی ہیں، یہ سب مہاجر اپنی زمینیں چھوڑ کر آئے ہیں تو مدینہ کے انصار تمھاری زمینیں بھی اسلام پر قربان ہونی چاہئیں اور تمھارے مالوں، زمینوں میں مہاجرین کا بھی اسی طرح حق ہے کیونکہ یہ اپنا سب کچھ اسلام کے لیے چھوڑ کر آئے ہیں۔

عزیز بھائیو! یہ اوس، خزرج کے مشرکین کے ساتھ معاہدہ مدینہ کے باہر بعض قبائل کے ساتھ معاہدے، حتیٰ کہ ایک مکہ میں رہنے والے قبیلے کے ساتھ بھی آپ ﷺ نے معاہدہ کیا۔ ان سب میں صرف یہ عظیم مصلحت تھی کہ جب ہم بیرونی حملوں، آمروں کے مقابلے میں مدینہ میں کھڑے ہوں تو مدینہ لڑائی سے محفوظ ہو۔ آپس میں لڑائی اور اختلافات کا معاملہ نہ ہو، یہ وہ عظیم مصلحت تھی جس کی بنیاد پر آپ ﷺ نے یہ سارے معاہدے کیے چونکہ آپ ﷺ کمزور تھے تو کمزور سطح پر کھڑے ہوکر بڑی بڑی قوتوں کے مقابلے میں کھڑے ہونا اس کے لیے مصلحتیں، حکمتیں اور معاہدے سب اللہ کے نبی ﷺ سے ثابت ہے۔ قرآن وسنت میں موجود ہے۔

اللہ تعالیٰ سمجھنے اور عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

و آخر دعوانا الحمدللہ رب العالمین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خطبۂ جمعۃ المبارک 13 فروری 2015ء

إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهُ وَ نَسْتَعِينُهُ وَ نَسْتَغْفِرُهُ......... أَمَّا بَعْدُ!

فَأَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ ﴿ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

﴿ اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَآىِٕهِمْ هُوَ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ ۚ فَاِنْ لَّمْ تَعْلَمُوْۤا اٰبَآءَهُمْ فَاِخْوَانُكُمْ فِی الدِّیْنِ وَ مَوَالِیْكُمْ ؕ وَ لَیْسَ عَلَیْكُمْ جُنَاحٌ فِیْمَاۤ اَخْطَاْتُمْ بِهٖ ۙ وَ لٰكِنْ مَّا تَعَمَّدَتْ قُلُوْبُكُمْ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا ﴾ [الاحزاب : ۵]

’’انھیں ان کے باپوں کی نسبت سے پکارو، یہ اللہ کے ہاں زیادہ انصاف کی بات ہے، پھر اگر تم ان کے باپ نہ جانو تو وہ دین میں تمھارے بھائی اور تمھارے دوست ہیں اور تم پر اس میں کوئی گناہ نہیں جس میں تم نے خطا کی اور لیکن جو تمھارے دلوں نے ارادے سے کیا اور اللہ ہمیشہ بے حد بخشنے والا، نہایت رحم والا ہے۔‘‘

آج فتنۂ تکفیر، کہ مسلمان کو کافر قرار دے کر کے قتل کا حکم دے دینا، اس فتنے نے انتہائی خطرناک شکل اختیار کر لی ہے اور صرف ہمارے پاکستان میں ہی نہیں بلکہ بیشتر اسلامی ممالک میں یہ فتنہ بڑی تیزی سے پھیل رہا ہے اور اللہ کے دشمن اس سے فائدہ اٹھا رہے ہیں، اس فتنے سے خبردار کرنے کے لیے ہم نے خطبات میں یہ موضوع شروع کر رکھا ہے، تاکہ جو بھی سنے وہ سمجھ کر، ذہن پختہ کر کے اپنے عقیدے اور ایمان کو مضبوط کرے، خود بھی اس فتنے سے بچے اور دوسروں کو بھی بچانے کی کوشش کرے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محترم بھائیو! جب کوئی فتنہ پھیلتا ہے تو صرف چند لوگوں تک محدود نہیں رہتا، بلکہ تقریباً ہر شخص اس سے متاثر ہوتا ہے، تو فتنے کے خاتمے کے لیے بھی ضروری ہے کہ اس میں سب لوگوں کو مل جل کر محنت سے اپنی ذمہ داریاں ادا کرنی چاہئیں۔ چنانچہ اس حوالے سے کئی خطبات سے یہ مسئلہ بیان ہو رہا ہے کہ اللہ کی شریعت نے کچھ ضابطے اور اصول مقرر کیے ہیں، جن کی بنیاد پر آپ کسی شخص کو مرتد اور دائرہ اسلام سے خارج قرار دے سکتے ہیں اور جن کا علم پختہ نہ ہو، ان کو قطعاً اس بات کی اجازت نہیں ہوتی کہ وہ کافر کافر کے نعرے لگاتے پھریں اور اس پر جماعتیں بنائیں۔ یہ انداز مسلمانوں کے لیے نہ کبھی فائدہ بخش رہا اور نہ آئندہ ہوسکتا ہے۔ اس کے پیچھے اللہ کے دشمنوں کی وہ گہری سازشیں ہیں، جنھیں آج ہمارا عام آدمی بے چارہ نہیں سمجھتا۔ گزشتہ خطبات میں شریعت کے انھی اصول وضوابط کے حوالے سے گفتگو ہوئی تھی کہ اس بات کا لحاظ رکھنا پڑے گا کہ کوئی شخص صرف جہالت و ناواقفیت کی بنا پر کوئی ایسا کفریہ کام یا کلمہ تو نہیں کہہ رہا جس کی وجہ سے آپ اس پر کفر کا فتویٰ لگا رہے ہیں۔ حالانکہ وہ اس مسئلے سے واقف نہیں ہے، علم وفہم نہیں رکھتا۔

اللہ کی شریعت نے اس کی جہالت کا بڑا لحاظ رکھا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ علم نہ ہونا، جہالت اور بہت بڑی غلطی و کوتاہی ہے، لیکن اس کی بنا پر آپ کسی کو کافر نہیں قرار دے سکتے۔

اس کو سمجھایا جاسکتا ہے کہ اس مسئلے کا علم حاصل کرو۔ اس بات کی دعوت دی جائے اور قائل کیا جائے کہ جہالت پر بری چیز ہے، اسی طرح اس بات پر بھی بحث ہوئی کہ کوئی شخص اگر مجبور ہے اور مجبوری کی وجہ سے کوئی کفریہ عمل یا بات کر رہا ہے، اس کی مجبوری کو نہ سمجھتے ہوئے، آپ اس کو کافر قرار دیں، دائرہ اسلام سے خارج قرار دیں اور اس کو مرتد ٹھہرایا جائے، اس کی بھی شریعت اجازت نہیں دیتی۔ اس اصول کا اطلاق عام انسان اور حکمران دونوں طبقوں پر ہوتا ہے۔ حکمرانوں کے خلاف کفر کے فتوے لگا کر پھران کو واجب القتل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرار دے کر ان کی وجہ سے سارے ملک میں قتل و غارت گری کے سلسلے چلانا شریعت میں ہرگز اس کا کوئی جواز نہیں ہے۔

بھول چوک کا لحاظ رکھنا:

اب یہاں ایک تیسرا اصول ہے جو اللہ رب العالمین نے اپنی شریعت میں مقرر فرمایا ہے کہ ایک آدمی بھول کر، غلطی سے بے اختیار زبان سے کوئی کلمہ کہتا ہے جس کی بنا پر آپ اس کو پکڑ لیتے ہیں اور اس کلمہ کی وجہ سے اس کو کافر قرار دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی شریعت نے اس کی بھول چوک کا خیال رکھا ہے اور اسے معزور قرار دیا ہے۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

« إِنَّ اللّٰهَ تَجَاوَزَ عَنْ أُمَّتِي الْخَطَأَ وَالنِّسْيَانَ وَمَا اسْتُكْرِهُوْا عَلَيْهِ »

[ابن ماجه، كتاب الطلاق، باب طلاق المكره والناسي: ٢٠٤٣]

”بے شک اللہ تعالیٰ نے میری امت کو غلطی سے، بھول سے اور مجبوری سے کیا ہوا کام معاف کر دیا ہے۔“

اس کی غلطی بھول چوک اور مجبوری کی وجہ سے اللہ تعالیٰ معاف کرتا ہے، لیکن بعض ہمارے مولوی معاف نہیں کرتے اور جلد باز علماء معاف کرنے کی بجائے فوراً فتویٰ جڑ دیتے ہیں۔

مسلم شریف کی حدیث ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے واضح طور پر فرمادیا کہ اللہ تعالیٰ غلطی، بھول چوک اور مجبوری کو قبول کرتا ہے اور اپنے بندے کو معاف کرتا ہے۔

صحیح مسلم میں ایک لمبی حدیث ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے اس کی ایک مثال بیان فرمائی ہے کہ جب بندہ توبہ کرتا ہے، اللہ تعالیٰ سے معافی مانگتا ہے تو اللہ تعالیٰ کو اس بندے پر بڑا ہی پیار آتا ہے اور اللہ تعالیٰ بڑا ہی خوش ہوتا ہے۔

مثال دے کر سمجھایا کہ ایک شخص سفر پر جا رہا تھا، سفر بھی اس کا لمبا تھا۔ صحرا میں وہ سفر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کررہا ہے اور اس کا کھانا پینا اور سامان سب اس کے اونٹ کے اوپر لدا ہوا ہے۔ تھوڑی دیر کے لیے وہ ایک جگہ رکا، اس کو اونگھ آ گئی، دیکھتا ہے کہ اونٹ غائب ہوگیا ہے۔ پریشان ہوگیا، آگے پیچھے بھاگ کے دیکھتا ہے لیکن کہیں اسے اپنی سواری نظر نہیں آتی۔ پاس نہ پینے کے لیے کچھ ہے اور نہ کھانے کے لیے، سوچتا ہے کہ اس صحرا میں میں کہاں جاؤں گا اور اس کو اپنی موت نظر آنا شروع ہوجاتی ہے۔ تلاش سے تھک ہار کر ایک جگہ سائے میں آکر بیٹھ جاتا ہے اور اسے تھکاوٹ کی وجہ سے نیند آ جاتی ہے، سونے کے بعد جب بیدار ہوتا ہے تو اچانک دیکھتا ہے کہ اس کا اونٹ اس کے سامنے کھڑا ہے اور اس کا لدا ہوا سامان بھی سارا اسی طرح موجود ہے، پانی خوراک سامان کچھ بھی ضائع نہیں ہوا، سامان سمیت اونٹ مل جاتا ہے۔

اللہ کے نبی ﷺ فرماتے ہیں کہ وہ اتنا خوش ہوا کہ خوشی میں اپنی زبان سے اس نے یہ الفاظ کہہ دیے:

« اَللّٰهُمَّ أَنْتَ عَبْدِي وَأَنَا رَبُّكَ » [مسلم، كتاب التوبة، باب في الحض على التوبة الفرح بها : ٢٧٤٧]

''یا اللہ تو میرا بندہ ہے اور میں تیرا رب ہوں۔''

کہنا یہ تھا کہ یا اللہ تو میرا رب ہے اور میں تیرا بندہ ہوں لیکن اس نے خوشی میں اپنی زبان سے ایسا کہہ دیا اور بظاہر یہ کلمۂ کفر ہے، اس کے کلمۂ کفر ہونے میں کوئی شک نہیں ہے، لیکن نبی ﷺ فرماتے ہیں کہ جتنا یہ بندہ اپنی سواری دیکھ کر خوش ہوتا ہے اور اپنے جذبات پر قابو نہیں رکھ سکتا اور بات الٹی کرجاتا ہے۔ معافی مانگتا ہے تو اللہ اس مسافر سے بھی زیادہ اپنے بندے سے خوش ہوتے ہیں۔

نبی ﷺ نے ایک مثال میں انسان کی نفسیاتی کیفیت بیان کردی۔ چونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو بڑے جامع کلمات سکھائے تھے اور نبی کریم ﷺ کی باتوں میں بڑی گہرائی، بڑی بصیرت تھی۔ آپ کو نبی کریم ﷺ کی ایک ایک بات میں علم کا سمندر نظر آئے گا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک تو نبی کریم ﷺ نے اس مثال میں انسان کی نفسیاتی کمزوریاں بیان کر دیں۔ انسان کا جلدی پریشان اور مایوس ہو جانا اور پھر اس مایوسی کے بعد خوشی میں اپنے جذبات پر قابو نہ رکھ سکنا۔ نبی کریم ﷺ ان سب نفسیاتی عوارض کو جانتے تھے۔ نبی سے زیادہ علم النفس کا کوئی ماہر نہیں ہوتا۔ کیونکہ پیغمبر نے دعوت دینی ہوتی ہے اور ہر قسم کے انسانوں کو سمجھانا ہوتا ہے۔ ہمارے علماء جو انبیاء علیہم السلام کے وارث ہیں، انہیں بھی نبی ﷺ کی بصیرت کو سمجھنا چاہیے لیکن بغیر بصیرت فتویٰ دینے والوں کو بالکل سمجھ نہیں ہوتی۔ نبی اکرم ﷺ کی باتوں میں موجود گہرائی، بصیرت، نفسیاتی طور پر لوگوں کو سمجھنا اور ان کا علاج کرنا، انسانوں کی کمزوریاں اور معاشروں کی کمزوریوں کو سمجھنا۔ ہمارے خطباء اور دعوت والے علمائے کرام کو اور پھر کتابیں لکھنے والوں کو یہ انداز اختیار کرنا چاہیے۔ نبی کریم ﷺ نے انسانی کمزوریاں بیان فرما دیں اور ایک اصول اور ضابطہ سمجھا دیا کہ اگر انسان غلطی سے اتنی بڑی بات کہہ دے کہ یااللہ تو میرا بندہ اور میں تیرا رب! تو ایسے بندے کو بھی کافر نہ کہو۔ اس کا لحاظ رکھو، اللہ اس کا لحاظ رکھتا ہے، اگر غلطی سے، بے اختیار انسان کی زبان سے کوئی بات نکل جائے یا عمل میں آ جائے تو اس کو کافر نہیں کہا جائے گا۔

انسان میں بہت سے عوارض ہیں منفی قسم کے جذبات بھی ہیں، سب کچھ ہے۔ چونکہ اللہ خود خالق ہے اپنے بندے کی مجبوریوں کا پورا پورا خیال کرتا ہے۔ اس نے معافی اور توبہ کی وسعت کو بہت زیادہ عام کر دیا ہے۔ شیطان سب سے زیادہ اس بات سے پریشان ہوتا ہے کہ میں انسان سے غلطی کرواتا ہوں اور اللہ اس کو معاف کر دیتا ہے کیونکہ شیطان خود نافرمان ہے اور اس نے غلطی پر معافی نہیں مانگی وہ انسانوں سے غلطیاں کرواتا ہے تو اسے اس بات سے بڑی تکلیف ہوتی ہے۔ شیطان نے اللہ سے اجازت لے رکھی ہے، یااللہ! اس انسان کی وجہ سے تو نے مجھے جنت سے نکالا تو مجھے مہلت دے، میں اسے بھی تیرے قریب نہیں آنے دوں گا۔ اس کے دائیں بائیں، آگے پیچھے ہر طرف سے آ کر اس کو گھیروں گا، وسوسے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ڈالوں گا اور غلطیاں کرواؤں گا۔ اللہ نے کہا جا تجھے اجازت ہے اور وہ اپنا کام کر رہا ہے، اس کا اپنا وسیع وعریض سلسلہ ہے اور اس نے ہر کسی کے ساتھ اپنا نمائندہ مقرر کر رکھا ہے۔

محترم بھائیو! اگر اللہ نے شیطان کو اجازت دے رکھی ہے تو اس کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو معاف بھی کرتا ہے۔ جس سے شیطان سر پیٹتا ہے، میرا داؤ کامیاب نہیں ہوتا حالانکہ میں اتنی محنت کرتا رہتا ہوں۔ یہ بندہ اللہ کے سامنے پیش ہو کے معافی مانگتا ہے، اللہ اسے معاف کر دیتا ہے اور میری ساری محنت ضائع جاتی ہے تو نبی کریم ﷺ نے ان چیزوں کو بڑی تفصیل کے ساتھ بیان فرمایا۔

چوتھا ضابطہ:

ایک اور مسئلہ جس کی اس حوالے سے باقی مسئلوں سے بھی زیادہ اہمیت ہے، وہ یہ کہ اگر کوئی تاویل کر کے غلطی کرتا ہے، کہتا ہے کہ اس کا معنی یہ ہے، دوسرا کہتا ہے کہ نہیں اس کا معنی یہ ہے، ظاہر ہے سب معانی تو ٹھیک نہیں ہوں گے۔

ایک صحیح ہے تو باقی غلطی پہ ہوں گے لیکن ایسے بندے کی اگر نیت خراب نہیں ہے اور وہ قرآن وحدیث کو ہی مستند سمجھتے ہوئے انہی پر عمل کرنا چاہتا ہے۔ اسی کو بنیاد بناتا ہے، اگرچہ وہ معنی مفہوم، بیان کرنے، عمل کرنے میں غلطی کرتا ہے تو اللہ کی شریعت اس غلطی کا بھی لحاظ رکھتی ہے۔ حالانکہ غلطی تو غلطی ہے، ایک غلط تاویل کرتا ہے اور غلط معنی ومفہوم بیان کرتا ہے، دوسرے اس سے فائدہ اٹھالیتے ہیں۔ بے شک یہ غلط چیز ہے اور اس کی اصلاح ہونی چاہیے لیکن اس بنیاد پر آپ کسی پر کفر کا فتویٰ نہیں لگا سکتے اور یہ چیز خاص طور پر ہمارے ہاں بہت زیادہ ہے کیونکہ یہاں فرقہ واریت بہت ہے۔

تکفیر کا بڑا سبب فرقہ واریت:

یاد رکھیں! جہاں جہاں انگریز نے مسلمانوں کے علاقوں پر قبضے کر کے حکومت کی اور جو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معاشرے انگریز کی غلامی میں زندگیاں بسر کرتے رہے ،ان میں بڑی بڑی خرابیوں کے ساتھ ساتھ ایک خرابی یہ آئی کہ وہاں فرقے بہت زیادہ بن گئے ۔فرقوں کا وجود، پھران میں تشدداور تعصب، یہ ساری چیزیں ہمارے ہاں بھی ہیں۔کیونکہ اس علاقے میں بھی انگریز کا لمبے عرصے تک قبضہ رہا۔اس نے مسلمانوں سے حکومت چھینی اور خطرہ بھی اسے مسلمانوں سے ہی تھا، ہندوؤں سے کوئی خطرہ نہیں تھا۔ ہندو انگریزوں سے دوستیاں کرتے رہے۔ اگر انگریزوں کے خلاف جہاد کرتے رہے تو مسلمان کرتے رہے۔ اس خطرے سے نپٹنے کے لیے انگریز نے مسلمانوں کے اندر فرقے پیدا کیے اور ان فرقوں کے اندر تعصب پیدا کیا جو کہ ایک بڑی گہری سازش اور خوفناک چال تھی کہ ان کو آپس میں لڑاؤ۔ سیاسی لڑائیاں اتنی خطرناک نہیں ہوتیں جتنی مذہبی لڑائیاں ہوتی ہیں۔ مذہب کے نام پر لوگ جانیں دینے کے لیے تیار ہو جاتے ہیں۔ مذہبی اختلاف ہمیشہ بڑی شدید نوعیت کا اختلاف رہا ہے، انگریز نے اس نفسیاتی کمزوری کو بھانپتے ہوئے مسلمانوں میں فرقے کھڑے کیے اوران فرقوں کو اتنی ہوا،تشدد اور تعصب دیا کہ کوئی کسر باقی نہ چھوڑی۔

ہمارے ہاں وہ علماء بڑے نامور ہوتے تھے جو بڑے مناظر ہوتے تھے۔آپ تھوڑا سا پیچھے جا کر اپنے معاشرے کا مطالعہ کریں جواس وقت کتابیں لکھی گئیں جو دینی ادارے قائم ہوئے اور جس طرح کی وہاں تعلیم دی جاتی تھی اور تربیت کی جاتی تھی، جیسے تقلیدی گروہ تیار ہوئے اوران میں اتنی شدت پیدا ہوئی ،یقین کریں کہ ہر گروہ دوسرے کو کافر قرار دیتاہے،بس یہ تلاش کیا جاتا ہے، اس کے عالم مفتی نے فلاں فلاں غلطی کی ہے جن کی وجہ سے یہ بھی کافر، ان کے ماننے والے، ان کے فرقے کے تمام لوگ ،بڑے چھوٹے سب کے لیے کفر کے فتوے ہیں۔

انگریز کی اس سازش کو ہمارے لوگ نہیں سمجھتے اور سچی بات ہمارے علماء بھی اس کی گہرائی کونہیں سمجھ سکے۔اسی طرح انگریز نے جھوٹی نبوت کا سلسلہ قائم کیا اور غلام احمد قادیانی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو کھڑا کیا جس نے انڈیا میں جہاد کے خلاف فتویٰ دیا کہ ہندوستان ، باوجود انگریز کی حکومت کے دارالسلام ہے اور جو لوگ انگریز کے خلاف جہاد کر رہے ہیں یہ سارے جھوٹے، گمراہ اور باطل ہیں۔ یہ انگریز کا خود ساختہ بڑا ہی خطرناک فتنہ تھا، جسے بھڑکا کر اس نے برصغیر میں اپنی جڑیں گہری کیں۔ پھر دیکھیں کس طرح فرقہ واریت ہے، سنی مختلف گروہوں میں تقسیم ہیں، یہ مقلد ہے، یہ غیر مقلد ہے، یہ فلاں امام کا پیروکار ہے، یہ فلاں کا ہے۔ یہ معاملہ ایسے ہی ہے لیکن اس کے اندر شدت دیکھیں، اس پر کتابیں لکھی جاتی ہیں، غلطیاں تلاش کی جاتی ہیں، اس پر خطبے دیے جاتے ہیں اور اس پر سارے وسائل کا استعمال ہوتا ہے۔ یہ سراسر غلط ہے۔ سنیوں کے اس آپس کے جھگڑوں نے انگریزوں کو فائدہ پہنچایا اور انگریز نے جو قادیانیت کا پودا لگایا تھا، اس نے فائدہ اٹھایا اور جگہ جگہ ان کے سلسلے اور مراکز قائم ہوتے چلے گئے۔

محترم بھائیو! یہ بڑے بڑے فتنے ہیں، جنھیں سمجھنے کی بڑی ضرورت ہے۔ ایک اصول سمجھیں کہ اختلاف شروع سے چلا آ رہا ہے۔ علماء فقہاء میں اختلاف تھا۔ امام جعفر رحمہ اللہ بہت بڑے امام اور فقیہ تھے، ان کو باقی ائمہ سے اختلاف ہے۔ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ بہت بڑے امام ہیں، امام شافعی رحمہ اللہ کی بہت علمی خدمات ہیں، امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ بڑے عظیم محدث ہیں۔ ان سب کا آپس میں مسائل و دلائل میں اختلاف موجود ہے لیکن نقصان اس وقت ہوا جب ان ناموں پر فرقے بننا شروع ہوگئے۔ امام جعفر کے نام پر جعفری سلسلہ۔ اللہ کی شریعت میں تو کوئی جواز نہیں تھا کہ آپ کسی شخصیت کے نام پر کوئی فرقہ کھڑا کریں۔ علماء کا اختلاف تو ہو سکتا ہے، دلائل اور نصوص کے اطلاق میں تو اختلاف ہو سکتا ہے اور کتاب وسنت کی طرف رجوع کر کے ان اختلافات کا حل بھی آسانی سے ہو سکتا ہے لیکن مسئلہ اس وقت خراب ہوتا ہے، جب شخصیتوں کے نام پر فرقے بنتے ہیں تو اس میں صرف علماء نہیں ہوتے، کم پڑھے لکھے عوام بھی ہوتے ہیں، جو اپنے دین واطاعت کو اس شخصیت کے ساتھ وابستہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کر لیتے ہیں۔

یاد رکھیں! جب بھی کسی شخصیت کی تقلید کو آپ واجب سمجھیں گے تو اس بنیاد پر ایک فرقہ وجود میں آئے گا جس سے نبی ﷺ نے سختی سے منع فرمایا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جیسے یہود ونصاریٰ میں فرقے تھے، ایسے ہی میری امت میں بھی بڑے فرقے ہوں گے۔ پہلی امت میں بہتر فرقے بنے میری امت میں تہتر بنیں گے۔ آپ ﷺ نے اس کو برا جانا۔

محترم بھائیو! جب عام اَن پڑھ لوگوں میں تقلید شخصی کی وجہ سے تعصب آتا ہے اور تشدد کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔ پھر علماء فتوے لگاتے ہیں اور نیچے عوام آپس میں لڑتے ہیں۔

میرے عزیز بھائیو! اس اصول کو اچھی طرح سمجھ لیں کہ علماء کا اختلاف تھا اور رہے گا لیکن امت کو یہ نہیں چاہیے کہ کسی کے نام پر فرقہ بنا کر کھڑا کریں اور اس کے اوپر تعصب و تشدد اختیار کریں۔ اپنی ساری وابستگی، اور فرقہ کا حصہ بن جائیں۔ یہ چیز امت کے لیے جائز نہیں ہے، اس سارے کام کا امت کو بڑا نقصان ہوا ہے اور خاص طور پر جن علاقوں میں اللہ کے دشمن انگریز قابض تھے۔ بعض علاقوں میں فرانسیسی قابض تھے، بعض میں برطانیہ قابض رہا تو ان مقبوضات میں امت کا بڑا ہی نقصان ہو گیا۔ امام جعفر، امام شافعی، امام ابوحنیفہ، امام احمد بن حنبل رحمہم اللہ ان سب پر اللہ کی رحمتیں نازل ہوں سب بہت بڑے امام تھے۔

لیکن بھائیو یاد رکھو!

« اَلْمُجْتَهِدُ يُخْطِي وَيُصِيبُ »

مجتہد غلطی بھی کرتا ہے اور صحیح بات بھی کہتا ہے۔ اگر مجتہد غلطی کرے، وہ قرآن کریم کی ایک نص بیان کرے یا اللہ کے نبی ﷺ کی حدیث بیان کرے اور اس سے استنباط کرے، امت کو رہنمائی دے بات اس کی ٹھیک ہو لیکن اسے نصوص کے استعمال واطلاق میں غلطی ہو جائے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: اس کی غلطی کے باوجود اس کی نیک نیتی کی وجہ سے اس کو ایک اجر ملے گا اور اگر اس نے معنی ومفہوم صحیح بیان اور صحیح اطلاق کیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

« فَلَهُ أَجْرَانِ »

تو اس کو دو اجر ملیں گے اور جس نے غلطی کی ہے، صحیح بیان نہیں کر سکا لیکن اس کی نیت ٹھیک ہے۔ بنیاد لوگوں کو دعوت اور اصلاح سے قرآن وحدیث کی طرف توجہ ملے تو اس عالم و مجتہد کو بھی ایک اجر ملے گا لیکن امت کے لیے یہ جائز نہیں ہے کہ اس کی غلطی میں بھی اس کی پیروی کر کے اجر تلاش کرے۔ اس دنیا میں پیروی صرف ایک ذات کی ہے اور وہ محمد رسول اللہ ﷺ ہیں۔ دیکھیں کیسا خوبصورت اصول اور مسئلے کا حل ہے۔

آج جو فرقوں اور گروہوں کا اختلاف اور لڑائیاں ہیں، ان کے حل کے لیے یہ کس قدر شاندار اصول ہے تو فرقہ واریت قطعاً جائز نہیں ہے کہ میں امام جعفر رحمہ اللہ کو مانتا ہوں تو ہر بات ان کی مانوں گا، جو ان سے نہیں ملے گی، اس کو نہیں مانوں گا تو اس سے فرقہ بنے گا۔ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ جو کہیں میں صرف وہ مانوں یہ بھی اسی طرح غلط ہے۔

امام شافعی رحمہ اللہ کی بڑی خدمات ہیں، بڑے اصولی امام تھے لیکن اس کے باوجود کوئی کہے کہ میں ہر بات ان کی مانوں گا یقیناً غلط ہے اور اس سے فرقہ وجود میں آئے گا۔ احمد بن حنبل رحمہ اللہ ان تمام میں سے بڑے محدث ہیں۔ حدیث کا علم سب سے زیادہ، حدیث کی کتاب سب سے بڑی، امام بخاری رحمہ اللہ کے استاذ، پھر امام بخاری کے اپنے شاگرد، سارا حدیثوں کا سلسلہ وہاں سے چلا، اس سب کے باوجود یہ کہتا ہے کہ میں احمد بن حنبل رحمہ اللہ کا مقلد ہوں اور بس ہر بات ان کی مانوں گا، ان کے علاوہ کسی کی بات ماننے کے لیے تیار نہیں، تو یہ سراسر فرقے کی بنیاد ہے جس کا شریعت میں کوئی جواز نہیں ہے۔ اگر آج امت کو جمع کرنا چاہتے ہو، فرقہ واریت کو ختم کرنا چاہتے ہو، تعصب اور تشدد سے بچنا چاہتے ہو تو اس کے لیے قاعدہ و طریقہ شریعت کا اپناؤ۔ اس سے پھر امت کا وجود مستحکم ہوگا، جتنے فرقے مضبوط ہوتے جائیں گے، امت کمزور ہوتی جائے گی اور فائدہ اللہ کے دشمن یہودی، صلیبی اور ہندو اٹھائیں گے اور جب امت مضبوط ہوگی تو فائدہ اسلام کا ہوگا۔ ان شاء اللہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرقوں کا تو وجود ہی غلط ہے۔اللہ کے نبی ﷺ نے اسے قبول ہی نہیں کیا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا اللہ کے نبی ﷺ جب فرقے بہت زیادہ بن جائیں گے تو حق پر کون ہوں گے تو نبی ﷺ نے فرمایا:

« مَا أَنَا عَلَيْهِ وَأَصْحَابِي »

[ترمذي، كتاب الإيمان، باب افتراق هذه الأمة : ٢٦٤١]

جس چیز پر میں اور میرے صحابہ رضی اللہ عنہم ہیں، جو لوگ اس چیز پر ہوں گے وہ حق پر ہوں گے۔سوسال، دوسوسال بعد آنے والے کسی محدث فقیہ اور مجتہد کے نام پر فرقہ کھڑا نہیں کیا جا سکتا۔

« مَاأَنَا عَلَيْهِ وَأَصْحَابِي »

قیامت تک کے لیے اصول ہے جس دلیل، شریعت، منہج، اصول، طریقہ پر میں اور میرے صحابہ رضی اللہ عنہم ہیں جو اس پر رہے گا وہ میرا رہے گا اور جو اس سے ہٹے گا وہ فرقہ بنے گا۔یہ وضاحتیں نبی ﷺ کی اپنی بیان کردہ ہیں۔

تو آج اگر یہ تشدد اور قتل وغارت گری کے سلسلے ختم کرنے ہیں تو پھر ہمیں جرأت کے ساتھ کھڑے ہو کر ان مسائل کا حل نکالنا چاہیے،اختلاف صرف علماء میں ہو، جو پہلے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے دور میں بھی تھا،تابعین و تبع تابعین کے دور میں بھی تھا اس سے اتنا فرق نہیں پڑتا۔

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ قرآن کریم کی آخری دوسورتیں معوّذتین، جب نبی اکرم ﷺ پر یہودیوں نے جادو کیا تو اللہ نے یہ دوسورتیں نازل فرمائیں جو دم کے لیے تھیں، یہ قرآن کریم کا حصہ نہیں ہیں۔عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ قول کتابوں میں موجود ہے لیکن باقی سارے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس بات پر متفق ہیں کہ یہ دوسورتیں اللہ نے نازل تو جادو کے اثر کو زائل کرنے کے لیے فرمائی تھیں لیکن یہ قرآن مجید کا حصہ بھی ہیں،مگر عبداللہ بن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسعود رضی اللہ عنہ کو غلطی لگ گئی۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو ان سورتوں کو بھی نقل فرمایا ہے۔ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ جنھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہر رمضان میں قرآن مجید کا دور کیا، جن کی اسلام کے لیے بڑی خدمات تھیں۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت زید رضی اللہ عنہ سے کہا کہ اللہ کے نبی تجھ پر سب سے زیادہ اعتماد کرتے تھے۔ تیرے ساتھ قرآن کا دور کرتے تھے، تو مسجد نبوی کے دروازے پر بیٹھ جا اور سب کو دعوت دے کہ جس کے پاس قرآن کریم جتنا حصہ موجود ہو یا یاد ہو، سب زید پر پیش کرو۔

حضرت زید رضی اللہ عنہ بھی کہتے ہیں کہ معوذتین قرآن کا حصہ ہیں لیکن ہم کبھی عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ پر فتویٰ نہیں لگا سکتے، بس ان سے خطا ہو گئی، انھیں پتا نہ چل سکا، ہر انسان غلطی کرسکتا ہے، معصوم صرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی معصوم نہیں ہے اور معصوم اسے کہتے ہیں جسے غلطی سے محفوظ رکھا گیا ہو۔ اللہ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو غلطی سے محفوظ رکھتا ہے اور اگر کوئی بھول چوک ہو جائے تو اللہ فوراً اصلاح کر کے اس کے اثر کو ختم کر دیتا ہے اور اصل چیز قائم رہتی ہے، اس معنی میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم معصوم ہیں۔

معصوم کا یہ معنی بھی نہیں ہے کہ جو غلطی کر ہی نہ سکے، وہ صرف اللہ رب العالمین کی ذات ہے جو سبحان ہے، سبحان کا معنی ہے جو غلطی کر ہی نہیں سکتا۔ ہر غلطی سے پاک ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم معصوم ہیں لیکن سبحان نہیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے سے اپنی شریعت کو ہر غلطی سے پاک رکھتا ہے، پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد امت میں کوئی معصوم نہیں ہے اور نہ ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی بڑا، کوئی امام، کوئی مجتہد واجب الاتباع ہے، یہ اللہ کی شریعت کا اصول ہے اور تمام ائمہ کرام کا یہی قاعدہ تھا۔

دراصل غلطیاں ان کی نہیں ہیں، غلطیاں بعد والوں کی ہیں۔ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا معروف قول ہے کہ میری بات اگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بات ہو تو اس کو قبول کرلو اور اگر میری کوئی بات

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نبی ﷺ سے نہیں ملتی تو اس کو دیوار کے ساتھ مار دو، اس پر عمل نہ کرنا، امام صاحب نے تو یہ کہا ہے۔ پھر فرقے بنانے اور تقلید شخصی کا جواز کہاں سے نکلتا ہے اور پھر ان پر تشدد اختیار کرنا اور جو اس دائرے میں نہ ہوں، ان کو گمراہ کہنا، یہ باتیں نہ امام جعفر نے کہیں اور نہ ہی کسی اور امام نے۔ سارے ائمہ مجتہدین تو امت کو نبی ﷺ کے ساتھ جوڑنے والے ہیں اور دوسرے لوگوں نے تقسیم شروع کی اور اس میں شدت اختیار کی کہ مسلمان بس میں ہوں، باقی سارے تو کافر ہیں۔ سنی، شیعہ کو کافر کہتا ہے، عام بچوں کی زبان پر نعرے ہیں۔ ہمارے ائمہ نے تو یہ طریقہ اختیار نہیں کیا۔

اگر اجتہاد میں اور تاویل میں کوئی غلطی کرتا ہے اور کہتا ہے، میں قرآن کو مانتا ہوں، قرآن اللہ کی آخری کتاب ہے، یہ قرآن جو اس وقت محفوظ ہے، یہ صحیح قرآن ہے۔ محمد رسول اللہ ﷺ خاتم النّبیین ہیں۔ قیامت پر یقین رکھتا ہوں، آخرت کو مانتا ہوں لیکن نصوص میں فلاں چیزوں میں امام جعفر رحمہ اللہ کی پیروی کرتا ہوں اگرچہ یہ بھی غلط ہے، اسے سمجھانا چاہیے کہ فرقہ بنانا صحیح نہیں ہے۔ یہ تو صرف نبی ﷺ کا خاصہ ہے کہ اس کی ہر بات کو مانا جائے۔

﴿وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ ۚ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا﴾ [الحشر : ٧]

”جو رسول تمھیں دے وہ لے لو، جس چیز سے رسول روکے اس سے رک جاؤ“

یہ خاصہ تو صرف رسول اللہ ﷺ کا ہے، جو کچھ نبی ﷺ کی بات ہے، ساری کی ساری شریعت ہے، ہر چیز واجب الاتباع ہے، نبی ﷺ کے بعد کوئی ایسا نہیں ہے کہ آپ اس کی ہر بات مانیں۔ ایسے شخص کو سمجھانا اور قائل کرنا چاہیے، اتنی سی بات پر اس کو کافر قرار دینے کا کوئی جواز نہیں ہے۔

محترم بھائیو! اس کا کوئی جواز نہیں ہے کہ ہم یہ بحث کریں کہ خلافت حضرت علی رضی اللہ عنہ کا حق تھا، ان پر ظلم ہوا ہے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا خلیفہ بننا زیادتی تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا خلیفہ بننا زیادتی تھا،حق تو صرف علی رضی اللہ عنہ کا تھا۔وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زیادہ قریبی تھے،یہ ساری باتیں غلط ہیں،اس کی اصلاح ہونی چاہیے،ایسے شخص کو بتایا جانا چاہیے کہ تمام امت حضرت ابوبکرصدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت پر مجتمع ہے،اسی طرح حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت پر اور تمام امت نے مل کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ جہاد کر کے دائرۂ اسلام کو کتنا وسیع کیااور ساڑھے بائیس لاکھ مربع میل پر اسلامی حکومت قائم ہوئی۔ایسے لوگوں کو دلائل کے ساتھ قائل کیا جانا چاہیے کہ امت کے اتنے بڑے متفقہ مسئلے کو آپ غلط کہہ رہے ہو،صرف اس بات پر کہ خلیفہ کسی اور کو ہونا چاہیے تھا۔ائمہ مجتہدین نے کسی پر کفر کا فتویٰ نہیں لگایا۔یہ بہت پیچیدہ بات ہے،اس کو سمجھیں۔امام ابن تیمیہ، ابن قیم رحمہ اللہ اور وہ ائمہ مجتہدین جنھوں نے اس بات پر کتابیں لکھیں، الشیعہ والسنہ کا اختلاف بیان کیا اورنصوص کے ساتھ باقاعدہ بحث کر کے معاملات کو سلجھایا۔ان سارے سلف صالحین نے یہی کہا ہے کہ صرف ان باتوں کی وجہ سے کفر کا فتویٰ نہیں لگایا جا سکتا۔

ہاں جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ جبرائیل علیہ السلام کو غلطی لگ گئی تھی، وحی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس لے کر آنی تھی،وہ غلطی سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چلا گیا۔علوی قسم کے لوگ اب بھی شام میں موجود ہیں، ایسے لوگوں کو جو صریح اس قسم کی بات کرتے ہیں تو امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ اور باقی آئمہ مجتہدین نے ان کو دائرہ اسلام سے خارج بھی قرار دیا، مرتد بھی کہااوران کے اوپر صریح فتوے بھی لگائے لیکن صرف اس بات پر کہ خلافت حضرت علی رضی اللہ عنہ کا حق تھا،کفر کا فتویٰ لگا کر اورتحریک بنا کر چلانا یہ طریقہ ائمہ مجتہدین اور سلف صالحین کا بالکل نہیں ہے۔

تو آج کے خطبہ میں یہ جو تکفیر کے بڑے بنیادی سبب ہیں، انھیں بیان کیا گیا ہے،خاص طور پر اس وقت فرقہ وارانہ سلسلے جو اتنی شدت اختیار کر چکے ہیں اور فرقوں میں جو یہ سلسلہ اتنا گھمبیر ہو چکا ہے،اس سے میرا مقصد صرف امت کی اصلاح ہے۔

آپ دیکھیں یہ پھانسیاں اوردین کے نام پر قتل وغارت گری کیوں ہو رہی ہے اور اللہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے دشمن کس قدر فائدہ اٹھا رہے ہیں۔اخبار میں دیکھیں کہ آئی ایس پی آر کا ذمہ دار بیان کرتا ہے جو شیعہ کے ہاتھوں سنی اور سنی کے ہاتھوں شیعہ قتل ہو رہا ہے ، اس سب کے پیچھے انڈیا ہے ۔بلوچستان میں جو کچھ ہو رہا ہے ،مسلمان مسلمان کا قاتل بن کے کھڑا ہے،اس کے پیچھے ہندوستان ہے۔ فاٹا،وزیرستان میں قتل اور فتنوں کے سلسلے ان سب کے بارے میں پاکستان کا انتہائی ذمہ دار شخص کہتا ہے کہ اس کے پیچھے بھارت ہے اور یہ سازشیں ہیں۔

محترم بھائیو! ہم نے دنیا میں بدھو بن کے زندگی نہیں بسر کرنی۔ ہم مسلمان ہیں اور مسلمان سے بڑھ کر کوئی صاحب بصیرت نہیں ہوتا،تو ہمیں ان چیزوں کو سمجھنا ہے اور اپنے معاملات کی اصلاح کرنی ہے۔دعوت کے ساتھ اس امت کو متحد کرنا ہے اور کافر کافر کے فتنوں کو ختم کر کے ان شاء اللہ امت کے وجود کو مستحکم کرنا ہے۔تاکہ امت ایک قوت بنے اور جو اس کے ساتھ ٹکرائے وہ پاش پاش ہو جائے۔

اللہ تعالیٰ سمجھنے اور عمل کرنے کی توفیق دے۔آمین!

وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمين

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خطبہ جمعۃ المبارک 20 فروری 2015ء

إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهُ وَ نَسْتَعِيْنُهُ وَ نَسْتَغْفِرُهُ......... أَمَّا بَعْدُ!

فتنہ تکفیر کا موضوع زیر بحث ہے متعدد خطبات اس موضوع پر ہو چکے ہیں کہ مسلمان کو کافر قرار دینا ملت اسلام سے اسے خارج کر دینا، پھر اس کے لیے قتل کے حکم لگانا اور پھر قتل و غارت گری اور دھماکے کروانا موضوع ہے۔ خطبات کا یہ تسلسل اللہ کے فضل سے جاری ہے۔

مقصد یہ ہے کہ اس کو سمجھا جائے اور شرعی دلائل کے ساتھ سمجھا جائے......کہیں کوئی شخص جذبات میں آ کر غلطی نہ کرے تاکہ ہم سب کی اصلاح ہو۔

نبی ﷺ کا قاعدہ یہی تھا کہ جب بھی کوئی غلطی دیکھتے تو فوراً اصلاح کرتے۔ ہمیشہ سلف کا بھی یہی رویہ رہا کہ دعوت دینا اور اصلاح کرنا، اختلاف کو ختم کرنا، تشدد کو روکنا اور امت کو جوڑنا۔

جب تک ہمارے علماء کا یہ رویہ رہا اللہ کے فضل سے حالات بہت بہتر رہے۔ مسلمان اپنی صلاحیتوں سے فائدہ اٹھا کر اللہ کے دشمنوں سے جہاد کرتے رہے۔ دعوت پھیلتی رہی، اصلاح ہوتی رہی، اسلامی تربیت پھیلتی رہی۔ بڑے بڑے فوائد حاصل ہوتے رہے۔

جب اس کے برعکس فتوے شروع ہو گئے۔ مسلمانوں کو کافر قرار دینے کے سلسلے شروع ہو گئے۔ اس پر باقاعدہ بحثیں شروع ہو گئیں اور پھر فرقہ واریت میں تشدد کا رنگ بھر گیا اور مسلمان ایک دوسرے کے خون کے درپے ہو گئے۔ دشمنوں، صلیبیوں، ہندوؤں اور یہودیوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے اس سے فائدہ اٹھایا۔ مسلمانوں کو آپس میں لڑایا۔ ان کی صلاحیتیں، قوتیں ایک دوسرے کے خلاف استعمال کیں۔ سازشیں ہوئیں اور ان سازشوں کے لیے رستے کھلے۔ آج بھی بالکل وہی ماحول ہے۔ ان حالات میں آج بڑی ضرورت ہے کہ ہمارے علماء اس مسئلے کی طرف خصوصی طور پر توجہ دیں اور عام لوگوں کو سمجھائیں، نوجوانوں کو سمجھائیں، تربیت کریں، دلائل سے بات کریں۔ قرآن وحدیث کے ساتھ مسئلہ سلجھائیں، تاکہ قتل وغارت گری رک جائے۔ اللہ کے دشمن سازشیں کر کے فائدہ اٹھا کے ہمارے ملکوں اور معاشروں کو خونی کھیل میں مبتلا کر چکے ہیں۔ تاکہ یہ سلسلہ رک جائے اور امت کو امن اور سکون حاصل ہو جائے۔ اس لیے یہ خطبے جاری ہیں۔

میرے عزیز بھائیو! ہم نے پچھلے خطبے میں وضاحت یہ کی تھی کہ فرقہ واریت ہر کسی نے مشغلہ بنا رکھا ہے کہ میں صحیح ہوں وہ غلط ہے۔ چلو! اس حد تک تو بات ممکن ہے کہ بھئی میرے پاس دلائل ہیں، میں قرآن وحدیث سے دلائل پیش کر کے بات کرتا ہوں۔ یہ بات صحیح ہے اور جس کی بات قرآن وحدیث پر نہیں ہے وہ غلط ہے۔ صحیح اور غلط کی حد تک بات کرنا اور وہ بھی دعوت کی صورت میں اس کا جواز موجود ہے۔ اس کی گنجائش موجود ہے لیکن یہ کہنا کہ میں مسلمان ہوں اور باقی سب کافر ہیں یہ مسئلہ بڑا خطرناک ہے۔

آپ پاکستان میں، اس برصغیر میں اس فتنے کو بڑی کثرت سے دیکھتے ہیں۔ اگرچہ یہ فتنہ بڑی دیر سے موجود ہے، لیکن آج اس میں بڑی شدت پیدا ہوگئی ہے۔ اس کی وجہ میں آپ کو بتا چکا ہوں۔ پھر وضاحت کرتا ہوں تاکہ ذہنوں میں یہ باتیں تازہ رہیں۔ فرقے پہلے سے موجود تھے اور ایک دوسرے کو کافر کہنے کا سلسلہ کتابوں میں موجود تھا، لیکن جو چیزیں کتابوں میں نظر آتی تھیں آج میدانوں میں، ملکوں ومعاشروں میں، منڈیوں وبازاروں اور مسجدوں میں پھیل گئی ہیں۔ عام نوجوان بالکل پڑھے نہیں ہیں، دین کے بارے کچھ بھی جانتے نہیں ہیں، لیکن لیٹرینوں میں لکھا ہے کہ فلاں کافر، فلاں کافر۔ چھوٹے چھوٹے بچے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ کام کرتے ہیں۔ کام کروانے والے خوش ہوتے ہیں کہ ہماری تحریک بڑی پھیل رہی ہے، ترقی کر رہی ہے، بڑے لوگ ہمارے ساتھ مل رہے ہیں۔ اللہ کی شریعت کا یہ انداز کبھی نہیں رہا ہے اور اس وقت یہ معاملہ انتہا پر پہنچ گیا ہے۔

قتل ہی قتل ہیں، روزانہ خبریں مل رہیں۔ فلاں جگہ دھماکہ، فلاں جگہ بم پھٹ گیا، اتنے بندے مارے گئے، زخمی ہوگئے، شہروں علاقوں میں۔ اپنے ذہنوں میں باتیں تازہ رکھو تاکہ سمجھ آئے۔

یہ تشدد کی جو انتہا ہوئی ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ مسلمانوں کو بڑی مدت کے بعد جہاد فی سبیل اللہ جیسے عمل کی توفیق ہوئی۔ روس آیا، افغانستان پر قبضہ کیا۔ مجاہدین مقابلے میں کھڑے ہوگئے۔ اللہ تعالیٰ نے مدد کی روسی ناکام ہوگئے اور شکست کھا گئے ان کی فوج اور اسلحہ سب شکست کھا گئے اور افغانستان سے روس شکست کھا کر بھاگ گیا۔

وسط ایشیا کی مسلم ریاستوں سے بھی نکلنے پر مجبور ہوگیا۔ تمام مسلمانوں کے علاقے تاجکستان، ازبکستان یہ مسلمانوں کے علاقے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد میں جہاد کے ذریعے فتح کیے گئے تھے۔ وہ علاقے جہاں پر روس نے قبضہ کرکے وہاں سے دین کو نکالنے کی کوشش کی۔ مسجدوں میں اذانیں ختم ہوگئی تھیں اور قرآن کریم کا پڑھنا پڑھانا ختم ہوگیا تھا۔ بس ایک سرخ مذہب پھیلایا گیا، سوشلزم کمیونزم کو پھیلایا گیا۔ جہاد کی برکت سے روس کو مجبور کیا گیا، وہ وسط ایشیا کی ریاستیں چھوڑنے پر مجبور ہوگیا۔ تمام بڑے بڑے ملک جو پاکستان سے دوگنا بڑے تھے وہ آزاد ہوگئے۔ ان تمام علاقوں میں، مساجد میں اذانیں، قرآن مجید کا پڑھنا پڑھانا اور مدارس کا اہتمام ہوا۔

اللہ تعالیٰ نے یہ سارا نتیجہ جہاد کو عطا فرمایا۔ پھر جہاد ہر اس جگہ شروع کر دیا گیا جہاں مسلمانوں کی آزادیاں دبا کر رکھیں ہوئی تھیں۔ مسلمانوں کو حقوق سے محروم کیا ہوا تھا۔ فلسطینی جا کر رویا کرتے تھے، کوئی ان کی بات سنتا نہیں تھا۔ واشنگٹن جا کر التجائیں کرتے تھے۔ کشمیری

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی واشنگٹن جاجا کر التجائیں کرتے تھے، بھئی ہمیں حق ملنا چاہیے۔ فلسطینی کہتے ہماری بات سنو، ہم بھی انسان ہیں۔اسرائیل ہمیں مار رہا ہے۔ کشمیری کہتے ہندو ہمیں مار رہا ہے۔ ہمارے حقوق یہ لوگ غصب کر رہے ہیں۔ یہ ہمارے ملکوں، علاقوں پر قبضہ کر کے بیٹھے ہیں۔ یہ رو رو کر التجائیں کرتے تھے۔

وہ قراردادیں منظور کیا کرتے تھے۔ مسلمانوں کے ساتھ یہ کھیل ہوا کرتا تھا، لیکن آزادیاں نہیں ملا کرتی تھیں۔ حقوق نہیں ملا کرتے تھے۔ پھر ہر اس جگہ پر مسلمان جہاد کے لیے کھڑے ہو گئے جہاں ظلم ہوتا تھا۔ کشمیریوں نے بھی جہاد شروع کر دیا۔ فلسطینیوں نے بھی جہاد شروع کر دیا۔ جب مسلمانوں نے سمجھا کہ اگر مسلمان روس جیسی طاقت کو شکست دے سکتے ہیں۔ روس کو میدان سے بھاگنے پر مجبور کر سکتے ہیں، افغانستان کو آزاد کروا سکتے ہیں۔ وسط ایشیا کی ریاستوں کو جہاد کے ذریعے سے آزاد کروا سکتے ہیں، تو مسلمان ہر جگہ ہی جہاد کے ذریعے اپنی مقبوضہ ریاستوں کو آزاد کروا سکتے ہیں، یہ سوچ پیدا ہوئی۔

اس سوچ، اس فکر کے ساتھ مسلمانوں نے جگہ جگہ جہاد کا سلسلہ شروع کیا۔ اللہ کے دشمن وہ امریکہ میں بیٹھے تھے، وہ مغرب میں بیٹھے تھے۔ وہ صلیبی تھے، یہودی تھے۔ گھبرا اٹھے پریشان ہو گئے۔ مسلمان ہر جگہ پر بیدار ہو گئے ہیں۔ آج کشمیر کے مسلمانوں نے جہاد شروع کر دیا۔ آج فلسطین کے مسلمانوں نے جہاد شروع کر دیا۔ بوسنیا کے مسلمانوں نے جہاد شروع کر دیا۔

صومالیہ انڈونیشیا کے مسلمانوں نے جہاد شروع کر دیا، جب یہ سلسلہ اتنا بڑھ جائے گا تو پھر ان کو کوئی روک نہیں پائے گا۔

صدیوں سے ہم نے جو اپنے نظام ملکوں پر مسلط کر رکھے ہیں، جن ملکوں کو ہم نے کنٹرول کر رکھا ہے، معاشروں کو قبضے میں رکھا ہوا ہے، ہم نے معاشی پالیسیاں بنائی ہیں۔ سیاسی ادارے دنیا میں کھڑے کر رکھے ہیں۔ جنھوں نے پوری دنیا کے اندر اپنا تسلط قائم کر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رکھا ہے۔ وہ سمجھتے تھے کہ اگر مسلمان اسی طرح سے جہاد کرتے رہے تو جس طرح روسی کمیونزم ختم ہو گیا تھا۔ اسی طرح سے امریکی اور مغربی نظام بھی ختم ہو جائے گا۔ باقی نظام بھی صلیبیوں کے بنائے ہوئے، یہودیوں کے بنائے ہوئے ختم ہو جائیں گے۔ یہ پریشان اکٹھے ہو کر میدانوں میں نکلے، مسلمانوں کو جہاد سے روکنے کے لیے نکلے۔

بش نے کہا تھا کہ صلیبیوں اکٹھے ہو جاؤ۔ جب افغانستان فوج لے کر آ رہا تھا تو اس نے کیا کہا۔ اس نے کہا ہم صلیبی جنگ لڑنے جا رہے ہیں۔ صلیبیوں کو کہا کھڑے ہو جاؤ، مسلمانوں کے خلاف، یہ مسئلہ صرف افغانستان کا نہیں ہے، یہ مسئلہ صرف محدود خطے کا نہیں ہے۔ امریکی صدر نے کہا تھا کہ ہم صلیبی جنگ لڑنے جا رہے ہیں۔

یہ سب چیزیں ریکارڈ ہیں، بڑی خوفناک جنگ ہوئی، لاکھوں مسلمان شہید ہوئے۔ کتنا نقصان ہوا، ملک اجڑ گئے۔ بستیاں برباد ہو گئیں۔ افغانستان کی تباہی، پاکستان اسی تباہی سے دو چار ہے۔

لیکن ان دہشت گردوں نے دہشت گردی کا راگ الاپ کر، جھوٹا پروپیگنڈا کر کے دنیا کے میڈیا کو استعمال کر کے مسلمانوں کو ظالم بنا رکھا ہے۔ یہ امریکہ بڑا امن پسند بنا ہوا ہے۔ افغانستان میں 7 لاکھ انسانوں کا قتل کر کے امریکہ جناب امن پسند ہے اور وہ لاکھوں کہ جن پر منوں نہیں ٹنوں کے حساب سے بارود برسا وہ دہشت گرد بن گئے۔ پاکستان کے لوگ دہشت گرد ہیں، پاکستان کی سٹیٹ دہشت گرد ہے۔ ہمارے فاٹا میں کیا ہوا۔ ہمارے وزیرستان میں کیا ہوا اور ہمارے ملک میں کتنی بڑی بڑی سازشیں ہوئی ہیں۔

امریکیوں نے عراق میں 10 لاکھ مسلمانوں کا قتل کیا۔ کسی کے کان پر جوں تک نہیں رینگتی۔ کسی میں بھی حقائق کا سامنا کرنے کی ہمت نہیں ہے۔ حق بات کہنے کے لیے ہمارے سیاستدانوں، صحافیوں میں سے کسی میں بھی جرات نہیں ہے۔ جب یہ سلسلہ چلا ہے، ظلم کی تو امریکہ نے حد کر دی۔ ظلم کا دائرہ تو روس نے افغانستان تک محدود رکھا تھا۔ مگر امریکہ نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کو بڑھا کر دہشت کو، فساد کو پاکستان میں پھیلانا شروع کر دیا۔

میرے محترم بھائیو! یہ نتیجہ اسی بات کا ہے، جو تشدد ہے، قتل پہ قتل ہے، دھماکے ہو رہے ہیں میدان جنگ پاکستان بن گیا ہے۔ نیٹو امریکہ آئے تھے۔ انھوں نے پاکستان کو Base بنایا۔ میدان جنگ افغانستان کو بنایا تھا اور جب افغانستان میں جنگ ہار گئے اور افغانستان میں مار کھا کر روس کی طرح بھاگنے پر مجبور ہو گئے۔ یہ صلیبی، روسی لوگوں سے زیادہ ظالم ہیں۔ اللہ کے نبی ﷺ نے صلیبیوں، رومیوں کے متعلق فرمایا۔ حدیث میں ہے: ان کے ساتھ لڑائیاں ہوں گی۔ مسلمان ان سے لڑائیوں میں کامیابیاں حاصل کریں گے۔ اگر ایک سینگ ٹوٹ گیا تو صلیبیوں کا دوسرا سینگ نکل آئے گا۔ اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا ہے۔ دوسرا سینگ مسلمان صلیبیوں کا توڑے گا تو تیسرا سینگ نکل آئے گا۔ صلیبیوں سے مسلمانوں کی جنگیں جاری رہیں گی۔ حتیٰ کہ سارا روم مسلمانوں کے قبضہ میں آجائے گا۔ پھر اس کے بعد یہ صلیبی جنگوں اور صلیبی قوتوں کا خاتمہ ہوگا۔ یہ نبی اکرم ﷺ کے فرامین ہیں۔ یہ حدیثیں غلط نہیں ہو سکتیں۔ ایک ایک کر کے ان کے سینگ ٹوٹتے جائیں گے۔ ان شاء اللہ

بالآخر مسلمان اس سطح تک پہنچ جائیں گے کہ سارا روم ...... روم سے مراد امریکہ، مغرب اور صلیبیوں کے جتنے علاقے ہیں۔ یہ سب روم کہلاتے ہیں۔ یہ سب مسلمانوں کے ہاتھوں فتح ہوں گے۔

یہ دشمن مسلمانوں کی اس عظیم فتح کو روکنا چاہتے ہیں۔ اس فتح کو روکنے کے لیے تدبیریں انھوں نے اختیار کیں۔ لڑ کر تو دیکھ لیا، بارود برسا کر دیکھ لیا، اپنی ٹیکنالوجی استعمال کر کے دیکھ لیا، امریکہ نیٹو دنیا کا جو سب سے بڑا فوجی اتحاد ہے، اس نے مسلمانوں کے مقابلے میں کھڑے ہو کر، یہ جنگ لڑ کر شکست کھائی۔ اللہ کے فضل سے مسلمانوں نے یہ جنگ جیتی، یہ لڑائی میں تو ناکام ہو گئے ہیں۔ انھوں نے پینترے بدلے ہیں۔ روس شکست کھا کر بھاگ گیا ہے۔ امریکہ یہ شکست تسلیم نہیں کرنا چاہتا، وہ نئے راستے اختیار کر رہا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ نئے میدان بنا رہا ہے۔ پہلا میدان افغانستان تھا،بیس پاکستان تھا۔ اڈے، سڑکیں دے دو، یہ دے دو، اسٹریٹیجک پارٹنرشپ ملنی چاہیے، یہ ملنا چاہیے،وہ ملنا چاہیے۔

جب مار کھائی،کوئی نتیجہ حاصل نہ ہوا،اب کیا صورت حال ہے۔ مان کر واپس جانے کی بجائے اب کیا سلسلہ شروع کیا ہوا ہے۔بیس افغانستان کو بنایا ہے،میدان جنگ پاکستان بنایا ہے۔ افغانستان میں انڈیا کی فوج بٹھادی ہے۔ وہاں سازشوں کے مرکز بنا دیے ہیں۔وہاں پہ قتل کرنے والے، دہشت پھیلانے والے،ان کو پناہ افغانستان میں مل رہی ہے۔ان کو مدد افغانستان میں مل رہی ہے۔کسی کو دھوکے میں نہیں رہنا چاہیے۔ یہ بیانات، جی یہ جا رہے ہیں وہ آ رہے ہیں۔دوستیاں کرو،ہم ان کے بغیر نہیں رہ سکتے۔ وہ ہمارے بغیر نہیں رہ سکتے۔

محترم بھائی! اس دور کا یہ بہت بڑا دھوکا ہے۔ یہ اسی طرح کا دھوکا ہے جب دہشت گردی کے خلاف جنگ لڑنے کے لیے امریکہ اور نیٹو نے اعلان کیا تھا۔ جتنا بڑا یہ دھوکا اور فراڈ تھا کہ یہ حقیقت میں کھلی کھلی اسلام کے خلاف صلیبیوں کی جنگ تھی۔ یہ کوئی دہشت گردی کے خلاف جنگ نہیں تھی۔ دہشت گردوں کو دہشت گردی سے ختم کرنا دنیا کے کسی قانون میں نہیں ہے کہ ایک بندہ مارا جائے،آپ جناب اس کی وجہ سے پوری آبادی تباہ کر دیں۔کیا جرم کیا ہے افغانستان کے لوگوں نے،کیا جرم کیا ہے وزیرستان کے لوگوں نے۔جن کے اوپر اتنے زیادہ ڈرون ہوئے۔ جن کے اوپر اتنا زیادہ بارود برسا،کوئی ہے پوچھنے والا؟؟؟

دنیامیں نہ کوئی اقوام متحدہ ہے،دنیا میں نہ کوئی ادارہ ہے جو ان ظالموں سے اللہ کے دشمنوں سے پوچھ سکے۔کوئی دنیا کے اندر ادارہ یا ملک نہیں ہے جس کی لاٹھی اس کی بھینس کا اصول ہے۔

بظاہر یہ جمہوری دور ہے۔امریکہ جمہوریت کا سب سے بڑا علمبردار ہے۔ یہ سارے دھوکے ہیں۔حقیقت میں اسلام کے خلاف جنگ ہو رہی ہے۔مسلمانوں کے خلاف آج کل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اوباما وضاحتیں کرتا پھرتا ہے اور اس کا بیان اخبارات میں چھپتا ہے۔ ہم اسلام کے خلاف نہیں ہے، مغرب تو اسلام کے خلاف جنگ نہیں لڑ رہا ہے۔

میرے عزیز بھائیو! یہ بہت بڑا فراڈ ہے، اس دھوکے کو ہمیں سمجھنا چاہیے۔ بہرحال جو بات میں نے سمجھائی تھی وہ بات یہ تھی کہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو جہاد کی توفیق بخشی امریکہ اور نیٹو باقاعدہ شکست کھا گئے۔ اب انھوں نے نیا راستہ یہ اختیار کیا ہے کہ مسلمانوں کو آپس میں لڑا اور ٹکرا دو۔ مسلمان مسلمان کا گلا کاٹے، ایک دوسرے کو قتل کریں۔

پہلے یہودیوں نے مسلمانوں کے خلاف اس وقت سازش کی تھی جب عمر رضی اللہ عنہ کا جہاد کامیاب ہوا تھا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں وسط ایشیا کی ریاستیں آزاد ہو رہی تھیں، مسلمان جہاد کے ساتھ پھیلتے جا رہے تھے۔ سمندروں کے پار سارے کافر تھر تھر کانپ رہے تھے، اس موقع پر یہودیوں نے یہ سازش کی تھی اور اس سازش کے نتیجے میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ شہید ہوئے۔ اسی سازش کے نتیجے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ شہید ہوئے اور شہید کرنے کی سازش یہودیوں نے کی تھی۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے دور میں وسط ایشیا میں مسلمانوں کے قدم رک گئے۔ یہودیوں کی سازشیں تھیں۔ افریقہ میں مجاہدوں کے بڑھتے ہوئے قدم رک گئے اور ساری لڑائی مسلمان علاقوں میں شروع ہو گئی۔

مدینہ میں جنگ، کوفہ و بصرہ میں جنگ، مسلمانوں کی آپس میں جنگ، قتل و غارت گری اور اس کی وجہ کیا تھی؟ یہی مسئلہ تکفیر تھا۔ بنیاد یہ مسئلہ تکفیر ہی تھا۔ یہ کافر ہے، یہ ملت اسلام سے خارج ہے، اس کا اسلام ٹھیک نہیں ہے، ہم اس کا اسلام نہیں مانتے۔ اس کا نقصان مسلمانوں کو بہت ہو رہا ہے۔ ان کو ختم کرنا واجب ہے، ان کی حکومتوں کو قتل کرنا واجب ہے اور ان سے لڑنا واجب ہے۔ یہ سازش اس وقت ہوئی تھی۔

عزیز بھائیو! آج بھی مسلمانوں کو جب اللہ تعالیٰ نے جہاد کی توفیق بخشی اور یہ بڑی بڑی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طاقتیں جہاد کے میدان میں شکست کھا گئیں ،آج پھر مسلمانوں کا قتل شروع ہو گیا، بم دھماکے شروع ہو گئے۔ہم بڑے پریشان ہیں کہ اس فتنے سے کیسے جان چھڑائی جائے۔ پریشانی مسئلے کا حل نہیں ہے جو حل حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پیش کیا تھا،وہ حل آج بھی ہمیں لانا ہوگا۔ علماء نے جس طرح اس فتنے کو حل کیا تھا، آج ہمیں بھی اس طرح سے حل کرنا ہے۔حکومت اپنی ذمہ داری ادا کرے۔

جو لوگ کافر کہہ کر مسلمانوں کو قتل کر رہے ہیں،حکومت ان کا ہاتھ پکڑے۔ علماء کی ذمہ داری ہے کہ اس فتنے کے خلاف کام کریں اور نوجوانوں کو سمجھائیں۔ شرعی دلائل کے ساتھ ان کو روکیں۔علماء کی یہ ذمہ داری ہے، اس منبر کی یہ ذمہ داری ہے۔الحمدللہ ہم اس ذمہ داری کو ادا کر رہے ہیں۔تو یہ ہے اس کا پس منظر جب بھی مسلمانوں نے جہاد کیا، جہاد کے مثبت نتائج سامنے آئے، جہاد سے فتوحات ہونے لگیں، کافر میدانوں میں پٹے اور شکست کھائی۔ ہمیشہ ہی چودہ (14) صدیوں کا یہ سبق ہے کہ ان کافروں نے مسلمانوں کے خلاف فتنے کھڑے کیے۔ یہ سازشیں کیں اور اس کو بہت زیادہ پھیلایا۔ آج بھی یہ فتنہ پھیل رہا ہے۔ دیکھیے اس کا نتیجہ مسلمان جہاد سے متنفر ہو رہے ہیں، ہمارے چینلوں پر بحث ہو رہی ہے۔ اچھے طالبان، برے طالبان میں کوئی فرق نہیں ہے، جو روس کو قتل کر کے مارے افغانستان کو آزاد کروائے۔جن اللہ کے مخلص مجاہد بندوں نے امریکہ سے لڑ کر صلیبی امریکہ اور نیٹو کو شکست دی اور وہ جو مسلمانوں پر کفر کا فتویٰ لگا کر مسلمانوں کا قتل کر رہے ہیں، کہتے ہیں سب برابر ہیں۔

ٹاک شو میں بڑے بڑے دانشور بحث کر رہے ہیں۔ اچھے اور برے طالبان میں کوئی فرق نہیں ہے۔ اس پر بڑے بڑے ماہرین گفتگو کر رہے ہیں۔ یہ ماہرین نہیں، یہ تنخواہ دار ہیں،امریکیوں،صلیبیوں اور یہودیوں کے،یہ اپنی تنخواہیں حلال کرتے ہیں۔

پاکستان میں دہشت گردی کرنے والوں کے خلاف بحث کی بجائے یہ بحث شروع

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہورہی ہے کہ جماعت الدعوۃ پر پابندی لگائی جائے۔امریکی وزیرخارجہ آیااور دو دن بیٹھا ایک ہی بات کرتا رہا ہے کہ جماعت الدعوۃ پر پابندی لگاؤ۔

بعض میڈیا گروپس نے پوری تحریک اٹھارکھی ہے۔میرے بھائی! سازشوں پر سازشیں چل رہی ہیں،لیکن اللہ کے فضل سے جن اللہ کے بندوں نے میدانوں میں کھڑے ہوکرکام کیاہوتاہے،اللہ تعالیٰ ان کو بصیرت بھی عطا کرتا ہے۔اگر یہ ظالم جری بہادر اورخیبر کے فاتح حضرت علی رضی اللہ عنہ کوشہید کر سکتے ہیں اور جمل اور صفین کی جنگیں بھڑکا کر ہزاروں مسلمانوں کا قتل اس دور میں اگرہوسکتاہے توآج بھی ہوسکتاہے۔ہم اس بات کو سمجھتے ہیں لیکن اس کامطلب یہ نہیں ہے کہ بس دینی جماعتیں غلط ہیں، مدارس غلط ہیں،سارا معاملہ غلط ہے۔

اس آڑ میں دیکھیے کام کیا ہو رہا ہے۔ بھئی ! جس مدرسے میں آپ کو دہشت گرد نظرآتاہے،اس کو مارو لٹکاؤ۔اس مدرسے کے مہتم کوبھی پکڑو۔ساری دنیا کو بتاؤ دلیل سے ثابت کرو۔

لیکن شور مچانا اور واویلا کرنا ،مدارس کے خلاف بولنا اور جماعتوں کے خلاف پروپیگنڈا کرنا، جماعت الدعوۃ کے خلاف خاص طور پر جب یہ کہاجاتاہے، یہ ریلیف کا کام کرتی ہے۔ اس جماعت نے 835 واٹرپروجیکٹ تھرمیں مکمل کیے۔جن کے پاس پانی تھا ہی نہیں،ان کو پانی دیا۔حکومتیں خالی نعرے لگاتی رہیں،بلوچستان میں604 کنویں ،واٹرپمپ ،یہ مکمل نظام ہے،اتنی بڑی رقمیں اکٹھی کر کے یہ کام کیا۔

تو یہ امریکی کیا کہتے ہیں،نہیں نہیں یہ اندر سے دہشت گرد ہیں۔ہم بھی اللہ کے فضل سے جانتے ہیں کہ تم کون سی خیر لے کرآتے ہو۔یہ جنگ ہے، یہ جنگ جاری رہی ہے اور مسلمانوں نے یہ جنگ اللہ کے فضل سے جیتنی ہے۔افسوس کہ ہمارے حکمران باشعورنہیں ہیں۔ٹھیک ہے کچھ لوگ شعور سے عاری ہیں اورمفاد پرست ہیں،کرسیوں کا لالچ ہے۔ایک ویزہ مل جائے، اسی پر ان کاایمان ضائع ہوجاتاہے۔ایسے بدتر بھی ہیں جوامریکہ کی زبان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پاکستان میں بیٹھ کر بولتے ہیں۔جو ان کے مفادات کے لیے یہاں بیٹھ کر کام کرتے ہیں۔ یہ ساری جنگ ہے۔اللہ کے دشمن صلیبی، یہودی سب اس جنگ میں اکٹھے ہیں اور یہ جنگ مسلمانوں پر مسلط ہے۔اسلام کے خلاف یہ جنگ ہو رہی ہے۔اس جنگ کا مرکز یہ خطہ ہے۔افغانستان جنگ کا ایک حصہ اور افغانستان جنگ کا دوسرا حصہ پاکستان میں ہے۔

طریقہ مختلف ہے، لیکن اس جنگ میں اللہ کے دشمن سارے اکٹھے ہیں۔تو ہماری یہ ذمہ داری بنتی ہے کہ لوگوں کو سمجھائیں کہ جس طرح سے یہ ظالم اکٹھے ہوئے ہیں، ہم بھی لوگوں کو اکٹھا کریں اور ان کو سمجھائیں۔ان کے شعور پختہ کریں، ان کو غافل نہ ہونے دیں۔ یہ ہماری ذمہ داری ہے۔ یہ منبر کی ذمہ داری ہے۔ تاکہ وہ جہاد جاری رہے جس جہاد سے ہندو بھی پٹ جائے اور صلیبی بھی پٹ جائے اور اصل حقیقی شکست جس سے روم ان کے قبضہ میں نہ رہے وہ مسلمانوں کے ہاتھ آ جائے۔ کشمیر اور دیگر مسلم اکثریتی علاقے مسلمانوں کے قبضہ میں آ جائیں یہ اس جنگ کو، اس کام کو مسلمانوں نے جاری رکھنا ہے۔ کام بھی جاری رہے اور ہم سازشوں کو بھی سمجھتے رہیں۔ مسلمان کے خلاف سازشوں سے نقصان تو ہوا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کی شکل میں، اس کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ کو شہید کیا گیا۔ بڑے بڑے لوگ شہید ہوئے، بڑے بڑے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس زد میں آ گئے۔

عبداللہ بن خباب رضی اللہ عنہ کتنے عظیم صحابی ہیں۔ کافر قرار دینے والوں نے روک لیا۔ کون ہو، کیا نام ہے۔ خباب رضی اللہ عنہ کا بیٹا عبداللہ ہوں۔ صحابی رسول ہوں۔ میرے باپ خباب رضی اللہ عنہ تھے اور انھوں نے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ نبھایا اور انھوں نے اتنی قربانیاں دیں۔

اچھا تو عبداللہ ہے، خباب رضی اللہ عنہ کا بیٹا ہے اور تو صحابی رسول ہے۔ یہ کون ہے ساتھ۔ یہ میری لونڈی ہیں۔ بتا تیرا علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں کیا خیال ہے کیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کو مسلمان سمجھتا ہے؟

انھوں نے فرمایا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بڑے محبوب تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے ان کو خیبر کے دن جھنڈا عطا فرمایا۔حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں خیبر کی فتح ہوئی۔وہ تو مسلمانوں کے خلیفہ تھے، میں تو ان کو مسلمان سمجھتا ہوں۔ اتنے عظیم صحابی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیٹی ان کے نکاح میں دی۔

وہ خارجی کہتے اچھا تو علی بھی کافر ہے،تو بھی کافر ہے۔ اس جرم کے نتیجے میں تیری سزا کیا ہے۔ تیری سزا یہ ہے کہ اب حضرت عبداللہ بن خباب رضی اللہ عنہ کو لٹایا اور ذبح کر دیا۔ لونڈی کو پکڑا، اس کے پیٹ میں بچہ تھا۔ کہتے یہ بچہ بھی ایسا ہی جنے گی۔ بچے کو بھی شہید کیا اور بچے کی ماں کو بھی شہید کیا۔ اتنے سفاک ہوتے ہیں یہ ظالم، یہ تکفیری، خارجی۔ یہ فتنے برپا کرنے والے اور اپنے آپ کو بہت پکا مسلمان اور دوسروں کو کافر قرار دے کر ظلم ڈھانے والے۔

میرے عزیز بھائیو! یہ ظلم اس وقت بھی ہوا تھا، یہ ظلم آج بھی ہو رہا ہے۔ یہ سفاکیت اب بھی ہو رہی ہے۔ایسے گروپ ہمیشہ دنیا میں آتے ہیں۔ان سازشوں کے پیچھے یہودی ہوتے ہیں۔آج یہودی، صلیبی اور ہندو سب ان گروپوں کے پیچھے ہیں۔ یہ سب لوگ مل کر فتنہ برپا کر رہے ہیں۔نقصان پر نقصان ہو رہا ہے۔مسلمان ملکوں میں یہ شدت پھیل رہی ہے۔یہ قتل عام ہو رہا ہے۔

لیکن! ناامید نہیں ہونا ہے۔ علماء کا عظیم کردار اس دور میں بھی تھا۔آج کے دور میں بھی علماء کردار ادا کر رہے ہیں۔اس کے نتیجے میں لوگوں کو سمجھ آئی تھی۔ خود حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو بھیجا کہ جاؤ،ان کو سمجھاؤ،کچھ قائل ہو گئے، کچھ سمجھ گئے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اتنے نرم رویے کے ساتھ بات کی۔

جب عبداللہ بن خباب رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پیغام دیا کہ بھئی جو قاتل ہیں، ان کو ہمارے حوالے کر دو۔ ہم ان کو دین کے مطابق سزا دیں گے۔انھوں نے کہا ہم سب قاتل ہیں اور ہم سب اس کی ذمہ داری قبول کرتے ہیں۔ ہم ان کو آپ کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حوالے نہیں کریں گے۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے با قاعدہ ان کے خلاف تلوار اٹھائی۔ جب انھوں نے یہ کہا کہ تم نے غلطی کی ہے توبہ کرو تو انھوں نے کہا کہ نہیں ہم سب قاتل ہیں۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے تلوار اٹھائی اور اس فتنے کا خاتمہ کیا۔

میرے بھائیو! یہ آپ کی تاریخ کا بہت بڑا حصہ ہے۔ یہ فتنے بھی ختم ہو جائیں گے اور کام جاری ہے۔ پوری یکسوئی کے ساتھ، اس فتنے کا خاتمہ کرنا چاہیے۔ حکومت خود بھی اس حوالے سے کردار ادا کرے۔ فوج اس حوالے سے اپنا کردار ادا کرے اور علماء کردار ادا کریں اور عام لوگوں کو سمجھائیں، دلائل سے سمجھائیں۔

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما جو ایک عظیم صحابی تھے انھوں نے باقاعدہ اس حوالے سے کوشش کی۔ جا جا کر باقاعدہ مناظرے کیے، ان سے باتیں کیں۔ نوجوانوں کو دلائل دے دے کر سمجھانے کی کوشش کی۔ آج کے قادسیہ کے خطبے اسی کوشش کا حصہ ہیں جو تکفیری کہیں اس کا رد کریں اور کتابوں میں باقاعدہ دلیلیں موجود ہیں۔

ہمارے عام ان پڑھ نوجوان آیتیں پڑھتے ہیں۔ جو اللہ کی شریعت کتاب وسنت کو چھوڑ کر فیصلہ کرے وہ سب کافر ہیں۔ یہ آیت پڑھتے ہیں فتویٰ دیتے ہیں۔ کیونکہ پاکستان میں خلاف شریعت فیصلے ہوتے ہیں، اس لیے یہ نظام چلانے والے کافر، فیصلے دینے والے کافر، سارا معاشرہ کافر، ان کو بھی ماردو، ان کو بھی ماردو یہ فتوے۔

یہی آیت حضرت علی رضی اللہ عنہ کے دور میں پیش کی گئی اور خارجیوں نے فتوے لگائے۔ آج اسی آیت کو پیش کر کے فتوے دیے جاتے ہیں اور جذباتی نوجوان اس آیت کی بنیاد پر جنت کا سودا کرتے ہیں۔ آج بھی بالکل وہی دلائل، وہی طور طریقہ، وہی منہج اسی انداز سے کام جاری ہے۔

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما جو عظیم مفسرِ قرآن تھے ان کے سامنے یہ آیت پیش کی گئی۔ جی کیا مطلب ہے، اس آیت کا۔ یہ لوگ سب کو کافر قرار دے رہے ہیں جو اللہ کے حکم کو چھوڑ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کر فیصلہ کریں، وہ سب کافر ہیں۔

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں ان لوگوں کو غلطی لگ گئی ہے۔ اس سے مراد یہ نہیں ہے۔ ہر کفر کے ارتکاب سے بندہ کافر نہیں ہوجاتا ہے۔قرآن میں اللہ تعالیٰ نے اسی مقام پر غلط فیصلے کرنے والوں کو ظالم اور فاسق بھی کہا ہے، فرمایا:

﴿هم الظالمون۔ هم الفاسقون

یہ دونوں الفاظ بھی استعمال کیے ہیں۔ اب دیکھنا ہے، وہ ظالم ہے، فاسق ہے، کافر ہے۔ اس وقت علماء نے ذمہ داری ادا کی ہے جس طرح سے ذمہ داری ادا کرنے کا حق ہے۔ مگر آج اس کے اوپر کام نہیں ہو رہا ہے، نہ ہمارے علماء کر رہے ہیں۔ اندھیر نگری ہے۔ حکام کو تو ویسے ہی علم نہیں ہے۔ اس آیت کے بارے میں حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما وضاحتیں کرتے رہے کہ یہ آیت یہودیوں کے متعلق ہے۔

﴿ إِنَّا أَنزَلْنَا التَّوْرَاةَ فِيهَا هُدًى وَنُورٌ ۚ يَحْكُمُ بِهَا النَّبِيُّونَ الَّذِينَ أَسْلَمُوا لِلَّذِينَ هَادُوا وَالرَّبَّانِيُّونَ وَالْأَحْبَارُ بِمَا اسْتُحْفِظُوا مِن كِتَابِ اللَّهِ وَكَانُوا عَلَيْهِ شُهَدَاءَ ۚ فَلَا تَخْشَوُا النَّاسَ وَاخْشَوْنِ وَلَا تَشْتَرُوا بِآيَاتِي ثَمَنًا قَلِيلًا ۚ وَمَن لَّمْ يَحْكُم بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ ﴾ [المائدة : ٤٤]

”بے شک ہم نے تورات اتاری، جس میں ہدایت اور روشنی تھی، اس کے مطابق فیصلہ کرتے تھے انبیاء جو فرماں بردار تھے، ان لوگوں کے لیے جو یہودی بنے اور رب والے اور علماء، اس لیے کہ وہ اللہ کی کتاب کے محافظ بنائے گئے تھے اور وہ اس پر گواہ تھے۔ تو تم لوگوں سے نہ ڈرو اور مجھ سے ڈرو اور میری آیات کے بدلے تھوڑی قیمت نہ لو اور جو اس کے مطابق فیصلہ نہ کرے جو اللہ نے نازل کیا ہے تو وہی لوگ کافر ہیں۔“

یہودیوں نے اللہ تعالیٰ کے صریح حکم کا انکار کیا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی تورات میں زنا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی سزا سنگسار کرنا مقرر کی تھی اور ان کے علماء نے، سب نبیوں نے، تورات کو پیش کیا تھا، لیکن بعد میں یہودی ظالموں نے اللہ کی شریعت کا انکار کیا۔ اس انکار کی وجہ سے اللہ نے یہودیوں کو کافر کہا۔ اب اس آیت کو پیش کر کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، محدثین علمائے سلف، ہمیشہ سے فرق کرتے ہیں کہ اللہ نے تین باتیں کی ہیں۔ ایسے لوگ کافر ہیں، ایسے لوگ ظالم ہیں، ایسے لوگ فاسق ہیں۔

ہاں ایک شخص ہے جو اللہ کی شریعت کتاب وسنت کو چھوڑ کر فیصلہ کرتا ہے، لیکن وہ قرآن و حدیث کو ہی برتر اور اعلیٰ سمجھتا ہے اور کہتا ہے کہ میں نے یہ فیصلہ مجبوری کی وجہ سے کیا ہے۔ کوئی اس کے اندر تاویل کر لیتا ہے۔ تو علماء نے کہا ہے کہ غلط فیصلے کرنے والا ظالم ہوگا، فاسق ہوگا۔

لیکن اگر وہ یہ کہتا ہے کہ کتاب وسنت ہی اصل ہے، حدیث ہی اصل ہے۔ اللہ کا حکم ہے، وہ اس کو برتر اور بہتر قرار دیتا ہے اور اس کے بعد کسی مجبوری کی وجہ سے غلط فیصلہ کرتا ہے تو آپ اس کو ظالم کہہ دیں، فاسق کہہ دیں، کافر نہ کہیں۔ یہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا فیصلہ ہے، علماء کا فیصلہ ہے۔ پوری شرح صدر کے ساتھ دلائل کے ساتھ یہ فیصلہ دیا ہے۔

سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں، یہ وہ کفر نہیں ہے کہ بندہ ملت اسلام سے خارج ہو جائے۔ اس کو مرتد قرار دیا جائے۔

ایک بندہ کسی مسلمان کو گالی دیتا ہے، یہ گالی فسق، مسلمان کے ساتھ لڑ پڑتا ہے، مسلمان کا مسلمان کے ساتھ لڑائی کرنا کفر ہے۔ لیکن آپ تمام مفسرین سے پوچھیے کوئی بھی یہ نہیں کہے گا کہ لڑنے والے تمام کے تمام کافر ہو گئے۔

ایک شخص کہتا ہے کہ اقتدارِ اعلیٰ کا مالک اللہ ہے عوام نہیں ہیں ہاں عام لوگوں کو ووٹ کا حق دیا۔ عام لوگ اپنے نمائندوں کو منتخب کریں لیکن وہ کہتے ہیں کہ ہم قطعی طور پر حاکمیت اور اقتدار اعلیٰ کا مالک اللہ کو جانتے ہیں، عام عوام کو نہیں جانتے۔ ایسے لوگوں کو صرف ووٹ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لینے سے ،حکومت بنانے میں اور اسمبلی میں جانے سے کافر قرار دیں، یہ سمجھ کر کہ یہ کفر کا فعل ہے، سارے کافر ہو گئے ۔ یہ شریعت کا انداز نہیں ہے۔

آج ظالموں نے یہ اصول بنا رکھے ہیں۔قتل کا بازار گرم کر رکھا ہے۔ ایک عجیب مناظرہ کتابوں میں موجود ہے۔ یہ بھی کافر وہ بھی کافر۔تو دوسرے آدمی نے کہا تیرے اپنے باپ کے متعلق کیا خیال ہے، وہ کہتا ہے وہ بھی کافر ہے۔تیری ماں؟ کہتا ہے وہ بھی کافر ہے اور تو اپنے بارے میں بتا! کہتا میں بھی کافر ہوں۔

عقل اور علم وفہم کی کمی کی وجہ سے یہ انتہا پسندی ہمیں اپنے معاشروں میں نظر آ رہی ہے۔ہم نے دلائل کے ساتھ دعوت کو پیش کرنا ہے۔

اللہ سمجھنے اور عمل کرنے کی توفیق دے۔ (آمین)

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خطبہ جمعۃ المبارک 27 فروری 2015ء

إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهُ وَ نَسْتَعِينُهُ وَ نَسْتَغْفِرُهُ......... أَمَّا بَعْدُ !

فَأَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ ۝ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

﴿وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيعًا وَّلَا تَفَرَّقُوا﴾

گزشتہ متعدد خطبے فتنہ تکفیر، جو اس وقت پورے عالم اسلام کو اپنی لپیٹ میں لیے ہوئے ہے، کے حوالے سے ہوئے۔ اور پاکستان آج اس فتنے سے سب سے زیادہ متاثر ہے۔ مسلمان کے ہاتھ سے مسلمان کا خون بہہ رہا ہے اور اللہ کے دشمن صلیبی، یہودی اور ہندو فائدہ اٹھا رہے ہیں اور سازشیں کر رہے ہیں، امت کا وجود پارہ پارہ ہو رہا ہے گزشتہ خطبات اس موضوع پر ہوئے کہ اس فتنہ کے اسباب کیا ہیں، بنیاد کیا ہے، امت میں یہ فتنہ پہلے کیسے پھیلا اور اب کس طرح پھیل رہا ہے؟ تفصیل کے ساتھ یہ ساری باتیں بیان ہو چکی ہیں۔ آج ان شاء اللہ ہم اس بات کا جائزہ لیں گے کہ ان فتنوں سے بچا کیسے جا سکتا ہے۔ نبی ﷺ نے جہاں یہ خبر دی ہے کہ میری امت میں یہ فتنے برپا ہوں گے وہاں نبی کریم ﷺ نے ان فتنوں سے بچاؤ کا طریقہ بھی بتلایا ہے۔ چونکہ قیامت تک جو مسائل امت کو درپیش ہونے والے ہیں، نبی ﷺ ان کو سمجھا کے، نشاندہی کر گئے ہیں، آپ ﷺ نے راہنمائی دی ہے۔ حالات تب خراب ہوتے ہیں جب ہم مسائل کو دیکھ کر فتنوں کو سامنے رکھ وہ باتیں کرنا شروع کر دیتے ہیں جو آج کا میڈیا کر رہا ہے۔ اور جو کچھ آج مغرب میں چھپ رہا ہے۔ حالات کے بارے میں لوگ اس وقت بہت کچھ لکھتے پڑھتے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں، ہر چیز پر پیپر تیار ہوتے ہیں، بڑا ریسرچ ورک ہوتا ہے، وہ چیزیں پھر میڈیا میں آتی ہیں، اخباروں میں چھپتی ہیں اور ہمارے عام پڑھے لکھے لوگ ان چیزوں سے وابستہ ہیں اخبار و رسائل پڑھے جاتے ہیں اور وہی چیزیں آگے نقل درنقل ہوتی ہیں، پھر لوگ ان سے متاثر ہوتے ہیں۔

محترم بھائیو! ان فتنوں میں سے یہ بھی ایک بڑا فتنہ ہے کہ آج ہم اپنے اصل کو چھوڑ کر ان چیزوں کی طرف بہت زیادہ متوجہ ہو چکے ہیں۔ ان چیزوں سے متاثر ہوتے ہیں اور ان پر انحصار کر چکے ہیں۔ کوئی اور متاثر ہو تو ہو، دنیا کی قومیں، عوام، لوگ، ملکوں کے ملک اور معاشرے اور حکومتیں اگر متاثر ہوتے ہیں کہ مغرب کیا کر رہا ہے ان کا میڈیا دانشور تھینک ٹینک کیا کر رہے ہیں دوسرے لوگ متاثر ہوتے ہیں تو ہوں لیکن ایک حقیقی مسلمان کو نہیں متاثر ہونا چاہیے کہ ہمارے پاس تو اللہ کی نازل کردہ کتاب اور محمد ﷺ کی احادیث مبارکہ قیامت تک پیش آنے والے مسائل کا بیان اور صحیح راہنمائی موجود ہے۔ چونکہ یہ آخری نبوت و رسالت ہے آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی اور رسول نہ آنے والا تھا اور یہ امت آخری امت ہے اس لیے اللہ نے اپنے نبی کے ذریعے قیامت تک آنے والی سب باتیں واضح کردی ہیں اور ہر چیز میں راہنمائی دی ہے لیکن افسوسناک بات ہے کہ آج ہماری توجہ اس کی طرف بالکل نہیں ہے۔ یہودی جو کچھ لکھتے ہیں ہم اس کو مانتے ہیں اور ویسے ان سے بڑی نفرت کرتے ہیں بڑا برا بھلا کہتے ہیں اور بڑی دشمنی رکھتے ہیں اور یہ بھی جانتے ہیں کہ آج کا میڈیا یہودیوں کے ہاتھ میں ہے، یہ بھی سمجھتے ہیں کہ مغربی ملکوں کی حکومتیں حتیٰ کہ امریکہ کو سب سے بڑا ہونے کا دعویٰ ہے وہ بھی مکمل طور پر یہودیوں کے کنٹرول میں ہے۔ ان کی سیاست، معیشت، ادارے ان میں پڑھانے والے بڑے بڑے پروفیسر، دانشور اور ان کی حکومتوں کی پالیسیاں بنانے والے ان سب میں یہودیوں کا بڑا گہرا عمل دخل ہے۔ یہ سب جاننے کے باوجود مانتے ہم ان کی ہیں اور ان سے متاثر ہوتے ہیں سب لوگ شیطان کو گالیاں دیتے ہیں کہ بڑا برا ہے، اس نے ہمارے باپ کو جنت سے نکالا اور اب انسانوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے پیچھے پڑا ہوا ہے، اس کا مقصد ہے میں دوزخ میں جاؤں گا اور بنی آدم کو بھی اپنے ساتھ لے کر جاؤں گا۔ سب یہ جانتے ہوئے بھی اسی کی بات مانتے ہیں، قرآن مجید میں اللہ نے یہی بات فرمائی ہے:

﴿ وَلَقَدْ صَدَّقَ عَلَيْهِمْ إِبْلِيسُ ظَنَّهُ فَاتَّبَعُوهُ إِلَّا فَرِيقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِينَ ﴾

[سبا : ۲۵]

ابلیس نے اللہ سے کہا تھا کہ میں آدم کے بیٹوں کو گمراہ کروں گا جو اس نے کہا تھا آج وہی نظر آ رہا ہے ﴿إِبْلِيسُ ظَنَّهُ﴾ لوگوں نے بھی اس کو سچا کر دکھایا ہے ﴿فَاتَّبَعُوهُ﴾ سو اکثر اس کے پیچھے جا رہے ہیں:

﴿ إِلَّا فَرِيقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِينَ ﴾

سوائے تھوڑے سے مخلص مومن بندوں کے جو بچے ہوئے ہیں۔ عزیز بھائیو! یہ شیطان کی ذریت مغرب کا سلسلہ اور ان کے علوم وفنون آج مسلمانوں کا بھی ان کے اوپر انحصار ہے۔ ہمارے ہاں پڑھا لکھا ہوا اس کو کہا جاتا ہے جو یہودیوں سے پی۔ ایچ۔ ڈی کی ڈگریاں لے کر آتا ہے، ان کو اونچی اونچی کرسیوں پہ بٹھاتے ہیں اور ان سے ہم فیصلے کروانا پسند کرتے ہیں۔ وہ لوگ بھی متاثر اور ان کی وجہ سے ساری قوم متاثر۔ آج فتنے کا رد کیوں نہیں ہو رہا، حکومتیں کیوں ناکام ہیں آج حکومتوں کی اصلاح کے لیے نظام چلانے والے لوگ کیوں فیل ہیں؟ مسلمان ملک ترقیاں کیوں نہیں کر رہے اور مسائل کی آماجگاہ کیوں بنے ہوئے ہیں اور اس کے لیے جتنا پیسہ و وسائل خرچ ہو رہے ہیں سب ضائع ہوتے جا رہے ہیں، ملک ومعاشرے تباہ و برباد ہوتے جا رہے ہیں، اس سب کی وجہ یہ ہے کہ آج ہم اصلاح کے ٹریک پر ہی نہیں آنا چاہتے۔ جن چیزوں کے ساتھ امت مسلمہ کی اصلاح، بچاؤ، فتنوں کا خاتمہ اور مسلمان ملک جن چیزوں سے ترقیاں کر سکتے ہیں اور ان کے اندر وحدت پیدا ہو سکتی ہے جن چیزوں سے یہ فرقہ واریت قتل و غارت تباہی سے بچ سکتے ہیں اور ملکوں معاشروں کو اخلاقی انحطاط سے بچا سکتے ہیں آج ہم نے وہ راستہ چھوڑ دیا ہے۔ یہ وہ بہت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بڑا فتنہ ہے لیکن افسوس یہ ہے کہ ہم اس کو فتنہ ہی نہیں سمجھتے۔ اس بے دینی، بدعملی، اللہ کی شریعت کو ترک کرنے اور غلامی کی سوچ کو ہم فتنہ ہی نہیں سمجھتے۔ جو جتنی بڑی کرسی پر بیٹھا ہوا ہے اللہ کے دشمنوں، کافروں، یہودیوں، صلیبیوں اور ہندوؤں کا وہ اتنا ہی بڑا نوکر ہے۔ جو نوکری پوری کرتا ہے وہ بہت اچھا حکمران اور دانشور سمجھا جاتا ہے۔ محترم بھائیو! امت فتنوں کا شکار ہے اور یہ سارے لوگ ناکام اور فیل ہیں اور جب تک اپنی اصلاح نہیں کریں گے ناکام ہی رہیں گے تو اپنی اصلاح کی جانب نہ آنا خود فتنوں میں سے ایک بہت بڑا فتنہ ہے۔ تو نبی ﷺ نے اس بات کی خبر بھی دی ہے کہ میری امت میں ''ہرج'' کا فتنہ عام ہوگا مسلمان مسلمان کو کاٹے گا، قتل عام ہو جائے گا اور کیفیت یہ ہوگی کہ قتل کرنے والے کو پتا نہیں ہوگا کہ میں اس کو کیوں قتل کر رہا ہوں، پشاور سکول میں ان ڈیڑھ سو بچوں کو میں کیوں مار رہا ہوں، میری ان سے کیا دشمنی ہے۔ بازاروں میں بارود پھاڑنے والوں کو نہیں پتہ کہ وہ کیوں خودکشی کر رہے ہیں اور مرنے والوں کو نہیں پتہ کہ وہ کیوں مر رہے ہیں نہ مارنے والوں کو پتہ نہ مرنے والوں کو پتہ، ہاں پتہ اس ظالم کو ہے جو پیچھے بیٹھا سازشیں کر رہا ہے جو امت کے اندر فساد برپا کر کے ان فتنوں میں مبتلا کرنا چاہتا ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا کہ یہ میری امت کا بڑا ہی خطرناک فتنہ ہوگا۔ محترم بھائیو! آج ہم ان فتنوں میں مبتلا ہو چکے ہیں۔ اگر ہم ان فتنوں سے بچنا چاہتے ہیں، ملک ومعاشرے کو بچانا چاہتے ہیں تو سب سے پہلے اس بات کا فیصلہ کرنا ہوگا کہ جو کچھ ان فتنوں کے بارے میں اللہ کی شریعت میں موجود ہے، نبی ﷺ کی سنت میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے عمل میں موجود ہے، اس کو دیکھنا ہوگا کہ اس دور کے اندر جب فتنے برپا ہوئے تو سلف صالحین نے مجتہدین امت نے ان کے بارے میں کیا فرمایا اور قرون اولیٰ کے مسلمانوں کو ان فتنوں سے کیسے نکالا۔ بجائے اس کے کہ ہم اپنی تدبیریں اور انداز اختیار کریں، ہمیں اللہ اور اس کے رسول ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم خیر القرون کے مجتہدین امت سے راہنمائی لینی چاہیے، کیونکہ یہ اصل اسلامی راہنمائی ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور اس سے ہم اپنے فتنوں کا علاج کر سکتے ہیں ہمیں یہ فیصلہ کرنا چاہیے اور اپنی غلطی کو تسلیم کرتے ہوئے خود فتنوں میں مبتلا نہیں ہونا چاہیے۔ اس سب قتل غارت کے ذمہ دار پاکستان میں یہودی صلیبی امریکہ ہے اور انڈیا کے بدبخت ادارے یہاں پر ہونے والی قتل غارت گری کے ذمہ دار ہیں اور تم ابھی تک ان کی دوستیاں چھوڑنے کے لیے تیار نہیں۔ تمھارا مقصد صرف ان کو خوش کرنا اور مطمئن کرنا ہے اللہ کا قرآن کہہ رہا ہے:

﴿ وَلَنْ تَرْضٰی عَنْكَ الْیَهُوْدُ وَلَا النَّصٰرٰی حَتّٰی تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ ﴾

یہود نصاریٰ تم سے کبھی خوش نہیں ہو سکتے یہ عربی گرامر کا قاعدہ ہے کہ "لن" جب فعل مضارع پر داخل ہوتا ہے تو اس کا معنی تاکیداً مستقبل کی نفی والا ہو جاتا ہے، جس کا مطلب ہے کہ قرآن کہہ رہا ہے کہ مسلمانوں جو چاہو تم کرلو تم یہود و نصاریٰ کو کبھی خوش نہیں کر سکتے۔ یہ اس آیت کا معنی و مفہوم بنتا ہے، یہ تم سے کب خوش اور مطمئن ہوں گے حتی کہ اپنا دین نظام سب کچھ اپنی شریعت چھوڑ کر یہودیوں صلیبیوں کی ملت و طریقے کو اختیار کرلو اور ان جیسے بن جاؤ۔ تم اپنے دین پر قائم رہ کر یہود و نصاریٰ کو مطمئن کرلو اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں اس کی نفی کرتا ہے۔ اور مستقبل میں بھی نفی کرتا ہے کہ کبھی تم کر ہی نہیں سکتے۔ ان کافروں کو مطمئن کرنے خوش کرنے اور دوستیاں نبھانے کا صرف ایک ہی طریقہ ہوگا:

﴿ حَتّٰی تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ ﴾ یہاں تک کہ تم اپنی ملت کو چھوڑ دو۔ تمھاری ملت کہاں سے آرہی ہے۔

﴿ مِلَّةَ اَبِیْكُمْ اِبْرٰهِیْمَ ؕ هُوَ سَمّٰىكُمُ الْمُسْلِمِیْنَ ۙ۬ مِنْ قَبْلُ وَ فِیْ هٰذَا لِیَكُوْنَ الرَّسُوْلُ شَهِیْدًا عَلَیْكُمْ وَ تَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَی النَّاسِ ﴾ [الحج : ۷۸]

تمھاری امت ابراہیم علیہ السلام سے آئی ہے، وہ ملت محمد رسول اللہ ﷺ نے قبول کی ہے اور اس پر اللہ کے نبی ﷺ نے اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تربیت کی ہے یہ تمھاری ملت اور تمھارا اسلام ہے۔ جس پر محمد ﷺ قائم رہے اور آپ کے تربیت یافتہ صحابہ کرام جس پر قائم رہے، تم اسی پر قائم رہو گے تو یہ وہ ملت ہے جو اللہ تعالی کو قبول ہے، لیکن اگر تم اس ملت کو چھوڑ کر کافروں کے طور و اطوار نظاموں اور طریقوں کو قبول کرو گے تو پھر وہ مطمئن ہو جائیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گے اللہ تعالی نے آگے فرمایا ہے:

﴿حَتّٰى تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ﴾ [البقرة : ١٢٠]

اے میرے نبی ﷺ اپنی امت کو سمجھا دیجئے کہ اللہ کی طرف سے جو ہدایت آئی ہے وہی اصل ہدایت ہے اور مسلمانو! خواہ تمھارے ساتھ کچھ بھی ہو جائے تم اللہ کی نازل کردہ ہدایت کو چھوڑ کر کافروں کے طور طریقوں کو کبھی قبول نہ کرنا۔

﴿وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَآءَهُمْ﴾ [البقرة : ١٢٠]

آج امریکہ کیا چاہتا ہے، اوباما کیا خواہش رکھتا ہے، کیری کیا کہہ کر جاتا ہے اور ان کے بڑے بڑے ادارے ہم سے کیا توقع کرتے ہیں؟ اگر تم نے کی خواہشات کی پیروی کی تو ان کا تو بیڑا غرق ہوا ہے تمھارا بھی غرق ہو جائے گا۔

محترم بھائیو! ان کی تو ہے ہی دنیا، ان کو ایمان اور آخرت سے کیا مطلب؟ لیکن مسلمان نے تو اپنے اللہ کے سامنے جوابدہ ہونا ہے۔تم کرسیوں پر بیٹھے ہو تو تم نے ہر عمل اور کرنے والے کام کا اللہ کو حساب دینا ہے ہر مسلمان نے اللہ کے ہاں پیش ہونا ہے۔فرمایا تم کبھی ان کی خواہشات کی پیروی نہ کرنا کہ وہ کیا چاہتے ہیں اور پسند کرتے ہیں۔میرے عزیز بھائیو! ہم ان فتنوں سے اس لیے نہیں بچ رہے، ان فتنوں سے اپنے ملکوں کو اس لیے نہیں بچا پا رہے، اس قتل گری فساد سے ہمارا معاشرہ اس لیے نہیں پاک ہو رہا کہ ہم کافروں کی خواہشوں کی پیروی کر رہے ہیں اور اللہ قرآن میں کہہ رہا ہے کہ تم ان کی خواہشات کی پیروی کرنا چھوڑ دو گے تو بچو گے۔یہ جتنا قتل و غارت گری کا فتنہ اسلام میں ہے خواہ کسی نام سے ہو، عراق و شام مختلف علاقوں میں مسلمانوں کا اتنا قتل ہو رہا ہے اس سب کے پیچھے اللہ کے دشمنوں کا ہاتھ ہے۔ایک وقت تھا جب امریکی عراق میں آئے وہ مسلمانوں پر حملے کرتے تھے، جواب میں مسلمان ان پر کرتے تھے اس میں اللہ تعالی نے مسلمانوں کو کامیابی دی اور امریکہ عراق پر اپنا قبضہ برقرار نہ رکھ سکا اور بھاگ گیا اور اب قتل مسلمان کا مسلمان کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہاتھوں ہو رہا ہے، شام میں مسلمان کے ہاتھوں مسلمان قتل ہو رہا ہے۔

محترم بھائیو! یہ کس کی خواہش ہے کہ مسلمان قتل ہوں، مسلمان کا گلہ کٹے، یقیناً امریکی یہودی کی خواہش کیا تم ان کی خواہشات کی پیروی کرو گے؟ پھر یہ کہتے ہیں کہ ہم جہاد کر رہے ہیں، اسلام کی خدمت اور غلبہ اسلام کے لیے کر رہے ہیں، ہم خلافت قائم کریں گے، یہ سب دھوکے ہیں، جن میں یہ مبتلا ہیں۔ آج پاکستان میں جتنی قتل غارت ہے دبی دبی آواز میں اب یہ خود ہی کہہ رہے ہیں، اخبارات میں آ رہا جی، ہمارے پاس ثبوت موجود ہیں کہ اس میں انڈیا ملوث ہے، نواز شریف نے بھی بیان دیا کہ یہ جتنی قتل غارت گری ہو رہی ہے اور اتنی تعداد میں مسلمان نشانہ بن رہے ہیں، پاکستان کا وزیر اعظم کہتا ہے کہ اس کے پیچھے انڈیا ہے تو اگر تمھارے پاس یہ ثبوت آ چکے ہیں تو دنیا کو بتاؤ پاکستانیوں کو سمجھاؤ، اقوام متحدہ میں مسئلہ اٹھاؤ۔ اٹھاون ساٹھ اسلامی ملکوں کے سربراہوں کا جو ذہن بگڑا ہوا ہے ان تک یہ حقائق پہنچاؤ کہ ہمارے ملک میں قتل کا ذمہ دار کون ہے؟ کس کا پیسہ خرچ ہو رہا ہے، کون منصوبہ بندیاں کر رہا ہے کس اور کن کے ادارے کام کر رہے ہیں۔ اگر آپ کے پاس ثبوت آ چکے ہیں تو کیا تمھارا یہ فرض نہیں بنتا؟ جی مذاکرات ہونے ہیں، اوباما نے مودی کو منوا لیا ہے، ان کا سیکرٹری خارجہ مذاکرات کے لیے آ رہا ہے اور اس کی آمد پر ہم ماحول خراب نہیں کرنا چاہتے اور ہم ایسی بات نہیں کرنا چاہتے جس سے مذاکرات متاثر ہو جائیں اور اگر مذاکرات متاثر ہو گئے تو اوباما ہمارے کان کھینچے گا۔

میرے بھائیو! اللہ کے لیے یہ نوکریاں اور غلامیاں چھوڑ دو۔ جب تمھیں علم ہے کہ پاکستان میں قتل انڈیا کروا رہا ہے، اس کا پیسہ خرچ ہو رہا ہے اور اس کی منصوبہ بندی ہے۔ وہ لوگوں کو تربیتیں دے کر پاکستان بھیج رہا ہے زخمیوں کا علاج دہلی میں ہو رہا ہے۔ اگر تم یہ ساری باتیں مانتے ہو تو پھر انڈیا سے دوستی کا کیا جواز ہے؟ مذکرات کا کیا جواز ہے؟ کچھ ہوش کیجیے! ہزاروں لاکھوں لوگوں نے قربانیاں دے کر یہ "لا الٰہ الا اللہ" کا ملک بنایا ہے۔ یہ کسی کی جاگیر نہیں ہے یہ اللہ کے فضل سے اسلام کا ملک ہے اور اس کی حفاظت سب کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ذمہ داری ہے اور دینی اور شرعی تقاضا ہے سوچیے اور سمجھیے اللہ نے جو بات کہی تھی:

﴿وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ أَهْوَاءَهُمْ﴾ [البقرة: ۱۲۰]

ایک تو ہے اوباما تمھیں آرڈر دے اور تم بات ماننے پر مجبور ہو جاؤ، مغربی ملکوں کے سربراہ برطانیہ فرانس کے صدر سارے حکمران تمھیں کوئی حکم دیں اور تم ماننے پر مجبور ہو جاؤ تو یہ غلط بات ہے، اللہ کہتا ہے بات اس سے آگے ہے وہ، ابھی کہتے کچھ نہیں تم ان کی خواہشات کے پیچھے لگ جاتے ہو۔ آج سوچیں امریکہ، برطانیہ اور فرانس کا صدر کیا خواہش رکھتا ہے اسلام کے خاتمے کی اور اگر مسلمانو تم ان کی خواہشات کو پورا کرتے ہو تو بتاؤ پھر اللہ کی طرف سے آنے والی سزاؤں سے کیسے بچ سکو گے؟ تو اس لیے اگر مسائل حل کرنا چاہتے ہو تو سب سے پہلے مسئلے کا سب سے بڑا حل یہ ہے کہ خود اللہ کی شریعت کی پابندی کرو۔ ان سب کو چھوڑ دو، امریکی یہودی صلیبی اور ہندو کیا پسند کرتے ہیں چاہتے کیا ہیں؟ اگر تم ان سب باتوں کو چھوڑ کر اللہ کی شریعت کی پابندی کرنے میں لگ جاؤ گے تو ان شاء اللہ، مسئلہ حل ہونا شروع ہو جائے گا اور آسمانوں سے مدد آئے گی۔ لیکن آج یہ سوچ نہ حکمرانوں میں ہے نہ ہمارے سیاستدانوں میں ہے۔ لیکن دکھ کی بات ہے اسلام کے نام پر سیاست کرنے والوں میں بھی یہ چیزیں نظر نہیں آتیں۔ ہمارے علماء لوگوں اور سیاسی قیادتوں کو کرسی اور عہدوں کی طلب نے اتنا اندھا کر دیا ہے کہ یہ سوچ ہی ختم ہوگئی۔

پچھلے دنوں میں جب یہ شور پڑا تھا کہ جماعت الدعوۃ پر پابندی لگاؤ، میڈیا پر باتیں چل رہی تھیں، ابھی بھی میڈیا پر بیٹھنے والے یہی کر رہے ہیں بہر حال اب اتنا شور نہیں ہے دب چکا ہے، دو ہفتے پہلے میں ایک انتہائی ذمہ دار آدمی سے ملا کہ یہ کیا ہو رہا ہے، بچے پشاور میں اتنی سفاکیت سے قتل کیے گئے سارا ملک اس مسئلہ کے لیے اکٹھا ہوا دہشت گردی کے خاتمے کے لیے سب کے اندر ایک جذبہ ابھرا آپ نے بڑے بڑے قدم اٹھائے، آئین میں ترمیم کی گئی، فوجی عدالتوں کا قانون پاس کر دیا یہ اتنے بڑے بڑے کام کر دیے لوگ ان چیزوں سے مطمئن ہونے لگے تو بیچ میں جماعت الدعوہ کہاں سے آگئی ان پر پابندی لگائی جائے کیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کے اندر جماعت کا کوئی دخل ہے، بلکہ جماعت تو وہ ہے جس نے خم ٹھونک کر اس دہشت گردی کی مخالفت کی۔ الحمدللہ سب سے پہلے میں نے اللہ کے نبی کی وہ حدیث سنائی جس میں نبی ﷺ نے کہا تھا ایسے قتل کرنے والے جہنم کے کتے ہیں۔ جو مسلمان بن مسلمانوں کو کاٹ رہے ہیں، یہ حدیث میڈیا پر بھی چلی، ملک میں دہشت گردی، قتل و غارت، تخریب کاری کے خاتمے کے لیے جماعت کا کردار ہے۔ میں نے کہا کیا آپ کو شک ہے کہنے لگے کوئی شک نہیں بالکل جماعت نے یہی کردار ادا کیا ہے اور ہم اس کو تسلیم کرتے ہیں، میں نے کہا پھر جناب یہ کیا ہو رہا ہے کبھی لسٹ آجاتی یونائیٹڈ نیشن چاہتی ہے اس پر پابندی لگاؤ تو کہنے لگے بات یہ ہے حافظ صاحب ہم نے اب قسط لینی ہے، آئی ایم ایف سے قرضے لینے ہیں ملک چل نہیں سکتا، بجٹ نہیں بن سکتا، پھر وہ تو تب مطمئن ہوتے ہیں جب ہم جماعت الدعوہ کے خلاف کچھ کرتے ہیں۔ ان کو اس بات سے کوئی سروکار نہیں دھماکے کرنے والوں، قتل وخون پھیلانے والوں کے خلاف ہم کیا اقدام کر رہے ہو وہ تو بس یہی کہتے ہیں کہ حقانیوں پر جماعت الدعوۃ پر پابندی لگاؤ، کہتا ہے اصل بات تو یہ ہے کہ ہم یا تو مانگنا چھوڑ دیں۔ میں نے کہا اللہ کے لیے پھر چھوڑ و مانگنا، نہیں چھوڑو گے تو پھر ادھر ہی جماعت کے خلاف کچھ کرنا پڑے گا۔

تو میرے عزیز بھائیو! یہ غلامی اور نوکری اصل مسئلہ ہے۔ الحمدللہ یہ قادسیہ کا منبر وہ ہے جو مسلمانوں کو آزادی کی دعوت دیتا ہے، جو اللہ کے فضل وکرم سے کشمیر کے مسلمانوں کو ہندو کے ظلم و بربریت سے بچانے کے لیے امت کو پکار رہا ہے، جو یہ کہتا ہے کہ پاکستانیوں اور پاکستانی حکمرانو! تم بھی اس غلامی سے نکلو اور آزادیاں حاصل کرو۔ جس لا الہ الا اللہ پر ملک بنایا تھا یہ لا الہ الا اللہ آزادی کا سب سے بڑا نعرہ ہے۔ جس قوم کی بنیاد لا الہ الا اللہ پر ہو وہ قوم غلام ہو ہی نہیں سکتی۔ ہم ہمیشہ سے ڈنکے کی چوٹ پر یہ بات کہتے ہیں اور ہر پیدا ہونے والے مسئلے پر ہم لا الہ الا اللہ کو پیش کرتے ہیں۔ محمد رسول اللہ پر لوگوں کو اکٹھا کرتے ہیں اور فرقہ واریت کا رد کرتے ہیں، فرقہ واریت میں پیدا ہونے والے تشدد کا رد کرتے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں اور اس پر ہونے والے قتل وخون کی مذمت کرتے ہیں۔ نوجوانوں کو سمجھاتے اور ان کی اصلاح کرتے ہیں۔ ہر قسم کے خطرے کو برداشت کر کے اللہ کی خاطر ان خطرناک مسائل کو پیش کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے وہ جب بھی بولتے ہیں جماعت الدعوہ پر پابندی لگاؤ، ابھی تک تم نے کیا ہی کچھ نہیں، دومرتبہ ہم اللہ کے فضل وکرم سے دوتین سوصفحات پر مشتمل کیس یونائیٹڈ نیشن کو بھیج چکے ہیں کہ آؤ ہمارے ساتھ بات کرو، اگر جرأت ہے تو ایک ایک مسئلے پر بات کرو اور بان کی مون نے دومرتبہ میرے نام خط لکھا کہ آپ کا کیس وصول ہوگیا ہے۔ لیکن اتنی جرأت نہیں ہے کہ کیس کو حل کریں۔ تیسری مرتبہ شور اٹھ رہا ہے، جی یونائیٹڈ نیشن کا مسئلہ ہے، ہم الحمد للہ تیسری بار بھی بان کی مون کو کیس بھیج رہے ہیں، اگر ہے جرأت تو میدانوں میں عدالتوں میں آؤ۔ قانون کے سامنے بین الاقوامی قانون کے لیے تم بڑے امن پسند بنے پھرتے ہو او ظالمو تم ہی تو اصل قاتل ہو، سب سے بڑے قانون کے انکاری تم ہو اور جو قانون بناتے ہو سب سے پہلے رد بھی اسے تم ہی کرتے ہو اور اگر سچے ہو تو پھر ہمارے سامنے عدالت میں کھڑے ہو کر بات کرو۔

محترم بھائیو! یہ بکنے کا، نوکریوں کا، کفار کی غلامیوں کا، کیا فائدہ یہ زندگی جتنی میرے رب نے لکھی ہے اتنی ہی ہے نہ اس میں کوئی اضافہ کرسکتا ہے نہ کمی کرسکتا ہے۔ تو اللہ کے لیے اگر یہ مسئلہ حل کرنا ہے تو پہلی بنیاد یہ ہے کہ نوکریاں غلامیاں ختم کرو۔ اپنی گردنوں سے غلامی کے پٹے نکال دو اور کہو کہ ہم آزاد ملک کے لوگ ہیں، بھوکے رہ لیں گے لیکن غلامی نہیں کریں گے۔ ہم بھی تو اللہ کے فضل وکرم سے ملک میں کام کررہے ہیں۔ اس وقت جماعت کے لاکھوں کارکنان ہیں جو عوام میں کام کررہے ہیں اور ان لاکھوں کے ساتھ ایک بڑی تعداد موجود ہے۔ میں اللہ کے فضل وکرم سے عوام کے جذبات کو سامنے رکھ کر کہتا ہوں کہ آج کے حکمران یہ فیصلہ کریں ہم نے آئی، ایم، ایف کی غلامی سے نکلنا ہے کوئی قسط نہیں لینی جو لے چکے ہیں وہ لے چکے ہیں۔ اسی طرح ہم نے یہ سودی قسطیں ادا کرنے سے انکار

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرنا ہے جس طرح ہمارے نبی ﷺ کہہ دیا تھا جتنا سود لیا ہے جتنا دیا ہے میرے رب نے سود کی حرمت کا اعلان کر دیا ہے ہم نے کوئی سود واپس نہیں کرنا، آج پاکستان کا وزیر اعظم کھڑا ہو کر نبی ﷺ کے اس طرز عمل کو اپنائے، ہم گارنٹی دیتے ہیں پاکستان کے بیس کروڑ عوام اس کے ساتھ کھڑے ہو جائیں گے۔ لیکن مانگنے کا چسکا پڑا ہوا ہے، جیسے آپ کسی مانگنے والے سے کہیں کہ میں تمھیں پانچ لاکھ دیتا ہوں تو یہ مانگنا چھوڑ دے، بازار سے یہ چیزیں لے آ اور اپنا کاروبار شروع کر دے۔ میرے ساتھ یہ وعدہ کر یہ بھیک مانگنے والا کام نہیں کرے گا، تو یہ بھیک مانگنے والا جو پانچ پانچ، دس دس اکٹھے کرتا ہے۔ آپ تجربہ کر لیں جو اصل بھکاری مانگنے والے ہیں پانچ لاکھ ٹھکرا دیں گے لیکن مانگنا نہیں چھوڑیں گے، کیونکہ یہ ایسی لت پڑ جاتی ہے جو کبھی نہیں چھوٹتی۔ جب تک یہ مانگنا کشکول پیش کرنا، کافروں کی خواہشات پوری کرنا اور ہر چیز کو داؤ پر لگا دینا نہیں چھوڑا جائے گا تب تک مسئلے کا حل ممکن نہیں ہے۔ قرآن لائن کھینچ رہا ہے کافروں کی پیرویاں چھوڑ دو اور دیکھو تمھارا رب کیا چاہتا ہے۔

اللہ سمجھنے اور عمل کرنے کی توفیق دے۔ (آمین)

و آخر دعوانا أن الحمد لله رب العالمين

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خطبہ جمعۃ المبارک 6 مارچ 2015ء

إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهُ وَ نَسْتَعِينُهُ وَ نَسْتَغْفِرُهُ......... أَمَّا بَعْدُ!

فَأَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ○ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

﴿اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَ الْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَ جَادِلْهُمْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ ۭ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ وَ هُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ﴾

[النحل : ١٢٥]

”اپنے رب کے راستے کی طرف حکمت اور اچھی نصیحت کے ساتھ بلا اور ان سے اس طریقے کے ساتھ بحث کر جو سب سے اچھا ہے۔ بے شک تیرا رب ہی زیادہ جاننے والا ہے جو اس کے راستے سے گمراہ ہوا اور وہی ہدایت پانے والوں کو زیادہ جاننے والا ہے۔“

اس وقت فتنۂ تکفیر اور قتل مسلم نے پورے عالم اسلام کو خطرات سے دوچار کر رکھا ہے اور کافروں کی سازشوں کے لیے دروازے کھول رکھے ہیں جس سے امت مسلمہ کا وجود زخمی ہو چکا ہے۔

آیئے! دیکھیں کہ اس فتنے کا علاج کیسے ہو سکتا ہے؟ کیونکہ شریعت کا مزاج یہ ہے کہ وہ اصلاح کی دعوت دیتی ہے اور اللہ کے دین کا مقصد اصلاح ہے۔ بیماری کا پتا چل جائے تو اس کی اصلاح کرنی چاہیے اور اصلاح کے لیے اللہ نے باقاعدہ ضابطے مقرر فرمائے ہیں کہ قوموں، معاشروں اور ملکوں کی اصلاح کیسے ہوگی، عام و خاص کی اصلاح کیسے ممکن ہے اور مختلف طبقوں کی کس طرح اصلاح ہونی چاہیے۔ یہ اللہ کے دین کا بہت بڑا موضوع ہے، ہم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سب بحیثیت مسلمان پابند ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے بیان کردہ طریقہ کے مطابق اصلاح کریں۔ یہ نہیں کہ جس کے دل میں آئے جو طریقہ صحیح سمجھے وہی طریقہ اختیار کرنا شروع کردے۔ نبی ﷺ کا اصلاح کا طریقہ کیا تھا اور سلف نے کیا طریقہ اختیار کیا، اس کی پابندی بہت ضروری ہے، اسی میں برکت ہوتی ہے اور ایسی کوششیں ہی نتیجہ خیز ہوتی ہیں۔

اگر ہر آدمی جو اس کے دل میں آئے وہ کرنا شروع کردے تو اس سے تو انتشار پھیلے گا، بسا اوقات کوئی بندہ اپنی بات کو بہت اچھا سمجھتا ہے حالانکہ ایسا نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ نے شریعت نازل کی اور اپنے نبی ﷺ کو حکم دیا کہ اے نبی! اس شریعت کا اتباع کیجیے اور خواہشات کے پیچھے نہ چلیے۔ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کے بارے میں فرمایا:

﴿ وَمَا يَنطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ ۝ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ ﴾ [النجم: ۳، ۴]

وہ نبی ﷺ جس کو اللہ تعالیٰ نے نبوت سے سرفراز فرمایا، ختم نبوت کا تاج سر پر سجایا مکمل دین کا اعزاز فرمایا، اس کے بارے میں کہا:

﴿ وَمَا يَنطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ ﴾

وہ اپنی خواہش سے باتیں نہیں کرتے جو ان کا دل چاہے تمھیں وہ نہیں بتاتے، بلکہ وہ ہمیشہ اللہ کی وحی کی طرف دیکھتے ہیں اور جو بات ان کو وحی کے ذریعے مل جائے، وہ آگے پہنچاتے ہیں۔ اب نبی ﷺ کے بارے میں تو یہ کہا جائے کہ وہ اپنی خواہش نفس کے مطابق بات نہیں کرتے جو چیز ان کو پسند ہے، اس کی بات نہیں کرتے اور ہمارے ہاں ہر آدمی اپنے آپ کو اتنا اونچا سمجھنے لگ جاتا ہے کہ جو میں کہتا ہوں وہ ٹھیک ہے، میں زیادہ سمجھتا ہوں، میرا طریقہ درست ہے۔

اللہ کی شریعت کا تو یہ انداز اور طریقہ نہیں ہے۔ آج بہت اصلاح کی ضرورت ہے۔ علماء کی ذمہ داری ہے کہ وہ بات کریں۔ کس کی کیا حیثیت ہے، یہاں تو عام لوگ جو ان پڑھ ہیں، جنھوں نے دین کے بارے میں کچھ نہیں سیکھا ہوتا، بس سنی سنائی باتیں لے کر چل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رہے ہوتے ہیں، نہ ان کی اپنی تحقیق ہوتی ہے، نہ تعلیم ہوتی ہے، نہ کسی استاد سے قرآن پڑھا ہوتا ہے، نہ کسی متقن استاد سے نبی ﷺ کی احادیث پڑھی ہوتی ہیں۔ نہ اصول فقہ، نہ شریعت کے بنیادی اصول کسی سے پڑھے ہوتے ہیں۔ بس دو چار کتابیں پڑھ کے اپنے آپ کو بڑا عالم اور اپنی رائے پر پورا اعتماد رکھتے ہیں، جیسے ہمارے ہاں نا تجربہ کار ڈاکٹر ہوتے ہیں۔ بازار سے دو چار کتابیں خرید کے پڑھ لیں، اس دوائی کا یہ فائدہ ہے، اس کا یہ ہے اور دکان ڈال کر بیٹھ جاؤ، دوائیاں بیچنا شروع کر دو۔ اکثر ایسے ڈاکٹر مریض کا بیڑہ غرق کر دیتے ہیں۔

بعینہ یہی حال دین کے علم کے بارے میں ہے۔ جس طرح ایسے شخص کو ڈاکٹر نہیں کہا جاسکتا، معاشرہ ایسے لوگوں سے نفرت کرتا ہے جو ایک دو کتابیں پڑھ کے ڈاکٹری شروع کر دیتے ہیں۔ ایسے ہی بے علم اور بے سمجھ لوگوں سے مسئلے پوچھ کر ان کی باتوں کو تسلیم کرنے کو بھی برا جاننا چاہیے، لیکن افسوس یہ ہے کہ اللہ کے دین کے ساتھ اتنی زیادتی اور بے انصافی ہو رہی ہے کہ جس کے منہ میں جو آتا ہے، کہہ دیتا ہے، جو جی میں آتا ہے، اس کے مطابق کام کرتا ہے اور الگ دکان، فرقہ اور ادارہ بنا کے لوگوں کو اپنے پیچھے لگاتا ہے، پھر جناب اس کی دکان چمکتی ہے، اس کا گروپ بن جاتا ہے، اگر تھوڑے سے وسائل اس کو مل جائیں پھر دیکھیں وہ دین کے نام پر کیا کچھ کر کے دکھاتا ہے۔ یہ آج کی بہت بڑی بیماری اور مرض ہے جس کی اصلاح ہونی چاہیے۔

دیکھیں کسی کو کافر قرار دینا کہ یہ مسلمان نہیں ہے حالانکہ وہ کلمہ پڑھتا ہے، اللہ کو ایک مانتا ہے۔ قرآن مجید کو اللہ کی آخری کتاب محمد رسول اللہ ﷺ کو آخری نبی مانتا ہے، جنت دوزخ کو اور آخرت کو مانتا ہے۔ تمام بنیادی عقائد پر اس کا ایمان ہے۔ ارکان اسلام کو بھی تسلیم کرتا ہے۔ اعمال میں تو سستی ہوسکتی ہے لیکن اس کو کافر کیسے کہتے ہیں؟ اس نے فلاں غلط کام کیا ہے، اس لیے یہ کافر ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محترم بھائیو! شریعت کا تو سرے سے ہی یہ مزاج نہیں ہے کہ آپ کسی کو غلط کام، گناہ کرتے ہوئے حتیٰ کہ کبیرہ گناہ کرتے ہوئے دیکھ کر اس کے بارے میں یہ فتویٰ لگائیں کہ یہ کافر ہے۔ یہ پختہ علماء کا کام ہے اور عام فتوے سے کہیں اونچی بات ہے، لیکن ہمارے ہاں تو فتوے بھی عام چلتے ہیں، اَن پڑھ لوگ فتوے دیتے ہیں۔

نبی ﷺ نے فرمایا: جب میری امت زوال پذیر ہو جائے گی، اس وقت اَن پڑھ لوگ فتوے دیں گے، لوگ ان کی طرف توجہ کریں گے اور وہ لوگوں کو مسئلے بتا بتا کر گمراہ کرتے جائیں گے۔ [بخاري، كتاب العلم، باب كيف يقبض العلم؟ : ١٠٠]

نبی ﷺ نے کہا کہ وہ خود بھی گمراہ ہوں گے اور لوگوں کو بھی گمراہ کریں گے۔ اس وقت تو یہ کاروبار چلا ہوا ہے، تو میں نے یہ بنیادی اصول آپ کے سامنے رکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ضابطے مقرر فرمائے ہیں کہ اصلاح کیسے کرنی ہے۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ شریعت کا مزاج ہی نہیں کہ آپ اس کو کافر کہیں، اُس کو کافر کہیں اور پھر اس پر مزید فتوے جڑ دیں کہ یہ بھی واجب القتل ہے، وہ بھی واجب القتل ہے۔ نہ ہی یہ اللہ کی شریعت کا طریقہ کار ہے، نہ اس کے ساتھ کوئی خدمت دین ہو سکتی ہے۔

عزیز بھائیو! چودہ صدیوں کی تاریخ میں جب یہ فتنہ اٹھا ہے، اس نے امت کے وجود کو پارہ پارہ کیا ہے اور ٹکڑے ٹکڑے کر کے رکھ دیا۔ یہ بہت ہی نقصان دہ مرحلہ ہے جو ہم اس وقت امت مسلمہ کے لیے دیکھ رہے ہیں۔ گناہ تو سب کرتے ہیں، عقیدے کی خرابیاں بھی لوگوں میں پائی جاتی ہیں۔ نبی ﷺ کا طریقہ تو یہ ہے کہ آپ ان کی اصلاح فرماتے ہیں۔ اعمال میں جو غلطیاں اور کمزوریاں ہیں، ان کی اصلاح کیجیے اور دعوت کا رستہ اختیار کیجیے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَ الْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَ جَادِلْهُمْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ﴾ [النحل : ١٢٥]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ کے دین کی طرف لوگوں کو حکمت کے ساتھ دعوت دیجیے۔حکمت سے مراد دلیل، کتاب وسنت ،نرم انداز اورایسا طریقہ کار ہے جو لوگوں کے دلوں میں اتر جائے۔ لوگوں کو قائل کرے اورقریب کر دے۔ یہ سارے معانی حکمت میں پائے جاتے ہیں۔تو اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں طریقہ یہ بتایا ہے کہ اے نبی! آپ دعوت دیجیے اور نبی ﷺ نے اپنی امت کو بھی اسی کا پابند فرمایا ہے۔

حجۃ الوداع کے موقع پر آپ ﷺ نے خطبہ ارشاد فرمایا:جب آپ کے سامنے آپ کی زندگی کا سب سے بڑا مجمع موجود تھا۔میدان عرفات میں نمرہ کے مقام پر آپ ﷺ کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرما رہے تھے اور سب سے پوچھا:

« أَلَا هَلْ بَلَّغْتُ »

لوگو! میں تمھاری گواہی چاہتا ہوں کہ تم تک میں نے اللہ کے دین کی دعوت پہنچا دی ہے، سب نے کہا اے اللہ کے نبی صرف آپ نے پہنچایا ہی نہیں بلکہ پہنچانے کا حق ادا کردیا ہے تو لوگوں کی جب یہ گواہی آئی تو نبی ﷺ نے اپنی انگلی آسمان کی طرف اٹھائی اور کہا:

« أَللّٰهُمَّ اشْهَدْ »

یا اللہ! تو گواہ ہو جا میری امت یہ گواہی دے رہی ہے کہ میں جس کام کے لیے آیا تھا۔ وہ مکمل کردیا ہے اور اپنا مشن پورا کردیا ہے۔پھر اس کے فرمایا:

« فَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ »[1]

[1] بخاري، كتاب الحج، باب الخطبة أيام منىً : ١٧٤١

یہ وہ بات تھی جس پر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بڑے پریشان اور رنجیدہ ہو گئے۔لوگوں نے پوچھا کہ آپ کی حالت ایسی کیوں ہوگئی، کہنے لگے مجھے اب یہ نظر آرہا ہے کہ اللہ کے نبی ﷺ اب ہمارے پاس چند دن کے مہمان ہیں کیونکہ آپ کا کام مکمل ہو گیا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نبی ﷺ اپنے سامنے موجود لوگوں کو بعد قیامت تک آنے والے لوگوں کو اس خطبے میں پیغام دے گئے ہیں کہ لوگوں جو کام میں کرنے آیا تھا، میرے بعد نہ کوئی نبی آئے گا، نہ کوئی رسول آئے گا اور یہ آخری امت ہے۔ اب بعد میں صرف قیامت آئے گی۔ میرے اور قیامت کے درمیان نہ کوئی نبی، نہ کوئی رسول، نہ کوئی اللہ کی طرف سے کتاب، نہ کوئی نئی شریعت دین مکمل ہو چکا ہے۔

﴿اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَ رَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا﴾ [المائدہ : ۳]

آج کے دن میں نے اپنا دین مکمل کر دیا ہے اور جو ہدایت کی نعمت دنیا پر وحی کے ذریعے نازل کرنا شروع کی تھی، وہ مکمل کر دی ہے اور لوگو! تم اگر مجھے خوش اور راضی کرنا چاہتے ہو تو اس کا صرف ایک طریقہ ہے کہ میرے اسلام کے ساتھ کھڑے ہو جاؤ اور جو میرے نبی کے لائے ہوئے دین پر کھڑا ہو جائے گا، میں اس سے راضی ہوں گا جو بھی قوم، ملک و ملت اور حکومت اس دین کو تسلیم کرے گی، خواہ انفرادی طور پر یا اجتماعی طور پر اللہ ان سے راضی ہو گا۔

نبی کریم ﷺ کی یہ ذمہ داری تھی۔ اے نبی! جو دین آسمان سے آپ کی طرف آیا ہے، اس کو آگے پہنچا دیں اور اب وہ ساری ذمہ داری اس امت پر ہے اور یہ بات نبی ﷺ سے پہلے کبھی کسی کو نہ کہی گئی، چونکہ یہودی بڑے حاسد تھے، جب قرآن میں یہ آیت اتری ﴿اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ﴾ تو حسد کرنے لگے۔ کہنے لگے یہ بات ہماری کتابوں تورات، زبور اور نہ کسی اور صحیفوں میں آئی ہے، یہ صرف اس نبی ﷺ پر کیوں آئی تو اس بات کی ان کو بڑی تکلیف تھی۔

محترم بھائیو! اب اس امت کی وہ ذمہ داری ہے جو محمد رسول اللہ ﷺ کی ذمہ داری و مسئولیت تھی، دین کی تبلیغ لوگوں کو قائل کرنا اور اسی طریقے سے دعوت کو عام کرنا۔ دین وہی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو اللہ کی راہ ہے۔ یہاں ایک راہ جا رہی ہے۔ ادھر دوسرا رستہ ہے، ادھر تیسرا رستہ ہے، ادھر چوتھی جماعت کھڑی ہے۔ فلاں لیڈر صاحب ہیں، دین پر سب تو نہیں ہو سکتے۔

نبی کریم ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ زمین پر بیٹھ کر باتیں کر رہے تھے۔ ابن ماجہ میں حدیث ہے کہ نبی کریم ﷺ نے انگلی کے ساتھ زمین پر چند لکیریں کھینچیں۔ پھر آپ نے درمیان میں ایک سیدھا خط کھینچا اور اس کے دائیں بائیں بہت ساری لکیریں کھینچ دیں اور پھر قرآن مجید کی یہ آیت تلاوت کی:

﴿وَ اَنَّ هٰذَا صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا فَاتَّبِعُوْهُ ۚ وَ لَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيْلِهٖ﴾ [الأنعام : ١٥٣ || ابن ماجه، كتاب السنة، باب اتباع سنة رسول الله : ١١]

لوگو! یاد رکھو یہ راستہ میرا سیدھا رستہ ہے۔ درمیان والے سیدھے خط کے بارے میں فرمایا کہ یہ ہے میرا سیدھا رستہ جس کے اوپر میں چل رہا ہوں اور اسی کے اوپر میں اپنی امت کو چلانا چاہتا ہوں اور یہ لائن سیدھی جنت میں جا رہی ہے جو اس پر چلے گا، وہ کامیاب ہو جائے گا، منزل مقصود یعنی جنت میں پہنچ جائے گا۔ دائیں بھی بہت سارے رستے نکلتے ہیں، بائیں بھی بہت سارے رستے نکلتے ہیں اور آپ ﷺ نے فرمایا، میری امت میں بڑے فرقے اور بڑے رستے ہوں گے۔ ہر رستے کے سرے پر شیطان بیٹھا ہے جو لوگوں کو اپنی طرف کھینچ رہا ہے اور اس کی کوشش یہ ہے کہ مسلمان سیدھے رستے، نبی ﷺ کے رستے پر نہ چلیں، یہ راہیں اور فرقے ان کو خوشنما کر کے دکھائے جائیں گے۔ فلاں بہت اچھا ہے اور فلاں بہت اچھا ہے۔ فرمایا:

﴿وَ لَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيْلِهٖ﴾ [الأنعام : ١٥٣]

اگر کسی دائیں بائیں رستے پر پڑ گئے تو تم کھو جاؤ گے اور گم ہو جاؤ گے، سیدھے رستے سے بھٹک جاؤ گے، میرا ساتھ تمھیں نصیب نہیں ہوگا اور میرے ساتھ مل کر تم اللہ کی جنتوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں نہیں پہنچ سکو گے تو ہماری ذمہ داری یہ بنتی ہے کہ ہم نے اس امت کی اصلاح کرنی ہے اور فتنوں کا خاتمہ کرنا ہے، لیکن مسلمانوں کو کافر قرار دے کر نہیں، امت کو فرقوں میں الجھا کر نہیں بلکہ سب کو اس راستے کی طرف لاؤ۔ یہ ہمارے کرنے والے کام ہیں۔ کیا لوگوں کو یہ شک ہے کہ جس رستے پر نبی ﷺ چل رہے تھے، وہ رستہ آج بھی موجود ہے یا وہ لوگوں کو نظر نہیں آ رہا۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

« تَرَكْتُكُمْ عَلَى مِثْلِ الْبَيْضَاءِ لَيْلُهَا وَنَهَارُهَا سَوَاءٌ »

[ابن ماجه ، كتاب السنة، باب اتباع سنة رسول الله: ٥]

لوگو! میں تمھیں ایک روشن رستے پر چھوڑ کر جا رہا ہوں، دین کو اتنا واضح اور روشن کر دیا ہے کہ رات کے سارے اندھیرے ختم ہوگئے ہیں۔اب روشنی ہی روشنی باقی ہے جو اپنی آنکھیں بند رکھے گا، وہ بد بخت ہوگا، جو کھولے گا، اس کو دین کی روشنی نظر آئے گی۔

عزیز بھائیو! سچی بات ہے کہ آج ہماری آنکھیں بند ہیں۔دین اللہ کے فضل وکرم سے روشن ہے۔اسی طرح نبی ﷺ نے فرمایا:

« تَرَكْتُ فِيكُمْ أَمْرَيْنِ »

میں تم میں دو چیزیں چھوڑ کے جا رہا ہوں، جب تک تم ان دونوں چیزوں کو مضبوطی سے تھام کر رکھو گے تو گمراہی تمھارے قریب بھی نہیں آئے گی اور وہ دونوں چیزیں یہ ہیں۔

« كِتَابُ اللّٰهِ وَسُنَّةُ رَسُوْلِهِ » [المؤطأ : ٢/ ٨٨٩، ح: ١٥٩٤]

''ایک اللہ کی کتاب اور دوسری رسول اللہ ﷺ کی سنت ہے۔''

محترم بھائیو! آپ پوری دنیا میں چلے جائیں، کافر ملکوں میں دیکھ لیں، دنیا کا کوئی ایسا خطہ موجود نہیں ہے، جہاں اللہ کا قرآن موجود نہ ہو، آپ افریقہ، امریکہ دنیا کے کسی خطے میں چلے جائیں، آپ کو وہی قرآن ملے گا جو قرآن اللہ کے نبی ﷺ چھوڑ کر گئے تھے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ نے اس کی حفاظت کی ہے۔ نہ انجیل محفوظ رہی، نہ تورات، نہ انبیاء کی کتب و صحائف محفوظ رہے۔ حتیٰ کہ وہ زبانیں جن میں تورات، انجیل، آسمانی صحائف نازل ہوئے تھے۔ آج وہ زبانیں اور ان کے بولنے والے ہی دنیا سے ختم ہو چکے ہیں۔ ان کتابوں کے صرف نام رہ گئے ہیں، کچھ یادداشتیں رہ گئی ہیں، باقی لوگوں نے اس میں اپنی طرف سے چیزیں شامل کر لی ہیں۔ انجیلیں چار بنادی ہیں، حالانکہ اللہ نے ایک نازل کی تھی۔

مرقس کی انجیل الگ ہے، لوقا کی انجیل الگ ہے، یہ اس سے نہیں ملتی، اس کی اس سے کوئی مماثلت نہیں ہے اور ان سب کا نام انھوں نے بائبل رکھ لیا ہے۔ آپ مغربی ملکوں میں چلے جائیں، بائبل آپ کو انگریزی زبان میں ملے گی، یہاں کے رہنے والے لوگوں کے لیے انھوں نے اردو میں چھاپی ہوئی ہے، لیکن پوچھو جس زبان میں یہ نازل ہوئی تھی، عیسیٰ علیہ السلام کی زبان وہ زبان دنیا میں موجود ہے یا نہیں، عیسائی خود اس بات کا اقرار کریں گے کہ وہ زبان موجود نہیں ہے۔

یہ اعزاز اللہ نے اس عربی زبان کو عطا فرمایا اور میرے رب نے اس عربی زبان جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بولتے تھے جو قریش کی زبان تھی محفوظ اس لیے رکھی کہ اللہ نے قرآن کو محفوظ رکھنا تھا۔

اللہ نے قرآن، اپنی آخری کتاب کی حفاظت کا ذمہ لیا ہے۔ انجیل نہیں رہی تو نہ سہی، تورات اپنی اصلی حالت میں باقی نہیں تو نہ سہی، ان کے انبیاء علیہم السلام کا تسلسل قائم تھا، شریعتوں کا نزول ہو رہا تھا، دین ابھی مکمل نہیں ہوا تھا لیکن اللہ نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر دین کو مکمل کر دیا۔ اب اس کے بعد نہ کوئی نبی آئے گا، نہ کوئی کتاب، قیامت تک یہی حق ہدایت اور آسمانی شریعت ہے، اس لیے اس کی حفاظت کا ذمہ اللہ نے خود لیا ہے۔

آج ہم باقاعدہ وہ کتابیں پڑھتے ہیں کہ وہ قریش کی زبان جس میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کلام کرتے تھے۔ آج اس زبان کے لاکھوں اشعار موجود ہیں، دنیا میں بہت سارے علماء

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں جن کو یہ عربی ادب حفظ ہے اور کتابوں میں محفوظ ہے۔ اللہ نے قرآن کی حفاظت کی اوراس زبان کی حیثیت وحقیقت کوبھی محفوظ رکھا۔

دنیامیں کہیں چلے جائیں، قرآن ایک ہی ملے گا۔ دوسری چیز جونبی کریم ﷺ نے چھوڑی، آپ ﷺ کی سنت، آپ نے فرمایا: ان دو چیزوں میں دین محفوظ ہے۔ آپ دنیا کے کسی ملک، کسی براعظم میں چلے جائیں، رسول اللہ ﷺ کی سنت جوحدیث کی کتابوں میں محفوظ ہے اور اتنی زبردست حفاظت کہ عیسائیوں اور یہودیوں نے اس بات کوتسلیم کیا ہے اوراس پرکتابیں لکھی ہوئی موجود ہیں کہ اتنا مستندعلم حدیث، سنت کا علم ہے، اس کی پوری دنیاکے علوم میں مثال نہیں ملتی۔ یہودی وعیسائی یہ بات لکھنے پرمجبور ہیں اورآج بھی ہمارا ایک طالب علم پڑھتا ہے کہ امام بخاری اپنی کتاب میں حدیث نقل کرتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث اپنے استاد احمد سے بیان کی ہے۔احمد نے اپنے استاد سے، انھوں نے فلاں سے اور فلاں نے صحابیٔ رسول ﷺ سے، درمیان میں صرف چار واسطے ہیں اور اس کے بعد پھر محمدرسول اللہ ﷺ کی بات نقل کرتے ہیں۔ دنیا نے بڑی کوششیں کیں کہ صحیح بخاری میں کوئی ضعیف اورکمزوربات مل جائے، اسلام دشمنوں نے اوران کے ایجنٹوں نے جومسلمانوں کے اندرپھیلے ہوئے ہیں، انھوں نے بڑی کوششیں کیں، لیکن ساری کتاب میں ان کوکوئی کمزور بات نہ مل سکی۔

امریکہ، افریقہ دنیاکے کسی ملک میں چلے جائیں۔ صحیح بخاری، صحیح مسلم، کتب ستہ آپ کو ہرجگہ ملیں گی۔ دوکتابوں میں توصحت کا اہتمام کیا گیا ہے۔ باقی چارمیں صحیح اورضعیف دونوں نقل کی گئی ہیں اور یہ بھی ائمہ کا امت پربہت بڑا احسان ہے کہ صحیح کے ساتھ کمزور روایات بھی نقل کردیں، تاکہ امت کو پتا چل جائے کہ یہ روایات ضعیف ہیں، ان پرعمل نہیں کرنا، یہ باتیں نبی ﷺ سے ثابت نہیں ہیں، ویسے مشہورہوگئی ہیں۔ چونکہ ضعیف روایت کامعنی یہ ہوتا ہے کہ یہ بات نبی کریم ﷺ سے ثابت نہیں ہے اورصحیح کا مطلب یہ کہ یہ رسول

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ ﷺ سے ثابت ہے۔

ائمہ حدیث نے دونوں طرح کی روایات بیان کردی ہیں تا کہ کوئی دھوکے میں نہ رہ جائے اور امت ہر وقت علم و بصیرت کے ساتھ عمل کرے، اس اصول و بنیاد پر محدثین نے سنت مطہرہ کا سارا ذخیرہ جمع کر دیا۔ ہاں کچھ کتابیں دین و شریعت کے نام پر چھپتی ہیں، پاکستان میں اردو زبان میں اور انڈیا میں بھی بہت ساری چھپی ہیں، یہ کتابیں یہاں کے علماء کی ہیں اور ان کی اپنی آراء اور اجتہاد پر مشتمل ہیں، اسی طرح عربوں کے اندر مصر میں بہت ساری کتابیں چھپی ہیں جو وہاں کے علماء کے اجتہاد ہیں، ان کتابوں اور یہاں چھپنے والی کتابوں کا آپس میں کوئی واسطہ نہیں ہے، اسی طرح باقی جگہوں میں ہے، لیکن اسلام صدیوں سے پوری دنیا میں پھیلا ہوا دین ہے، یہ تو آپ کو ہر جگہ ایک ہی ملے گا۔ اگرچہ مختلف علماء کی مختلف کتابیں، مختلف آراء اور ان میں اختلافات ہیں، یہ سب چیزیں ہیں، لیکن پورا پاکستان، سارا ہندوستان براعظم ایشیا، وسط ایشیا، جنوبی ایشیا، افریقہ، امریکہ دیکھیے رسول اللہ ﷺ کی سنت ہر جگہ ایک ہے، اللہ تعالیٰ نے صرف قرآن کی حفاظت کا ذمہ لیا ہے یہ نقطۂ نظر سراسر غلط ہے، بعض ظالموں نے انکار حدیث کا فتنہ بپا کیا، جو بہت بڑا فتنہ ہے اور اس فتنے سے بڑے بڑے فتنے نکلے ہیں، میں یقین سے کہتا ہوں کہ اس تکفیر کے فتنے میں بھی اس فتنے کا بڑا دخل ہے کہ قرآن مجید کو تو مانا جائے اور نبی ﷺ کی سنت مطہرہ کا انکار کر دیا جائے۔ جن ظالموں نے انکار حدیث کے فتنے برپا کیے، انھوں نے امت کو فرقوں میں تقسیم کر دیا اور لوگوں کو اپنی آراء کا پابند بنا بنا کے ٹکڑوں میں تقسیم کیا۔ پھر ان چیزوں سے آگے امت میں بڑے بڑے فتنے نکلے اور امت کا سارا وجود تباہ کر کے رکھ دیا گیا۔

آیئے! اگر ان فتنوں سے جان چھڑوانا چاہتے ہو، امت کے وجود کو مستحکم کرنا چاہتے ہو اور فرقوں سے جان چھڑوانا چاہتے ہو تو سارے اس بنیاد کے اوپر اکٹھے ہو جاؤ جو نبی ﷺ بتلا کر گئے ہیں: فرمایا:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

« تَرَكْتُ فِيْكُمْ أَمْرَيْنِ لَنْ تَضِلُّوْا مَاتَمَسَّكْتُمْ بِهِمَا كِتَابُ اللّٰهِ وَسُنَّةُ رَسُوْلِهٖ » [مؤطأ : ۲/ ۸۸۹، ح : ۱۵۹۴]

لوگو! میں تم میں دو چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں، تیسری کوئی چیز نہیں ہے، یہی قیامت تک حق ہے۔ ایک اللہ کا قرآن ہے اور دوسری میری سنت ہے۔ بس اس میں دین مکمل ہے۔

محترم بھائیو! جو صرف قرآن اور اللہ کے نبی ﷺ کی سنت کو لے کر چلے گا، وہ کسی فرقے میں مبتلا نہیں ہوگا، وہ سیدھا سیدھا نبی ﷺ کے ساتھ وابستہ ہو جائے گا اور نبی ﷺ کے ساتھ تعلق جوڑنے سے امت بنتی ہے، نبی ﷺ سے جب رشتہ استوار ہوتا ہے تو امت بنتی ہے لیکن نبی ﷺ کے بعد جب دین کا رشتہ کسی اور سے جڑتا ہے تو فرقہ بنتا ہے۔ سب کہتے ہیں اور مانتے بھی ہیں کہ فرقے نہیں ہونے چاہئیں، فرقوں میں بڑا نقصان ہوگیا ہے، فرقہ واریت میں تشدد اتر آیا ہے اور اس تشدد نے مسلمانوں کا خون جائز قرار دیا ہے، یہ اس کو کافر، وہ اس کو کافر قرار دے کر امت کا بیڑہ غرق کر دیا ہے۔

سبھی یہ مانتے ہیں لیکن اس کا حل کیا ہے، صرف باتوں سے مسئلہ حل نہیں ہوگا، یہ تو صرف مرض کی تشخیص ہے، اس کا علاج کیا ہے؟ یہ بھی کہا جاتا ہے، فرقے پرانے ہیں، میں بھی مانتا ہوں، فرقے پرانے ہیں، شیعہ بہت پرانا فرقہ ہے، جب لڑائیاں شروع ہوئیں بعض لوگوں نے سیاسی طور پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ساتھ دیا، وہ شیعان علی کہلائے اور بعد میں انھی لوگوں نے دین میں نئی نئی باتیں نکال کر اپنے اصول وقواعد وضع کر لیے، اپنے اصول فقہ بنا لیے۔

تو شیعہ واقعی بہت پرانا فرقہ ہے، سنی بھی بہت پرانا فرقہ ہے اور پھر سنیوں میں آگے بڑے بڑے گروہ اور فرقے ہیں، سب کے سب پرانے ہیں لیکن ہمیں دونوں باتیں سامنے رکھنی ہیں، ہم نے اس چیز کا لحاظ رکھنا ہے کہ یہ سلسلے پرانے ہیں، جس طرح قرون اولیٰ کے مسلمانوں میں اختلافات کا سلسلہ شروع میں تھا۔ امام جعفر کا، امام ابوحنیفہ سے، امام ابوحنیفہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا امام شافعی رحمہ اللہ سے اختلافات تھا، ائمہ کرام کے آپس میں اختلافات تھے۔

لیکن آج بھی اگر ہمارے علماء ان لوگوں کی طرح ان اختلافات پر علمی بنیاد پر بات کرلیں، کوئی کسی کو دعوت نہ دے کہ لوگو! تم جعفری بن جاؤ، ملت جعفریہ اختیار کرلو اور یہی تمھاری پہچان بن جائے، تم حنفی بن جاؤ، یہ تمھاری پہچان بن جائے، شافعی حنبلی مالکی بنو۔ ہم تو اس طریقے کو بالکل درست نہیں سمجھتے۔ جتنے لوگ ملت جعفریہ کی بات کررہے ہیں، پوچھو کسی عالم سے کیا امام جعفر خود جعفری تھے اور کیا امام ابو حنیفہؒ خود حنفی تھے۔ کیا امام شافعیؒ امام احمد بن حنبل نے شافعی حنبلی ہونے کا دعویٰ کیا۔

سارے ائمہ تو ایک ہی بات کہتے تھے۔ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ تو کہتے تھے کہ لوگو! جو بات تمھیں میں اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بتاؤں وہ مان لو کیونکہ وہ میری نہیں، اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بات ہے اور اگر کوئی ایسا مسئلہ ہو تو تحقیق کر کے دیکھ لو کہ میری بات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بات سے ثابت نہیں ہورہی تو میری بات کو دیوار کے ساتھ مار دو اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بات کو قبول کرلو۔ اس کے بعد کیا گنجائش رہ جاتی ہے۔

محترم بھائیو! کیا قیامت کے روز حساب نہیں ہونا، تمام فرقوں کے لوگ کیسے ثابت کریں گے کہ امام جعفر نے کہا میرے نام پر فرقہ بنالو، جعفری سلسلہ کھڑا کرلو، اپنے اصول فقہ، اپنا نظام، اپنی اذان، اپنی نماز اور اپنے طور طریقے الگ بنالو، ہر چیز الگ کرلو۔

ائمہ میں اگر اختلاف تھا تو علمی بنیادوں پر تھا۔ ایسا اختلاف تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا بھی آپس میں تھا، اس پر کتابیں لکھی ہوئی موجود ہیں۔ دو تین خطبے پہلے میں نے آپ کو اس کی مثال بھی سنائی تھی کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ یہ کہتے ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر جب جادو کا اثر ہوگیا۔ آپ یہودیوں کے اس کیے ہوئے جادو کی وجہ سے بڑی تکلیف محسوس کرتے تھے تو اللہ تعالیٰ نے آخری دو سورتیں معوذتین نازل فرمائیں کہ یہ پڑھنے سے جادو کا اثر ختم ہوجائے گا تو عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں یہ دو سورتیں معوذتین جادو کا اثر ختم کرنے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے لیے اللہ تعالیٰ نے نازل کی تھیں۔ یہ قرآن کا حصہ نہیں ہیں، حالانکہ باقی جتنے کاتب وحی ہیں، حضرت علی، معاویہ، زید بن ثابت رضی اللہ عنہ جنھیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن لکھوایا ہے۔ وہ سب یہ کہتے ہیں کہ یہ دونوں سورتیں قرآن کا حصہ ہیں۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو اس بات کا علم نہ ہوسکا۔ ائمہ کے درمیان بھی ایسا اختلاف ہوسکتا ہے۔

بات اگر علماء کی سطح تک رہ جائے تو فرقے نہیں بنتے، فرقے تو تب بنتے ہیں، جب عام لوگ یہ کہتے ہیں کہ میرا امام یہ ہے، میں تو اس کی پیروی کروں گا جو وہ کہے گا، اس کو مانوں گا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث سنائی جائے تو کہا جاتا ہے، آپ کو نہیں پتا جو ہمارے بڑے بزرگوں نے کہہ دیا، بس وہی حق ہے۔ واللہ! فرقے بنائے ہیں، علماء نے نہیں بنائے اور اگر آج علماء بھی فرقے بنانے میں شامل ہیں تو میں تو ان کو وہ علماء ہی نہیں مانتا جو سلف کے علماء ساری امت کو ایک کرتے تھے۔ علماء وہی تھے جنھوں نے امت کو فرقوں میں تقسیم نہیں کیا، آراء سب کی نقل کیں لیکن سب کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جوڑا۔

محترم بھائیو! اگر ہم امت کی اصلاح چاہتے ہیں، ان مسائل اور فتنوں سے بچنا چاہتے ہیں اور امت کو بھی بچانا چاہتے ہیں تو ہمیں بھی علمائے سلف کے رستے اختیار کرنے چاہییں۔ جہالت سے جان چھڑا لینی چاہیے۔

﴿ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّجَادِلُ فِي اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّلَا هُدًى وَّلَا كِتٰبٍ مُّنِيْرٍ ﴾

[الحج : ٨]

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں دین کا بیڑہ غرق کرنے والے وہ لوگ ہیں جو بغیر علم کے جھگڑے کرتے ہیں اور اللہ کی نازل کردہ شریعت کی دلیل بھی ان کے پاس نہیں ہوتی۔

﴿ وَلَا كِتٰبٍ مُّنِيْرٍ ﴾

''اور نہ ہی کتاب منیر سے بات کرتے ہیں۔''

اپنی آراء، قیاسات، اجتہادات سے کام لیتے ہیں، فلاں نے یہ کہا اور فلاں نے یہ کہا،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایسے لوگ دین کا بیڑہ غرق کرتے ہیں۔

محترم بھائیو! یہ فرقہ واریت بہت بڑا فتنہ ہے، اسی سے تشدد ابھرا ہے جس کی وجہ سے ایک فرقہ دوسرے کو کافر قرار دینے لگا۔ پھر اسی سے واجب القتل کے فتوے آنے لگے اور انتشار بڑھنے لگا تو اگر آج ہم امت کی اصلاح چاہتے ہیں تو ہمیں امت کو فرقوں سے بچا کر نبی ﷺ کی امت سے جوڑنا ہے۔ ان شاء اللہ

یہی مسئلے کا حل ہے۔ اللہ تعالیٰ سمجھنے اور عمل کرنے کی توفیق دے۔ آمین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خطبہ جمعۃ المبارک 13 مارچ 2015ء

إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهُ وَ نَسْتَعِينُهُ وَ نَسْتَغْفِرُهُ......... أَمَّا بَعْدُ!

فَأَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ○ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

﴿ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِي السِّلْمِ كَآفَّةً ۖ وَّلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ۭ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴾ [البقرة : ٢٠٨]

"اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اسلام میں پورے پورے داخل ہو جاؤ اور شیطان کے قدموں کے پیچھے مت چلو، یقیناً وہ تمھارا کھلا دشمن ہے۔"

فتنوں کے سلسلے میں آج ان شاء اللہ ہم نے یہ بات سمجھنی ہے کہ ان فتنوں سے بچاؤ کے لیے عام آدمی، عام مسلمان کو کیا تدابیر اختیار کرنی چاہییں اور اس کے لیے اللہ کی شریعت کیا رہنمائی کر رہی ہے کہ ان فتنوں سے کون بچے گا۔ نبی اکرم ﷺ نے قیامت تک اپنی امت میں پیدا ہونے والے فتنوں کی خبر دی بلکہ حقیقت تو یہ ہے کہ اللہ کے نبی ﷺ نے کوئی بھی بات چھوڑی نہیں ہے اور آپ ﷺ کی نبوت تو قیامت تک چلنے والی ہے۔ آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی اور رسول تو آنے والا ہے ہی نہیں، تو نبی ﷺ نے آئندہ پیش آنے والے خطرات و معاملات کی مکمل وضاحت فرمائی ہے۔

اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو بتایا اور جو کچھ امت کے لیے ضروری تھا آپ ﷺ نے آگے پہنچا دیا۔ پھر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اللہ کے نبی ﷺ کی ایک ایک بات کو یاد کیا اور پوری دیانت داری کے ساتھ آگے پہنچایا۔ پھر محدثین نے ان تمام باتوں کو مکمل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یقین کے ساتھ کتابوں میں درج کر دیا اور آج اللہ کے فضل وکرم سے وہ سب کچھ ہمارے پاس موجود ہے۔ حدیث کی کوئی کتاب صحیح بخاری، صحیح مسلم، کتب ستہ کی باقی کتابیں اوران کے علاوہ حدیث کے بڑے بڑے مجموعے اور ذخیرے، کوئی بھی اٹھالیں، ہر حدیث کی کتاب میں فتنوں کے بارے میں ابواب ملیں گے کہ امت میں کون کون سے فتنے برپا ہونے والے ہیں اور پھر نبی اکرم ﷺ نے ان فتنوں سے بچاؤ کی صورت کی بھی وضاحت فرمادی کہ کون اورکس طرح ان فتنوں سے بچے گا۔ لیکن افسوس کہ آج عام آدمی کا ذہن دین کے ان ذخیروں کی طرف بالکل ہی نہیں ہے، بس اخبار پڑھنا ادھر ادھر کی باتیں سننا اور پراپیگنڈوں سے متاثر ہونا ہے۔

محترم بھائیو! اللہ تعالیٰ نے ہمیں اسلام کی نعمت عطا فرمائی ہے، جو قرآن وسنت کی شکل میں ہمارے پاس محفوظ ہے۔ آسمانوں سے جیسے اللہ کے نبی ﷺ کے پاس مکمل قرآن اور قرآن کے علاوہ حدیث کی شکل میں جو رہنمائی آئی، آپ نے وہ مکمل دین پیش کر دیا، اور کتنی خوشی کی بات ہے جس طرح صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو دین ملا آج اللہ کے فضل سے اسی طرح وہ ہمارے پاس موجود ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا تھا:

﴿إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ﴾ [الحجر: ٩]

ہم اس ذکر کو نازل فرمانے والے ہیں اور ہم ہی اس کی حفاظت فرمانے والے ہیں۔ ذکر سے مراد آسمان سے آنے والی پوری وحی ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا:

« أُوْتِيْتُ الْقُرْآنَ وَ مِثْلَهُ مَعَهُ » [مسند أحمد: ٤/ ١٣١، ح: ٧١٧٩]

مجھے اللہ نے جس طرح قرآن دیا ہے اور اس کے علاوہ جو کچھ میں تمھارے سامنے پیش کرتا ہوں یہ سب بھی اللہ کی طرف سے نازل کردہ ہے۔ میں اپنی طرف سے تو کچھ نہیں کہتا کہ یہ چیز مجھے پسند ہے اور یہ ناپسند ہے۔ تو قرآن بھی اللہ کی طرف سے ہے اور قرآن کے علاوہ جو کچھ میں تمھیں بتاتا ہوں وہ بھی اللہ کی طرف سے ہے۔ جو کاتب قرآن لکھتے تھے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نبی کریم ﷺ نے ان کو الگ مقرر کیا ہوا تھا اور جو قرآن کے علاوہ احادیث وغیرہ لکھتے تھے وہ الگ تھے۔ ان کو بھی رسول اللہ ﷺ نے اجازت دے رکھی تھی۔

قرآن لکھنے والے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی موجود تھے اور الگ طور پر قرآن کے علاوہ وحی کی صورت میں نازل ہونے والی حدیث لکھنے والے صحابہ رضی اللہ عنہم بھی موجود تھے۔ صحیح بخاری میں حدیث ہے کہ عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ جو کہ صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے بہت بڑے محدث صحابی ہیں۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگرچہ سب سے زیادہ حدیثیں مجھے یاد تھیں لیکن میں اپنے اوپر عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کو ترجیح دیتا ہوں کیونکہ میں جو یاد کرتا تھا وہ اسے لکھ لیا کرتے تھے اور انھوں نے لکھ کے محفوظ کیا ہے۔ [بخاري : ۱۱۳]

اسی طرح بخاری میں ایک اور جگہ موجود ہے کہ عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کے ساتھ ساتھ رہتے تھے۔ اگر آپ کسی مجلس میں ہوتے تو وہ آپ کے ساتھ بیٹھتے۔ اگر آپ کہیں چل کے جاتے تو آپ کے ساتھ ساتھ چلنے کی کوشش کرتے کہ میں ہر وقت اللہ کے نبی ﷺ کے ساتھ رہوں۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بھی یہی طریقہ تھا۔ وہ تو یہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے نبی ﷺ قضائے حاجت کے لیے جاتے تو میں پانی کا برتن لے کر ساتھ ساتھ چلتا اور میری کوشش یہ ہوتی کہ رستے میں اللہ کے نبی ﷺ کوئی بات فرما دیں اور ایسا نہ ہو مجھ سے رہ جائے اور میں اسے یاد نہ رکھ سکوں تو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں لوٹا اٹھا کے ساتھ ہوتا۔ اللہ کے نبی ﷺ باتیں کرتے اور میں یاد کر لیتا۔ صرف اس وقت میں الگ ہوتا، جب اللہ کے نبی ﷺ برتن لے کر قضائے حاجت کے لیے دور چلے جاتے یا پھر وہ وقت جب نبی ﷺ اپنی بیویوں کے پاس ہوتے اور میں آپ ﷺ کو دروازے تک چھوڑ آتا اور جب مجھے پتا ہوتا کہ آپ ﷺ کے نکلنے کا وقت ہے تو پھر میں دروازے پر پہنچ جاتا۔ گویا کہ کسی وقت بھی میں آپ ﷺ سے الگ رہنے کی کوشش نہ کرتا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما کا یہ طریقہ ہے۔ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جو فیصلہ فرماتے، کسی سوال کا جواب دیتے یا جو بات کرتے، عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ لکھتے جاتے۔ لوگوں نے کہا، عبد اللہ ! اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کبھی غصے کی حالت میں بھی ہوتے ہیں اور ظاہر ہے کہ غصے میں لہجہ اور ہوتا ہے یا مزاج کی حالت مختلف ہوتی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بڑے خوش مزاج تھے۔ باتوں میں طنز و مزاح بھی کرتے تھے تو لوگوں نے کہا عبداللہ تم کیا عجیب آدمی ہو۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جس حالت میں جو کہتے ہیں تم لکھتے ہی جاتے ہو، اہم اور خاص خاص چیزیں لکھ لیا کرو۔ ہر بات مت لکھا کرو، تو عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے لوگوں کی ان باتوں سے متاثر ہو کر لکھنا چھوڑ دیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ عبداللہ (رضی اللہ عنہ) مجلس میں تو بیٹھتے ہیں لیکن ان کے ہاتھ میں کاغذ ہے، نہ قلم۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: عبداللہ! کیا ہوا ہے تمھارا تو معمول یہ تھا کہ ہر بات لکھتے تھے اور اب نہ کاغذ ہے، نہ قلم اور نہ ہی لکھ رہے ہو، کیا مسئلہ ہے؟ کہنے لگے، اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! فلاں فلاں نے مجھے کہا کہ کبھی غصے میں یا کسی اور حالت میں ہوتے ہیں تو تم اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر بات ہی لکھتے رہتے ہو، تو اس لیے میں نے لکھنا چھوڑ دیا اور قلم کاغذ نہیں لے کے آیا۔

سنن ابو داؤد میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زبان مبارک کی طرف اشارہ کر کے فرمایا: ”اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے۔ اس زبان سے حق کے سوا کچھ نہیں نکلتا تم جو بھی مجھ سے سنو لکھ لیا کرو۔“

[أبو داؤد، كتاب العلم، باب كتابة العلم : ٣٦٤٦]

اسی لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس طرح کی باتیں بھی درج ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک بوڑھی ضعیف العمر عورت آئی اور کہنے لگی، اللہ کے نبی! آپ دعا کریں اللہ مجھے جنت دے دے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بوڑھے جنت میں نہیں جائیں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بات سن کر وہ پریشان ہوگئی اور رونے لگی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے حوصلہ دیا اور فرمایا: ”جب تو جنت میں جائے گی تو بوڑھی نہیں رہے گی، اللہ تجھے جوانی میں لے آئے گا۔“

[شرح السنة : ١٣/ ١٨٣]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو ایسی طنز و مزاح بھی احادیث میں موجود ہے۔ اللہ کے نبی ﷺ کی ایک ایک چیز محفوظ ہے۔ عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما نے نبی ﷺ کی بات سن کر دوبارہ لکھنا شروع کردیا اور ہمیشہ لکھتے رہے اور انھوں نے اپنی زندگی میں ایک صحیفہ تیار کرلیا، جسے محدثین ''الصحیفہ الصادقہ'' کے نام سے پہچانتے ہیں اور وہ پورا صحیفہ امام احمد نے اپنی مسند میں درج کردیا ہے۔ امام احمد کی مسند حدیث کے ذخیروں میں سے پہلا بڑا اور بنیادی ذخیرہ ہے۔ جتنی کتابیں بعد میں مرتب کی گئی ہیں۔ سب نے اسی سے فائدہ اٹھایا ہے۔ امام بخاری، امام احمد کے شاگرد ہیں اور صحیح بخاری میں بھی ''الصحیفہ الصادقہ'' کا بہت بڑا حصہ موجود ہے، یعنی وہ احادیث جو عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما نے ہر موضوع پر رسول اللہ ﷺ کی مجلسوں میں بیٹھ بیٹھ کر تحریر کی ہیں اور پھر آگے محدثین نے ان احادیث کے ابواب بنا دیے کہ فلاں مسئلے کے بارے میں نبی کریم ﷺ نے یہ فرمایا۔ اب تو ہر موضوع پر کتابیں موجود ہیں اور سب سے آسان علم تو اب اللہ کے نبی ﷺ کی احادیث کا ہے جو ہر بندے کی رسائی میں آسانی سے آسکتا ہے۔

عزیز بھائیو! اگر واقعی آپ دین کو پڑھنا سمجھنا اور عمل کرنا چاہتے ہیں تو یاد رکھو! یہ بات تو بہت پرانی چلی آرہی ہے کہ دین کے معاملے میں بس علماء کے محتاج ہو جاؤ۔ ہاں یہ بات ٹھیک ہے کہ ہر انسان فتویٰ کی اہلیت کو نہیں پہنچ سکتا اور نہ ہی ہر چیز محفوظ کرسکتا ہے لیکن ایسا بھی تو نہیں ہونا چاہیے کہ ہم دنیاوی مشاغل میں تو بہت مصروف رہتے ہیں لیکن دین کا علم بالکل ہی نہیں رکھتے۔

محترم بھائیو! میری گزارش ہے کہ اپنی زندگی میں وقت کا ایک حصہ ضرور دین کے علم کے لیے خاص کریں۔ اللہ کے قرآن اور نبی ﷺ کی احادیث کو سمجھ کر عمل کرنے کے لیے اللہ کے فضل و کرم سے بہت آسانی ہوگئی ہے۔ یہ تو ہندوستان کے مولویوں (اللہ ان کو ہدایت دے) نے پروپیگنڈا کیا تھا، جب انھوں نے اجارہ داریاں بنائیں۔ فرقے تقسیم کیے تو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پروپیگنڈے کیے کہ ہر بندہ قرآن نہیں سمجھ سکتا اور نہ ہی ہر بندہ حدیث پر نظر کرسکتا ہے، تم بس علماء سے پوچھو جو تمھارا عالم اور مفتی کہہ دے بس اس پر عمل کرو۔ ہندوستان کے اندر یہ پروپیگنڈا چلا جس سے بڑا نقصان ہوا، لوگ محروم ہو گئے، لیکن میرے بھائیو! یہ غلط اثرات ختم ہونے چاہییں۔ اللہ تعالیٰ ان مولویوں کو معاف کرے، ان ہندوستان کے مولویوں نے پابندی لگا رکھی تھی کہ کوئی قرآن کا ترجمہ نہ کرے کیونکہ اگر ترجمہ ہو گیا تو عام لوگوں کی قرآن تک رسائی ہو جائے گی اور اس بات پر بہت زور دیتے تھے۔

شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ نے سب سے پہلے ہندوستان میں قرآن پاک کا ترجمہ کیا، ایک مرتبہ وہ سعودی عرب حج کے لیے گئے جہاں انھوں نے دین کے ماحول کو شیخ محمد بن عبدالوہاب رحمہ اللہ اور ان کے اساتذہ کے دعوت کے کام اور انداز کو دیکھا تو آ کر انھوں نے قرآن کریم کا ترجمہ کر دیا پھر مولویوں نے شاہ صاحب پر بڑے سخت فتوے لگائے، جیسے آج کل کہتے ہیں۔ دین تو آسان نہیں ہے لیکن فتوے بہت آسان ہیں۔ حالانکہ ضرورت تو یہ تھی کہ لوگوں کو دین سمجھایا جائے، لیکن بہت سارے مفتیان کرام لوگوں کو صرف اپنے فتوؤں سے وابستہ کرنا چاہتے ہیں تاکہ لوگوں کے اندر شعور نہ پیدا ہو سکے اور وہ مولویوں کے محتاج ہو کر رہ جائیں۔

میرے عزیز بھائیو! یہ پیشہ وارانہ انداز بہت غلط ہے۔ اس نے ہندوستان میں رجحانات کو خراب کر کے رکھ دیا اور عوام کو قرآن وحدیث سے محروم کر دیا۔ دین کے صحیح علم اور فہم سے دور رکھا تو جب شاہ صاحب نے ترجمہ کیا تو لوگوں نے بڑا شور مچایا۔ حتیٰ کہ بعض نے کفر تک کے فتوے لگا دیے۔ فتوے تو اتنے مشکل نہیں ہوتے، عمل کرنے والے زیادہ مصیبت ڈال دیتے ہیں۔

پھر اللہ تعالیٰ نے شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ کے پورے خاندان کو توفیق بخشی تو آپ کے خاندان کے، آپ کی اولاد میں سے شاہ عبدالقادر اور شاہ رفیع الدین رحمہما اللہ نے دین کا بڑا کام کیا، پھر اس کے بعد قرآن مجید کا فارسی اور اردو میں ترجمہ ہونا شروع ہو گیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محترم بھائیو! یہ بہت بڑی تبدیلی تھی لیکن افسوسناک بات یہ ہے کہ ہندوستان میں فرقہ واریت اتنی گہری تھی اور اس کے اندر اتنی شدت تھی کہ فرقہ واریت نے رستے روکے اور یہ سوچ زیادہ آگے نہ بڑھ سکی۔ لیکن یہ رجحان صرف آپ کے اس ہندوستان میں ہی موجود ہے اور بہت سارے لوگ اسے قائم رکھنا چاہتے ہیں لیکن ہم اللہ کے فضل وکرم سے قرآن کی یہ دعوت دیتے ہیں۔ اللہ فرماتا ہے:

﴿وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِن مُّدَّكِرٍ﴾ [القمر: ١٧]

لوگو! ہم نے قرآن کو بہت آسان بنایا ہے، ہے کوئی اس سے نصیحت حاصل کرنا چاہے۔

قرآن مجید میں یہ آیت متعدد مقامات پر نازل ہوئی ہے، اللہ نے اس قرآن کو آسان بنا دیا ہے۔ کیونکہ یہ ہدایت اور نصیحت ہے نہ کہ صرف علماء کے لیے، بلکہ دنیا میں پیدا ہونے والے ہر انسان کے لیے۔ اس لیے تحقیق کے رستے نہیں روکنے چاہییں اور مشکلیں نہیں کھڑی کرنی چاہییں، نہ فتوے لگانے چاہییں بلکہ لوگوں کو زیادہ سے زیادہ یہ موقع ملنا چاہیے کہ لوگوں کی توجہ زیادہ سے زیادہ اللہ کے قرآن کی طرف ہو جائے۔ واللہ! آج پاکستان و ہندوستان میں جتنا قرآن اور اللہ کے نبی ﷺ کی احادیث کو سمجھنا آسان ہے، میں دعوے سے کہتا ہوں دنیا کی کوئی کتاب سمجھنا اتنی آسان نہیں ہے، جتنی قرآن وحدیث باقی تمام علوم وفنون سے آسان ہے۔

ہمیں بھی اس کو عام رکھنا چاہیے جس طرح اللہ نے اسے عام رکھا ہوا ہے۔ دیکھیں جس طرح اللہ نے زندگی کے لیے ہوا عام رکھی ہے۔ اگر ہوا نہ ہو تو زندگی چند منٹوں میں ختم ہو جائے اور ہوا کے بعد دوسری ضروری چیز پانی ہے تو اللہ کا یہ نظام ہے، جو چیز جتنی ضروری ہے اللہ نے اس کو اتنا ہی عام رکھا ہوا ہے۔ اللہ نے ہوا کو کتنا عام رکھا ہوا ہے، کوئی بندہ اسے خریدتا تو نہیں ہے۔ ماسوائے اللہ معاف کرے اگر کسی کو آکسیجن لگی ہو۔ اگر ہوا بھی اس طرح خریدنی پڑتی جس طرح دودھ خریدنا پڑتا ہے اور باقی کھانے پینے کی چیزیں ہوتی ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو کتنا مشکل ہوتا؟ لیکن اللہ نے اپنے بندوں اور مخلوق پر آسانی کی ہے۔ اچھا چلیں انسان تو شاید خرید لیتے پر یہ جانور بے چارے کیا کرتے، ان کو بھی تو زندہ رہنے کے لیے سانس کی ضرورت ہے۔

بالکل ایسے ہی جنت میں جانے کے لیے اور دنیا میں گمراہیوں سے بچنے کے لیے سب سے زیادہ ضروری چیز اللہ کا قرآن اور نبی ﷺ کی حدیث یعنی سنت مبارکہ ہے۔ آپ ﷺ کی سیرت طیبہ آپ کی وہ زندگی جو آپ نے دنیا میں، معاشرے میں، جماعت میں انسانوں میں گزاری ہے جو سب کے لیے اسوہ حسنہ ہے، جس کے بارہ میں قرآن میں ہے:

﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾ [الأحزاب: ٢١]

یہی اصل دین ہے کہ جہاں فرقے، پارٹیاں اور اختلافات ختم ہو جاتے ہیں۔ نبی ﷺ پر آکر ساری امت ایک ہو جاتی ہے۔ آپ دیکھیں ہدایت کے لیے سب سے زیادہ ضروری چیز قرآن وحدیث تھی تو اللہ تعالیٰ نے اس کو عام رکھا ہے۔ دنیا میں کہیں امریکہ، افریقہ، مغربی ملکوں میں چلے جاؤ اللہ کے فضل سے آپ کو وہی قرآن ملے گا جو مرکز قادسیہ میں موجود ہے اور جو آج ہر گھر میں ہے۔ یہ نہیں ہے کہ یہ قرآن اس سے نہیں ملتا، وہ اس سے نہیں ملتا۔ افریقہ میں چھپنے والا اور ہے اور ادھر چھپنے والا اور ہے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کو ہوا کی طرح عام کر دیا ہے اور اسی طریقہ سے نبی ﷺ کی حدیث کو عام کر دیا ہے۔ بڑے بڑے ذخیرہ احادیث موجود ہیں۔ نبی ﷺ کی ساری زندگی مستند جہاں سے ملتی ہے، وہ صحیح بخاری اور دوسرے حدیث کے مجموعے ہیں جو محفوظ شکل میں ،کتابی شکل میں موجود ہیں جن کا تذکرہ میں نے کیا کہ نبی ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو مقرر کر رکھا تھا اور پھر صحابہ رضی اللہ عنہم نے تابعین کی طرف یہ سب منتقل کیا اور سیکڑوں ہزاروں کی تعداد میں راوی تھے جنھوں نے اسے محفوظ کیا۔ اس کے بعد تبع تابعین کے پاس یہ سلسلہ آیا اور اس کے بعد پھر محدثین نے اس کو محفوظ کیا۔ چونکہ ہدایت ونصیحت کے لیے اللہ کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نبی ﷺ کی باتیں بہت زیادہ ضروری تھیں بلکہ بنیاد تھیں، امت کو ایک رکھنے، فرقہ واریت کے خاتمہ کرنے اور نجات کے لیے ضروری تھیں، اسی لیے اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کے علم اور زندگی کو اتنا محفوظ رکھا کہ آج دنیا کے ہر کونے میں یہ کتابیں ایک ہی طرز کی لکھی ہوئی موجود ہیں۔ یہ نہیں پاکستان میں صحیح بخاری و مسلم الگ ہیں اور مصر، امریکہ میں علیحدہ ہیں۔ آج عیسائی دنیا تیزی سے مسلمان ہو رہی ہے اور وہ اسی چیز سے قائل ہو رہے ہیں۔

اللہ کے دین کی دعوت بہت زیادہ پھیل رہی ہے، کیونکہ قرآن بہت زیادہ پڑھا جا رہا ہے، جس طرح آپ لوگوں کے پاس قرآن موجود ہے، اس طرح امریکہ، برطانیہ، فرانس مغربی ملکوں میں قرآن اسی طرح عام ہو چکا ہے۔ جس طرح آپ کے لیے اردو میں آسان ترجمہ موجود ہے، حافظ عبد السلام صاحب حفظہ اللہ کا ترجمہ موجود ہے، آسان تشریحی نوٹ، آسان انداز فکر ہے۔ ایسے ہی مغربی ملکوں میں یہ چیزیں بہت عام ہیں اور لوگ قرآن پڑھ پڑھ کر مسلمان ہو رہے ہیں۔ اسی طرح نبی ﷺ کی احادیث، سنت اور آپ کی سیرت کی طرف مغربی دنیا کی بڑی ہی توجہ ہے۔

کیونکہ جب نبی اکرم ﷺ کے خلاف پروپیگنڈا ہوا تو لوگوں کے اندر تشویش کی ایک لہر دوڑی۔ اسی طرح جب جہاد ہوا تو بڑی بڑی سپر پاورز کی ٹیکنالوجی اور ترقیاں ناکام ہوگئیں، تو خاکے چھاپنے والوں نے کہا کہ یہ سارا کام مسلمانوں کے نبی کا ہے۔ انھوں نے ان کو جہاد کا ذہن دیا تھا۔ قرآن کی سورتیں جہاد کی باتیں بیان کر رہی ہیں تو یہ پروپیگنڈا اسلام کے خلاف کرنے کی کوشش کی گئی لیکن اللہ تعالیٰ نے اس کے اندر اتنی برکت ڈالی کہ عام لوگ قرآن مجید، نبی کریم ﷺ کی حدیث وسنت اور سیرت کی کتابیں پڑھنے لگے اور بڑی تیزی کے ساتھ مسلمان ہونے لگے۔ ایک دور تھا، بڑی تشویش تھی کہ مسلمان عیسائی ہو رہے تھے۔ ہر سال رپورٹیں چھپتی تھیں کہ پاکستان میں اتنے مسلمان عیسائی ہوگئے اور ہندوستان میں تو عیسائی بننے کی تعداد بہت ہی زیادہ تھی۔ اسی طرح انڈونیشیا اور دوسرے ممالک میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کتنے مسلمان عیسائی بن گئے اور ویٹی کن سے، پوپ پاؤل کی طرف سے ہر سال اعداد وشمار اور رپورٹیں چھپتی تھیں کہ اتنے مسلمان عیسائی بن گئے۔ عیسائی مشنریوں نے اتنا کام کیا ہے، پہلے یہ کام چلتا رہا لیکن آج اللہ کے فضل وکرم سے حالات یکسر تبدیل ہو چکے ہیں اور اب عیسائی تیزی کے ساتھ مسلمان ہو رہے ہیں۔

بھائیو! میں اللہ کے فضل سے ڈنکے کی چوٹ پر یہ بات کہتا ہوں کہ اس کے اندر بہت بڑا کردار جہاد فی سبیل اللہ اور اللہ کے مخلص بندوں کا ہے۔ جنھوں نے پہلے ایک سپر پاور روس کو شکست دی اور پھر امریکہ اور نیٹو کو میدانوں میں شکست دی۔ اس دعوت میں جہاد کا بہت بڑا بنیادی اثر ہے جو اللہ کے فضل وکرم سے پھیل رہا ہے۔ ساری عیسائی دنیا، سارے پادری، پوپ پاؤل اور مذہبی پیشوا بہت پریشان ہیں۔ انھوں نے دہشت گردی کے طعنے دے دے کر پروپیگنڈے کر کے اور ساری دنیا میں میڈیا کو خرید کر رکاوٹیں کھڑی کیں، پابندیاں لگائیں اور بہت کچھ کیا لیکن سب کچھ ناکام ہو رہا ہے اور الحمدللہ اللہ کا دین اونچا ہو رہا ہے۔

محترم بھائیو! یہ جو تبدیلی آئی ہے، اس کی وجہ کیا ہے۔ میرے پاس اعداد وشمار موجود ہیں، پہلے تو یہ ہوتا تھا کہ برطانیہ میں فلاں صوفی صاحب بیٹھے ہوئے ہیں، اسلام کی دعوت پیش کر رہے ہیں اور وہ کوئی اپنی الگ ہی بشارتیں رکھتا تھا۔ اپنے خواب پیش کرنے، اپنی مبشرات کہ فلاں فلاں ہمارے صوفی صاحب نے بزرگ صاحب نے یہ کر دیا، وہ کر دیا اور وہ چند قصے کہانیاں اور بشارتیں بیان کر کر کے لوگوں کو متوجہ کیا کرتے تھے۔ ایک یہ دور تھا جو اب ختم ہو چکا ہے۔ اب مغرب نے قرآن اور اللہ کے نبی ﷺ کی حدیث پڑھنی شروع کر دی ہے۔ وہاں امریکہ میں مغربی ملکوں میں فرقہ واریت بھی نہیں ہے، کتنے لوگ امریکہ برطانیہ وغیرہ سے ہو کر آئے ہیں۔ اب اگر ان سے پوچھیں تو یہ حقیقت سمجھ آئی ہے کہ اس وقت امریکہ اور مغرب میں فرقے نہیں پھیل رہے بلکہ وہ دین پھیل رہا ہے جو آسمانوں سے اللہ کے نبی ﷺ پر نازل ہوا تھا۔ وہ جو قرآن وحدیث کی شکل میں موجود ومحفوظ ہے اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان شاء اللہ قیامت تک رہے گا۔

محترم بھائیو! اللہ نے اس کی حفاظت کا ذمہ لیا ہوا ہے تو اس نے باقی رہنا ہے اور جہاد تو اللہ نے اس کام کے لیے رکھا ہے کہ ساری رکاوٹیں دور کر کے دعوت کا رستہ کھولے۔ دشمن قوت طاقت استعمال کر کے رکاوٹیں کھڑی کرتے ہیں اور اسلام کے رستے روکتے ہیں اور جہاد یہ ساری رکاوٹیں ختم کر کے اسلام کی دعوت کے رستے کھولتا ہے تو اسی اعتبار سے آج الحمدللہ! بہت اچھا ماحول ہے لیکن مصیبت یہ ہے کہ ہمارے ملک میں پرانے جھگڑے ہیں اور مصر بھی بڑی مصیبت میں ہے۔ اسی طرح کچھ اور عرب ملکوں کے اندر لوگ اپنی وضع چھوڑنا نہیں چاہتے اور فرقوں کو قائم رکھنا چاہتے ہیں۔ دوسرے فرقوں پر الزام تراشی، پروپیگنڈے اور مخالفتیں ترک نہیں کرنا چاہتے، یہ ساری چیزیں ہمارے علاقوں میں موجود ہیں لیکن مغرب میں تیزی سے اسلام پھیل رہا ہے۔ میں اللہ کی نعمت کا شکر ادا کرتے ہوئے آپ کو بتاتا ہوں، اکثر یہ باتیں نہیں کی جاتیں کیونکہ لوگوں کو ان سے تکلیف ہوتی ہے۔ ہمارے بارے میں بڑے بڑے ریکارڈ تیار ہوتے ہیں تو جب روس کے خلاف جہاد جاری تھا، تب اللہ تعالیٰ نے روس کی ریاستوں میں سے ایک عالم دین ہمیں دے دیا اور وہ ہمارے مرکز میں لاہور آیا اور اس نے روسی زبان میں قرآن کریم کا ترجمہ کیا اور اللہ تعالیٰ شاہ فہد کو اجر عظیم عطا فرمائیں جنھوں نے وہ روسی ترجمہ چھپوایا اور لاکھوں نسخے ایک ہی دفعہ تیار کروائے اور اب تو اس ترجمے کے کروڑوں نسخے تیار ہو چکے ہیں جو روسی ریاستوں کے گھر گھر تقسیم ہو رہے ہیں۔

محترم بھائیو! کافروں کو مسجد قادسیہ جماعۃ الدعوۃ کی بڑی تکلیف ہے اور ہونی چاہیے۔ وہ ہمارا دہشت گردی کا چہرہ دکھانا چاہتے ہیں لیکن جماعت کا منہج واضح ہے، کام ایسے ہیں کہ اللہ کے فضل سے کافروں کے سارے پراپیگنڈے زائل ہو رہے ہیں۔

محترم بھائیو! اللہ کے فضل سے جہاں جہاد ہے وہاں دعوت ہے، جہاد دعوت کو اٹھاتا ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور دعوت جہاد کو قوت بخشتی ہے۔ جب دونوں چیزیں اکٹھی چلیں تو دنیا میں اسلام غالب آتا ہے۔اب فرقوں کے غلبے کے دورختم ہورہے ہیں اور آج ہم جس سطح پر کھڑے ہیں، اللہ کے فضل سے وہ غلبہ اسلام کی بنیادیں ہیں۔لیکن میڈیا نے چونکہ مایوسیاں پھیلانا شروع کر رکھی ہیں۔لوگ بہت زیادہ میڈیا سے وابستہ ہیں،اس لیے ان باتوں کی طرف توجہ بھی نہیں ہے لیکن میں عرض کردوں کہ کسی مایوسی پریشانی کی ضرورت نہیں ہے۔

اب ان شاء اللہ مایوسیاں بہت جلد ختم ہو جائیں گی۔جیسے چراغ بجھنے سے پہلے بھڑکتا ہے۔ایسے ہی دہشت گردی کا چراغ مسلمانوں کے اندر بھڑک رہا ہے اور لوگوں نے جو قتل و غارت گری کا جو سلسلہ اپنایا ہوا تھا، یہ جلد انجام کو پہنچ جائے گا اور دہشت گردی کے سب سلسلے ختم ہو جائیں گے۔فرقہ واریت میں سے تشدد کا خاتمہ ہو جائے گا۔صدیوں پرانے اس سلسلہ جہاد کی تلوار نے اللہ کے فضل سے صفایا کر کے رکھ دیا ہے۔تو ضرورت اس بات کی ہے کہ آج امت کو اللہ کے نبی ﷺ کے ساتھ وابستہ کردو اور رسول اللہ ﷺ کا علم جو صحیح علم ہے اور وہ دو چیزوں میں ہے، یہی بات نبی ﷺ حجۃ الوداع کے خطبے میں کہہ کے گئے تھے۔

آپ ﷺ نے فرمایا:

« تَرَكْتُ فِيكُمْ أَمْرَيْنِ »

”میں تم میں دو چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں۔“

ایک قرآن اور دوسری میری سنت۔میرا طریقہ کہ تم گھر میں زندگی کیسے گزارو گے، تمھاری دکان، تمھارے کھیتوں کھلیانوں، زراعت کی زندگی، اجتماعی زندگی کیسے گزرے گی، تمھاری حکومتوں نے کیا کرنا ہے، تمھارے عوام نے کیا کرنا ہے، ہر طبقہ، ہر انسان ساری چیزیں میری سنت اور میرے طریقے سے سیکھے۔تو اللہ تعالیٰ نے یہ دونوں چیزیں اپنے قرآن اور میری سنت مجھے آسمانوں سے عطا فرمائی ہیں اور میں نے یہ دونوں چیزیں اپنی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امت کو امانت کے طور پر سونپ دی ہیں، فرمایا:

« تَرَكْتُ فِيْكُمْ أَمْرَيْنِ »

میں نے کوئی مال نہیں چھوڑا اور فرمایا:

« نَحْنُ مَعْشَرَ الْأَنْبِيَاءِ لَا نَرِثُ وَلَا نُوْرِثُ »

[بخاري، كتاب المغازي، باب حديث بني نضير...... : ٤٥٣٦]

انبیاء کا ورثہ دنیا کا مال اور جائیدادیں نہیں ہوتیں۔ فرمایا: میرا ورثہ یہ قرآن اور سنت ہے جو میں امت کو امانت کے طور پر سونپ کے جا رہا ہوں۔

« لَنْ يَضِلُّوْا مَا تَمَسَّكْتُمْ بِهِمَا » [المؤطا: ٨٨٩/٢، ح: ٥٩٤]

جب تک تم ان کو تھامے رکھو گے کبھی گمراہ نہیں ہوگے۔ پریشانیوں، گمراہیوں سے صاف نکل جاؤ گے اور منزلوں پہ پہنچ جاؤ گے۔ دنیا میں کامیابی اور غلبہ اسلام اور آخرت میں جنت الفردوس ملے گی۔

میرے بھائیو! اللہ کے نبی ﷺ کی سونپی ہوئی امانت اس ورثے کو آج مسلمانوں کے سامنے پیش کرنے کی ضرورت ہے اور دنیا کے تمام انسان عیسائی، یہودی، بدھ مت سب کے سامنے، ہر براعظم اور ہر جگہ اس کو اجاگر کرنے کی ضرورت ہے۔

میرے عزیز بھائیو! آج جماعۃ الدعوۃ الحمد للہ! یہ کام کر رہی ہے، اللہ کے دشمنوں کو اس جماعت سے جو بڑی بڑی تکلیفیں ہیں، ان میں سے ایک تکلیف یہ بھی ہے کہ یہ امت کو کیوں اکٹھا کر رہے ہیں اور اگر ہم بھی لڑوا رہے ہوتے تم اس سے لڑو، یہ کافر ہے اور یہ غلط ہے، اس فرقے کو مارو، اس جماعت کو پکڑو، نوجوانو! تم یہ ہتھیار استعمال کرو، مارو اور مرو۔ اگر ہم بھی یہ کام کر رہے ہوتے تو امریکی اسلام آباد آ کے یہ کبھی نہ کہتے کہ جماعۃ الدعوہ پر پابندی لگاؤ۔

وہ بڑے خوش ہوتے اگر یہ کام ہو جاتا، لیکن اب وہ پریشان ہیں کہ ان کی مرضی کا کام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں ہو رہا۔ یہ جماعت کسی الجھاؤ، کسی لڑائی جھگڑے میں نہیں آ رہی یہ تو امت کو اکٹھا کر رہی ہے۔ پہلے سیاست کے طور پر بھی اتحاد کی ایک بات چلا کرتی تھی کہ یہ بھی ٹھیک ہے، وہ بھی ٹھیک، آڑ کباڑ سب ٹھیک ہے۔ بس اکٹھے ہو جاؤ، اب یہ موہوم سا اتحاد کا تصور فیل ہو چکا ہے، کوئی نتیجہ نہیں نکلا اور اتحاد پیدا کرنے والے قطعاً کامیاب نہیں ہو سکے، پر اللہ کے فضل سے منبر قادسیہ اور جماعۃ الدعوہ امت کو اس ورثہ پر اکٹھا کر رہی ہے جو ورثہ امت کو امانت کے طور پر سونپا گیا اور یہ کوئی موہوم تصور سیاست نہیں ہے۔ اللہ کے فضل وکرم سے یہ دعوت پھیل رہی ہے اور پھیلے گی۔

واللہ! مغرب میں اس دعوت کے لیے کام آسان ہو گیا ہے۔ پاکستان وہندوستان میں اس کے رستے میں مشکلات ہیں لیکن اللہ کے فضل سے آہستہ آہستہ یہ تنگ نظری وسعت قلبی میں تبدیل ہو رہی ہے۔ تھوڑا وقت لگے گا اور محنت کرنا پڑے گی۔

میرے بھائیو! آج یہ امانت امت تک پہنچانے کی ضرورت ہے۔ آج نبی ﷺ کی عظیم امانت قرآن وسنت پر ساری امت کو اکٹھا کرنے کی ضرورت ہے اور سب سے پہلے پاکستان میں قتل وغارت، تخریب کاری اور دہشت گردی کے اس خوفناک فتنے کو ختم کرنے کی ضرورت ہے اور جہاں اللہ کے فضل سے اور کام ہو رہے ہیں، وہاں جماعۃ الدعوۃ علمائے دیوبند اور بریلوی مسلک کے بڑے بڑے مشائخ اور امت کے پہلے اور بعد کے علماء کے جتنے فتوے قتل وغارت گری اور دہشت گردی کے خلاف ہیں اور جتنے فتوے امت کو اکٹھا کرنے کے لیے جاری کیے گئے آج اللہ کے فضل سے ہم اکٹھے کر رہے ہیں اور مشترکہ فورم بنایا جائے گا، تاکہ ساری امت اس ایک بنیاد پر اکٹھی ہو، تاکہ جو نوجوان بے چارے بھول بھلیوں میں پڑ گئے، لوگوں سے متاثر ہو کر جتنا قتل وغارت گری کا کھیل چلا رہے ہیں، ان کو رسوخ حاصل ہو اور جتنی یہ تخریب کاری، خودکش دھماکے، قتل وغارت کے سلسلے چل رہے ہیں، ان کو علمی بنیادوں پر روک کر امت کو اکٹھا کیا جا سکے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو بھائیو ! آج یہ بصیرت اور روشنی چاہیے، دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس میں کامیابی عطا فرمائے۔آج انڈیا، امریکہ اور ان کے پیچھے بیٹھا ہوا ان کا استاد یہودی یہ چاہتا ہے کہ جذبائیت اور آپس کے لڑائی جھگڑے اور پروپیگنڈے کی سیاست کو ہوا دی جائے۔ یہ ظالم یہی چاہتے ہیں کہ مسلمانوں کو آپس میں لڑاو،قتل کرنے والا بھی مسلمان،قتل ہونے والا بھی مسلمان، وہ یہ چاہتے ہیں کہ یہ فتنے بھڑکاؤ، یہ سلسلے عام کرو۔ آج دنیا میں یہ تین امریکی، صلیبی،یہودی اور ان کے ساتھ ملا ہوا سارا مغرب اور بڑے سیاستدان بکنے والے اور یہ پوپ سب ایک ہیں۔پوپ پال سے لے کر ٹیری جونز تک اسلام دشمنی میں سب ایک ہیں،یہودی ہندوان کے ساتھ ملے ہوئے ہیں۔

یہ سب اللہ کے نبی ﷺ کے فرمان :

« اَلْکُفْرُ مِلَّةٌ وَاحِدَةٌ »

کی عملی تصویر بنے ہوئے ہیں۔مسلمانو!کسی دھوکے میں نہ آنا،یہ سارے کافر ایک ملت ہیں اور تم ایک ملت ہو اور ہمارا نقصان تو تب ہوا جب ملت اسلامیہ کے بجائے مختلف ملّتیں بن گئیں۔

بھائیو!ملت کا معنی تو وہ خطوط ہیں، جو نبی ﷺ نے کھینچے چونکہ ملت املاء سے ہے،املاء کا معنی خط کھینچنا ہوتا ہے، تو نبی ﷺ نے جو خطوط کھینچے ہیں،ان خطوط کے اوپر چلتے چلے جانا،یہ ملت ہے۔ملت نبی ﷺ کی ہوتی ہے۔امام جعفر کی، امام ابوحنیفہ کی،ملت بالکل نہیں ہوسکتی۔ملت صرف نبی ﷺ کی ہوسکتی ہے اوریہی ملت کا مفہوم ہے اورضرورت اس بات کی ہے کہ نبی ﷺ کی ملت کو دنیامیں کھڑا کیا جائے۔وہ خطوط اجاگر کیے جائیں جو نبی ﷺ نے کھینچ کراپنی امت کی رہنمائی فرمائی ہے۔لوگوں کو آج یہ سارے مفہوم معلوم نہیں ہیں اورہم نے ان شاء اللہ ! اللہ کی توفیق سے یہی کام کرنا ہے اور یہ کام کرتے ہوئے یہ چیز بھی ذہن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں رکھنی ہے کہ ملت کفر ہر موڑ پر آڑے آئے گی اور رکاوٹیں کھڑی کرے گی، لیکن ہم نے ان شاء اللہ ان کی رکاوٹوں کو دور بھی کرنا ہے اور اپنی منزلوں کی طرف سفر بھی جاری رکھنا ہے۔ اللہ عمل کی توفیق دے۔

وآخر دعوانا أن الحمد لله رب العالمين

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

حرمت مسلم کی عظمت

رسول اللہ ﷺ نے خطبہ حجۃ الوداع کے موقع پر ارشاد فرمایا:

((يَا أَيُّهَا النَّاسُ ! أَيُّ يَوْمٍ هٰذَا ؟ قَالُوا : يَوْمٌ حَرَامٌ، قَالَ : فَأَيُّ بَلَدٍ هٰذَا ؟ قَالُوا : بَلَدٌ حَرَامٌ، قَالَ : فَأَيُّ شَهْرٍ هٰذَا؟ قَالُوا : شَهْرٌ حَرَامٌ، قَالَ : فَإِنَّ دِمَاءَكُمْ وَ أَمْوَالَكُمْ وَ أَعْرَاضَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِي بَلَدِكُمْ هٰذَا فِي شَهْرِكُمْ هٰذَا))

”اے لوگو! یہ کون سا دن ہے؟ لوگوں نے کہا: یہ حرمت والا دن ہے۔ پھر فرمایا: ”یہ کون سا شہر ہے؟“ لوگوں نے کہا: یہ حرمت والا شہر ہے، پھر فرمایا: ”یہ کون سا مہینا ہے؟“ لوگوں نے کہا: یہ حرمت والا مہینا ہے۔ پھر آپ نے فرمایا: ”یقیناً تمھارے خون، تمھارے اموال اور تمھاری عزتیں تم پر ایسے ہی حرام ہیں جیسے تمھارے اس شہر میں اس مہینے میں یہ دن حرمت والا ہے۔“

[بخاري، كتاب الحج، باب الخطبة أيام منى : ١٧٣٩]

دار الاندلس
4-لیک روڈ چوبرجی لاہور +92-42-37230549
غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور +92-42-37242314
بالمقابل ... گلشن اقبال کراچی +92-21-34835502
010052681
Head Office : Cell + 92-322-4006412 Email: dar_ul_andlus@yahoo.com